سلسلة المناهج الدّراسيّة

حُجّیتِ قراءات

بنام

حُبَیرةُ الجراحات فی حجیّة القراءات

www.KitaboSunnat.com

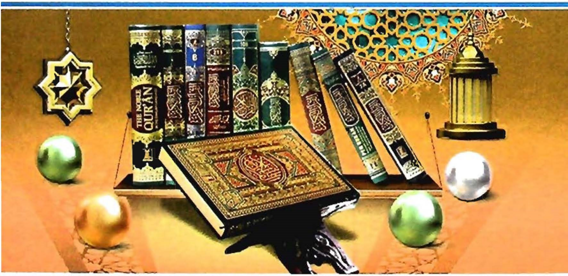

تالیف:
قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقدیم:
استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقریظ:
ڈاکٹر علی بن عبد الرحمان حذیفی حفظہ اللہ
امام مسجد نبوی (مدینہ منورہ)

تقریظ:
ڈاکٹر طلال بن احمد علی حفظہ اللہ
پروفیسر مدینہ یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

حجیتِ قراءات

جبیرۃ الجراحات فی حجیۃ القراءات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

حجیت قراءات

بنام

جمهرة الإحالات بحجية القراءات

تالیف	قاری شعیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ
تقدیم	استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ
صفحات	224
اشاعت	2021ء
ناشر	الوقف المرکز الخیری کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

بطلب من

الوقف المرکز الخیری

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

Phone: 049-4513116 Mob: 0333-4358421, 0333-4434193
049-4513115 Mob: 0333-4084583, 0300-4710319
www.quraancollege.com Email: info@quraancollege.com

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

لاہور: 36-لوئر مال 373 24 034 | اردو بازار 371 20 054 | [illegible] 357 73 [illegible] | ڈیفنس Y-بلاک 042 356 92 610
اسلام آباد 051 226 15 13 | [illegible] 051 622 00 24 | فیصل آباد [illegible] 26 11 944 | کراچی: مین طارق روڈ 021 343 939 36 | گلشن چورنگی 021 349 939 38

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلة المناهج الدراسية

حجیت قراءات

بنام

جبیرۃ الجراحات في حجیۃ القراءات

تالیف

[illegible]

فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقدیم

[illegible]

فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقریظ

ڈاکٹر علی بن عبد الرحمان حذیفی حفظہ اللہ

(امام مسجد نبوی (مدینہ منورہ))

تقریظ

ڈاکٹر طلال بن احمد علی حفظہ اللہ

پروفیسر مدینہ یونیورسٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

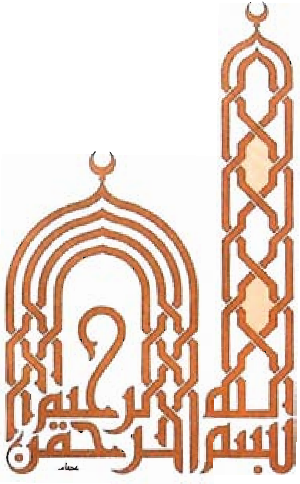

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تقریظ	10
تقریظ	12
تقدیم	13
عرض مولف	19
پہلا باب قراءات کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور ان کا ماحصل وفوائد	25
قراءات کی لغوی تعریف	26
قراءات کی اِصطلاحی تعریف	29
علم قراءات کی فنی تعریف	35
قراءات کی تعریفات کا ماحصل وفوائد	36
دوسرا باب قراءات کی قبولیت کی شروط واقسام اور ان کی تلاوت کا حکم	39
قراءات کی قبولیت کی شروط	40
قراءات کی اقسام	56
⊙ قراءات کی باعتبارِ نقل اقسام	56
⊙ قراءاتِ متواترہ کی تعریف	56
⊙ قراءاتِ آحادیہ مشہورہ کی تعریف	56
⊙ قراءاتِ آحادیہ،غیر مشہورہ کی تعریف	57

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی باعتبارِ قبول اقسام 59

قراءات کا تعبدی حکم 63

تیسرا باب: قرآن کریم کی روشنی میں حجیت قراءات 66

قرآن کریم کی روشنی میں حجیت قراءات 67

خلاصۂ کلام 71

چوتھا باب: احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں حجیت قراءات 75

سبعہ احرف کے متعلق احادیث اور فوائد اور حدیثِ سبعہ احرف کے تواتر کا بیان 76

سبعہ احرف کے متعلق احادیث 76

حدیث نمبر ① 76

حدیث نمبر ② 77

حدیث نمبر ③ 77

حدیث نمبر ④ 79

حدیث نمبر ⑤ 80

حدیث نمبر ⑥ 80

حدیث نمبر ⑦ 82

حدیث نمبر ⑧ 83

حدیث نمبر ⑨ 83

حدیث نمبر ⑩ 84

حدیث نمبر ⑪ 84

حدیث نمبر ⑫ 85

حدیث نمبر ⑬ 85

حدیث نمبر ⑭ 85

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حدیث نمبر ⑬ — 86
- حدیث نمبر ⑭ — 86
- حدیث نمبر ⑮ — 87
- حدیث نمبر ⑯ — 87
- حدیث نمبر ⑰ — 88
- حدیث نمبر ⑱ — 89
- احادیث سبعہ احرف کے فوائد — 90
- حدیثِ سبعہ أحرف کا تواتر — 94

سبعہ احرف کا معنی ومفہوم اور راجح قول — 97
- سبعہ احرف کا مفہوم — 97

تعددِ قراءات کے فوائد وثمرات — 104

پانچواں باب — اسانید کی روشنی میں حجیت قراءات — 115

إسناد کی تعریف اور دین میں اس کی اہمیت — 116
- لغوی تعریف — 116
- إصطلاحی تعریف — 116
- سند کی دین اسلام میں اہمیت — 117

قراءات کی رسول اللہ ﷺ تک متصل أسانید — 122
- قراءِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم — 126
- تابعی قرائے کرام رحمہم اللہ — 127
- مدینہ کے معروف قراءِ تابعین — 127
- مکہ کے معروف قراءِ تابعین — 128
- کوفہ کے معروف قراءِ تابعین — 128

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⊙ بصرہ کے معروف قراء تابعین 128

⊙ شام کے معروف قراء تابعین 129

⊙ تبع تابعین میں سے قرائے کرام 129

⊙ مدینہ کے معروف قراء تبع تابعین 129

⊙ مکہ میں معروف قراء تبع تابعین 129

⊙ کوفہ کے معروف قراء تبع تابعین 129

⊙ بصرہ کے معروف قراء تبع تابعین 130

⊙ شام کے معروف قراء تبع تابعین 130

❀ قرائے عشرہ کے مختصر حالات اور ان کی اسانید 132

⊙ امام ابوعبدالرحمٰن نافع بن عبدالرحمٰن مدنی رحمہ اللہ 133

⊙ عبداللہ بن کثیر بن عمرو بن عبداللہ مکی رحمہ اللہ 136

⊙ ابوعمرو بن علاء بصری رحمہ اللہ 139

⊙ ابوعمران عبداللہ بن عامر بن یزید بن تمیم بن ربیعہ شامی رحمہ اللہ 142

⊙ ابوبکر عاصم بن ابی النجود کوفی رحمہ اللہ 145

⊙ ابوعمارہ حمزہ بن حبیب بن عمارہ بن اسماعیل کوفی رحمہ اللہ 148

⊙ ابوالحسن علی بن حمزہ کسائی کوفی رحمہ اللہ 150

⊙ ابوجعفر یزید بن قعقاع رحمہ اللہ 153

⊙ ابومحمد یعقوب بن اسحاق بن یزید بن ابواسحاق حضرمی بصری رحمہ اللہ 154

⊙ خلف بن ہشام بزار المعروف بہ خلف العاشر رحمہ اللہ 157

⊙ باعتبار سند قراء کی تقسیم اور اس طرح کے دیگر مسائل 162

چھٹا باب: نصوص، تواتر اور اجماع امت کی روشنی میں حجیت قراءات 164

❀ نصوص علمائے سلف کی روشنی میں قراءت کی حجیت 165

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نصوصِ تواتر کی روشنی میں حجیت قراءت 176
اجماعِ امت کی روشنی میں حجیت قراءات 184
ساتواں باب: تدوین قراءات کی روشنی میں حجیت قراءات 188
قراءات کی تدوین کا پہلا مرحلہ 189
قراءات کی تدوین کا اصولی مرحلہ 192
- تیسری صدی ہجری 192
- چوتھی صدی ہجری 193
- پانچویں صدی ہجری 194
- چھٹی صدی ہجری 196

قراءات کی تدوین کا تفصیلی مرحلہ 198
- ساتویں صدی ہجری 198
- آٹھویں صدی ہجری 199
- نویں صدی ہجری 200
- دسویں صدی ہجری 201
- گیارہویں صدی ہجری 201
- بارہویں صدی ہجری 202
- تیرہویں صدی ہجری 202
- چودہویں صدی ہجری 202
- پندرہویں صدی ہجری 202

قراءاتِ متواترہ کا انکار اور اس کا حکم 204
خلاصۂ کتاب اور نتائج 210

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

(دکتور علی بن عبدالرحمٰن حذیفی ﷾)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ. أَمَّا بَعْدُ:

فَقَدْ رَأَيْتُ مَا كَتَبَهُ الْأَخُ صُهَيْبُ أَحْمَدُ فِيْ تَوَاتُرِ الْقِرَاءَاتِ وَالرَّدِّ عَلٰى مُنْكِرِي التَّوَاتُرِ الْمُسَمّٰى بِـ(جَبِيْرَةُ الْجِرَاحَاتِ فِيْ حُجِّيَّةِ الْقِرَاءَاتِ) وَهُوَ جُهْدٌ مِّنْهُ فِيْ نُصْرَةِ الْقُرْآنِ الْعَزِيْزِ، أَجْزَلَ اللّٰهُ لَهُ الْمَثُوْبَةَ، وَإِنَّ هٰذَا الْفِكْرَ الْهَدَّامَ الْقَائِلَ بِعَدَمِ تَوَاتُرِ الْقِرَاءَاتِ تَطَاوُلٌ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَجِبُ أَنْ يُّقْبَرَ فِيْ مَهْدِهٖ بِالْحُجَجِ وَالْبَرَاهِيْنِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر 9:15) وَوَعْدُ اللّٰهِ لَا خُلْفَ فِيْهِ، وَالْقِرَاءَاتُ قُرْآنٌ يُّتْلٰى وَيُحْفَظُ وَالْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ يَتَلَقَّاهُ الْمُسْلِمُوْنَ جِيْلًا بَعْدَ جِيْلٍ وَّيَتَعَلَّمُوْنَهُ حِفْظًا وَّأَدَاءً وَّيَكْتُبُوْنَهُ عَلٰى تَعَاقُبِ الْقُرُوْنِ فِي الْمَصَاحِفِ، وَمُنْكِرُ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ أَوْ بَعْضِهَا قَدْ خَالَفَ إِجْمَاعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء 115:4) أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ.

میں نے (جَبِيْرَةُ الْجِرَاحَاتِ فِيْ حُجِّيَّةِ الْقِرَاءَاتِ) نامی کتاب کو دیکھا جو الأخ صہیب احمد کی قرآن مجید کے دفاع میں ایک بہترین کوشش ہے۔ اس میں انھوں نے قراءات کے تواتر کا اثبات کیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تواتر کے منکرین پر خوبصورت رد کیا ہے۔ اللہ رب العزت اس پر انھیں جزائے خیر دے۔

بلاشبہ متواتر قراءات کے انکار کا نظریہ قرآن مجید پر زبان درازی ہے۔ ایسے غلط نظریے کو دلائل وبراہین کے ساتھ قبر میں دفنا دینا چاہیے۔ کیونکہ اللہ ذوالجلال نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾

''بلاشبہ! ہم نے اس ذکر (قرآن) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''[1]

اور اللہ ذوالجلال اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ قراءات دراصل پڑھا اور یاد کیا جانے والا قرآن ہی ہے جسے نسل در نسل مسلمانوں نے یاد کیا اور اس کی ادائیگی کو محفوظ بنایا، نیز اسے مصاحف میں بھی لکھا۔ قراءاتِ عشرہ یا بعض کا منکر مسلمانوں کے اجماع کا منکر ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾

''ہدایت واضح ہوجانے کے بعد بھی کوئی رسول ﷺ کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کو چھوڑ کر کسی اور رستے پر چلے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اسے جہنم میں جھونک دیں گے اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔''[2]

اللہ رب العزت ہمیں گمراہ فکر سے محفوظ فرمائے!

علی بن عبدالرحمٰن حذیفی حفظہ اللہ

المدرس بكلية القرآن الكريم والدراسات الإسلامية
بقسم القراءات التابعة بالجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة

① الحجر 9:15. ② النساء 115:4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

(طلال بن احمد علی ﷾)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْمُصْطَفٰى. وَبَعْدُ:
فَقَدِ اطَّلَعْتُ عَلٰى كِتَابِ (جَبِيْرَةُ الْجِرَاحَاتِ فِيْ حُجِّيَّةِ الْقِرَاءَاتِ) لِمُؤَلِّفِهِ الشَّيْخِ الْقَارِي صُهَيْبِ أَحْمَدَ وَرَأَيْتُهُ كِتَابًا نَافِعًا فِيْ بَابِهِ قَدْ أَلَمَّ بِأَطْرَافِ الْمَوْضُوْعِ وَأَحْسَنَ فِي الرَّدِّ عَلَى الْمُسْتَشْرِقِيْنَ وَمَنْ لَفَّ لَفَّهُمْ مِنَ الَّذِيْنَ يُشَكِّكُوْنَ فِيْ صِحَّةِ الْقِرَاءَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ، فَأَجَادَ وَأَفَادَ، لِذَا كَانَ هٰذَا الْكِتَابُ جَدِيْرًا بِالْقِرَاءَةِ لِعَامَّةِ طَلَبَةِ الْعِلْمِ فَضْلًا عَنْ طَلَبَةِ عِلْمِ الْقِرَاءَاتِ، أَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يَّنْفَعَ بِهِ وَبِمُؤَلِّفِهِ، آمِيْنَ.

میں نے مولف الشیخ قاری صہیب احمد کی تالیف (جَبِيْرَةُ الْجِرَاحَاتِ فِيْ حُجِّيَّةِ الْقِرَاءَاتِ) کو پڑھا جو اپنے موضوع پر ایک مفید کتاب ہے۔ اس میں مولف نے موضوع کے مختلف زاویوں کا احاطہ کیا ہے اور متواتر قراءات کی صحت میں تشکیک پیدا کرنے والے مستشرقین اور ان کے ہمنواؤں کا بڑی خوبصورتی سے رد کیا ہے۔ اسی لیے علم قراءات کے طلباء تو کیا عام طلباء کو بھی اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ میری اللہ ذوالجلال سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب اور مولف کے ذریعے سے نفع عطا فرمائے۔ آمین!

طلال بن احمد علی دین ﷾

المدرس بكلية القرآن الكريم والدراسات الإسلامية
بقسم القراءات التابعة بالجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

(شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾)

تمام تعریفات کے لائق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے کتابِ مبین کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہوا ہے اور اسے تحریف و تصحیف سے محفوظ رکھا ہے۔ درود و سلام ہوں سرتاجِ رسل محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے صحابہ ﷢ پر جنھوں نے دینِ حنیف کی دعوت و تبلیغ کے معاملے میں سخت مشقت اٹھائی اور کامیابی و کامرانی سے ہم کنار ہو کر ربِ ذوالجلال کے حضور پیش ہو گئے۔ حمد و ثنا کے بعد!

امام مالک ﷫ کے بارے میں معروف ہے کہ جب ان سے کوئی علم قراءت کے متعلق سوال کرتا تو وہ اپنی مسلمہ علمی قدر و منزلت کے باوجود سوالات کے جوابات کے لیے امام القراء سیدنا نافع مدنی ﷫ کی طرف جانے کا کہتے اور فرمایا کرتے تھے:

«كُلُّ عِلْمٍ يُسْأَلُ عَنْهُ أَهْلُهُ»

''ہر علم کے متعلق اس کے ماہرین ہی سے سوال کرنا چاہیے۔''[1]

امام ابن جزری ﷫ فرماتے ہیں:

«وَلَا شَكَّ عِنْدَ كُلِّ ذِي لُبٍّ أَنَّ مَنْ تَكَلَّمَ فِي عِلْمٍ وَلَوْ كَانَ إِمَامًا فِيهِ وَكَانَ الْعِلْمُ يَتَعَلَّقُ بِعِلْمٍ آخَرَ وَهُوَ غَيْرُ مُتْقِنٍ لِّمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ دَاخِلُهُ الْوَهْمُ وَالْغَلَطُ عِنْدَ حَاجَتِهِ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْبَغِي لِمَنْ وَهَبَهُ اللهُ عَقْلًا وَذِهْنًا وَعِلْمًا أَنْ يَنْهَجِمَ عَلَى كُلِّ مَا وَقَعَ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ كَمَا نَظَرَ مَنْ قَبْلَهُ فَالْحَقُّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ»

[1] الروض النضير، ص:12، منجد المقرئين، ص:7.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ بات اہل دانش کے ہاں روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اگر کوئی میدان علم کا عظیم شہسوار ہی کیوں نہ ہو مگر جب وہ کسی ایسے علم کے متعلق بحث کرے گا جو نہ اس کے متعلقہ ہو اور نہ اسے اس میں رسوخ ہو تو اس کے غلطی اور وہم میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ کسی بھی عقل وفہم اور علم و دانش والے کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ ہر مسئلے کے متعلق فوراً رائے دے دے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ خوب غور وفکر کرے جیسے سلف صالحین کیا کرتے تھے۔ یہی بات حق ہے، نیز حق اس لائق ہوتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔''[1]

ہر اس شخص پر جس نے قرآن کریم اور علومِ قرآن کے سلسلے میں کچھ بھی خدمت سرانجام دی ہو، یہ بات بالکل واضح ہے کہ قرآن مجید سبعہ احرف پر نازل ہوا۔ اس بات پر متواتر روایات شاہد ہیں۔ یقیناً قرائے کرام نے قرآن کریم کی قراءات اور اس کے حروف کو مشافہۃً اور سماعاً اپنے شیوخ سے طبقہ در طبقہ رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا۔ اس کی معروف اور صحیح قراءات، تواترِ حقیقی سے ثابت ہیں۔ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس کی کتب سماوی میں سے کسی میں نظیر نہیں ملتی۔ اس کے راویوں نے اس کو دقیق، معتبر اور ثقہ ذرائع سے نقل کیا ہے۔ اس کو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سنایا اور پڑھایا۔ یہ تمام روایاتِ معتبرہ کتبِ قراءات (جو نشر ہوئیں یا نہ ہوئیں) میں موجود ہیں اور ان کے راوی دنیا کے جس کونے میں بھی ہیں، اتنی کثیر تعداد میں ان روایات کو نقل کرتے ہیں کہ راویوں کو شمار کرنا ناممکن ہے۔ یہ تمام راوی ایسے ائمہ، صدوق اور ثقہ ہیں جن پر کسی قسم کا طعن نہیں ہے لیکن اس کے باوجود کچھ ایسے جدت پسند لوگ بھی ہیں جنھیں اَسانیدِ قراءات کے متعلق کچھ علم نہیں مگر وہ ان کی صحت کو مشکوک قرار دینے کے لیے مختلف حربے اختیار کرتے نظر آتے ہیں۔ دراصل لوگوں کو جس چیز کا علم نہیں ہوتا، وہ اس سے ناواقفیت کی وجہ سے اسے قبول نہیں کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے تمام اعدائے اسلام سے قرآن مجید کو محفوظ رکھا اور اپنا حفاظتِ قرآن کا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اس سلسلے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝﴾

''بلاشبہ! ہم نے اس ذکر (قرآن) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''[2]

① منجد المقرئین، ص:7. ② الحجر 15:9.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں، مستشرقین اور ان کے سرکردہ غلط لوگوں کا خیال ہے کہ قرآن کریم منزل من اللہ نہیں اور نہ ہی محمد کریم ﷺ اللہ کے رسول ہیں بلکہ آپ ﷺ نے خود سے نبوت کا دعویٰ کیا اور جو دل میں آیا، گھڑ کر قرآن کریم کے نام سے لوگوں کے سامنے پیش کر دیا۔ مزید یہ کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کی شکل میں تورات اور انجیل سے کچھ چیزیں اخذ کی ہیں، لہٰذا اسلام عیسائیت ہی کی محرف شکل ہے۔ اس گمراہ کن عقیدے کے حامل لوگوں نے کئی گمراہ فرقوں، مثلاً: روافض، باطنیہ اور ان کے متبعین کے نظریہ قرآن سے بھی تقویت حاصل کی ہے۔ ان باطل فرقوں کا عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن محمد عربی ﷺ پر نازل ہونے والا قرآن نہیں ہے بلکہ یہ تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا جمع کردہ وہ قرآن ہے جس میں انھوں نے اپنی مرضی کے مطابق ایک معتدبہ حصہ ضائع کر دیا تھا۔

امام ابوبکر ابن الانباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَلَمْ يَزَلْ أَهْلُ الْفَضْلِ وَالْعَقْلِ يَعْرِفُوْنَ مِنْ شَرَفِ الْقُرْآنِ وَعُلُوِّ مَنْزِلَتِهِ مَا يُوْجِبُهُ الْحَقُّ وَالْإِنْصَافُ وَالدِّيَانَةُ وَيَنْفُوْنَ عَنْهُ قَوْلَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَمْوِيْهَ الْمُلْحِدِيْنَ وَتَحْرِيْفَ الزَّائِغِيْنَ حَتّٰى نَبَعَ فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا زَائِغٌ زَاغَ عَنِ الْمِلَّةِ وَهَجَمَ عَلَى الْأَئِمَّةِ بِمَا يُحَاوِلُ بِهِ إِبْطَالَ الشَّرِيْعَةِ الَّتِيْ لَا يَزَالُ اللّٰهُ يُؤَيِّدُهَا وَيُثَبِّتُ أُسَّهَا وَيُنْمِيْ فُرُوْعَهَا وَيَحْرُسُهَا مِنْ مَعَايِبِ أُولِي الْجَنَفِ وَالْجَوْرِ وَمَكَائِدِ أَهْلِ الْعَدَاوَةِ وَالْكُفْرِ فَزَعَمَ أَنَّ الْمُصْحَفَ الَّذِيْ جَمَعَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاتِّفَاقِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى تَصْوِيْبِهِ فِيْمَا فَعَلَ لَا يَشْتَمِلُ عَلٰى جَمِيْعِ الْقُرْآنِ إِذْ كَانَ قَدْ سَقَطَ مِنْهُ خَمْسُ مِائَةِ حَرْفٍ»

''ہمیشہ سے اہلِ علم وفضل قرآن مجید کی اس قدر ومنزلت اور شرف کے معترف رہے ہیں جس کا حق، انصاف اور دیانت تقاضا کرتی ہے۔ اور اس سے باطل لوگوں کی باتوں، ملحدین کی ملمع سازیوں اور کج رو لوگوں کی کج رویوں کو دور کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ ہمارے اس زمانے میں بعض ایسے کج رو لوگ پیدا ہوئے جو اس شریعت اسلامیہ کے ابطال کے خواہاں ہیں جس کی اللہ رب العزت خود تائید ومدد کرتا ہے اور اس کی بنیادوں کو ثابت کرتے ہوئے اس کی فروعات کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فروغ دیتا ہے۔ اور ان کج رو اور ظالم لوگوں کے عیوب سے اور دشمنان اسلام اور کافروں کے مکر و فریب سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ مصحف عثمانی، جسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کے اتفاق اور صوابدید کے مطابق اکٹھا کیا تھا، وہ مکمل قرآن نہیں کیونکہ انھوں نے اپنی مرضی سے قرآن مجید کے پانچ سو حروف کو ختم کر دیا تھا۔''[1]

یاد رہے کہ مستشرقین کی ایک جماعت نے قرآن مجید کا من جملہ انکار نہیں کیا بلکہ محض روایاتِ متواترہ کا انکار کیا ہے۔ اس گروہ کا یہ خیال ہے کہ تمام کے تمام قرائے کرام اور علمائے اسلام جھوٹے اور بہتان باز ہیں۔ انھوں نے جب دیکھا کہ رسمِ عثمانی میں ان قراءات کا احتمال موجود ہے تو انھوں نے ان قراءات کو خود ہی وضع کر لیا تاکہ قرآن لاریب میں شکوک و شبہات پیدا ہو جائیں اور اللہ کا حفاظتِ قرآن کا وعدہ جھوٹا ہو جائے۔ اس گروہ نے امتِ مسلمہ کو بالکل ویسے ہی جرمِ تحریف کے ساتھ متہم کیا، جیسا کہ سابقہ امم پر یہ فردِ جرم عائد کی گئی۔

یاد رکھیے! ان تمام باطل استشراقی نظریات کا ہدف کلام اللہ میں طعن کرنا اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹانا ہے کیونکہ قرآن کریم ہی تو ہدایت کی بنیاد ہے۔ جب یہ مشکوک قرار پائے گا تو اسلام کی عظیم الشان عمارت بھی نعوذ باللہ دھڑام سے زمین بوس ہو جائے گی اور اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا جائے گا۔

بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دشمنانِ اسلام کے جھوٹ سے مزین اِس کلام سے مسلمان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، خاص کر یہ معاملہ مغربی اور سیکولر نظریاتِ استشراق کے عام ہونے کے بعد زیادہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ان فتنہ زدہ لوگوں نے اسلام کو دشمنان اسلام سے بھی بڑھ کر نقصان پہنچایا ہے۔

اسی طرح بعض متجددین نے بلادِ مشرق میں رائج ''روایتِ حفص'' کے علاوہ دیگر تمام قراءات متواترہ کا انکار کیا ہے اور وہ اس بات پر مصر ہیں کہ روایت حفص کے علاوہ باقی تمام قراءات قرائے کرام کی تراشیدہ اور فتنۂ عجم ہیں، حتیٰ کہ بعض نے تو انتہائی جسارت کرتے ہوئے یہ بات تک کہہ ڈالی کہ قراءات سبعہ کا وحی سے کچھ تعلق نہیں، ان کا انکار کرنے والا فاسق ہے نہ منکر اور نہ وہ اپنے دین میں رخنہ اندازی کرنے والا ہے۔

[1] تفسیر القرطبي: 18/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

انتہائی افسوس کی بات ہے کہ وطن عزیز پاکستان میں بعض علمائے کرام بھی علم تجوید وقراءات اور علوم قرآنیہ سے واقفیت حاصل کیے بغیر انھی انکار باطلہ پراعتماد کر بیٹھے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اختلافِ قراءت کا خطرہ محسوس کیا تو انھوں نے لوگوں کو ایک مصحف، جو بلادِ مشرق میں رائج ہے، پر اکٹھا کر دیا۔ اس قسم کی بات سے ہم اللہ رب العزت کی پناہ چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا معاملہ پیش آیا ہو۔اس حوالے سے ہم صرف یہی کہیں گے: سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ.

مخلص علما، کا فتنۂ انکارِ قراءات سے متاثر ہونے کا واحد سبب پاکستانی مدارس دینیہ میں مروّجہ نصابِ تعلیم ہے جس میں عالم غیر قاری اور قاری غیر عالم کا تصور روا رکھا گیا ہے۔میری مراد درس نظامی، علوم قرآن تجوید و قراءات وغیرہ کی نامناسب تقسیم ہے، جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ علومِ قرآن کا فارغ التحصیل اگرچہ حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ تجوید وقراءات کے علوم تو حاصل کر لیتا ہے لیکن دیگر علومِ شرعیہ، جیسے حدیث وفقہ وغیرہ سے بالکل عاری رہتا ہے۔نتیجتاً یہ عصرِ حاضر کے جدید چیلنجز اور باطل نظریات تو ایک طرف، قرآن کریم اور اس کی قراءاتِ متواترہ کی طرف بڑھنے والے منفی ریلے کے سامنے بند باندھنے سے بھی قاصر نظر آتا ہے۔ درسِ نظامی کے فارغ التحصیل کا بھی یہی حال ہے۔ یہ مدرسے سے سندِ فراغت تو حاصل کر لیتا ہے لیکن حال یہ ہوتا ہے کہ سورۃ الفاتحہ بھی قواعدِ تجوید کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا، چہ جائیکہ پورے قرآن کریم کی تلاوت مسنون طریقے سے کر سکے۔ بسا اوقات تو ایسا طالب علم بغیر سوچے سمجھے علومِ قرآن خصوصاً تجوید و قراءات کے متعلق ایسے ریمارکس دیتا ہے کہ دشمنانِ اسلام اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمان اعدائے اسلام کے جھوٹ سے لبریز کلام سے شدید متاثر ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ اس کی ایک مثال ''فکر اصلاحی'' کے حاملین کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ یوں یہ نصابِ تعلیم قراء وعلماء کے لیے بعض پہلوؤں سے ایک طرح کے فکری خلل کا باعث بنا۔

اس خطرناک صورت حال سے نمٹنے کے لیے جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور کے تحت رمضان 1411ھ میں کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ کا اجراء ہوا اور پھر 20 شوال 1422ھ کو کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیہ، پھولنگر میں اس کا اجراء کیا گیا۔

ان میں درسِ نظامی اور علومِ قرآن تجوید وقراءات اور ان کے متعلقات کو جمع کر دیا گیا۔ یوں پاکستان کے علمی حلقوں میں اب یہ جدید نصابِ تعلیم ایک انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔یہاں کے فارغ التحصیل طلباء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ صرف تجوید وقراءات کے ماہر ہوتے ہیں، بلکہ علومِ شرعیہ وعربیہ سے بھی الحمدللہ باخبر ہوتے ہیں۔

مالکِ ارض وسماء نے کتاب اللہ کی خدمت کے لیے ہر زمانے کے مطابق ایسے محقق علمائے کرام پیدا فرمائے جو علمی گہرائی اور گیرائی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ انھوں نے شریعت مطہرہ کے مغلق عُقدوں کو بطریق احسن حل کیا اور اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے قرآن کریم اور قراءاتِ متواترہ کا دلائل وبراہین سے زبردست دفاع کیا۔ اللہ ایسے لوگوں کو ان کی کوششوں کے ثمرات سے نوازے۔ انھی لوگوں میں سے میرے فاضل بھائی جناب قاری صہیب احمد میر محمدی ﷾ بھی ہیں، جنھوں نے (جَبِیْرَۃُ الْجِرَاحَاتِ فِيْ حُجِّیَّۃِ الْقِرَاءَاتِ) کے نام سے گراں قدر کتاب تصنیف فرمائی۔ اس میں انھوں نے علمِ قراءات سے متعلق اہم مباحث کو بہت خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے۔ انھوں نے اس کتاب میں یہ بھی واضح کیا ہے کہ علمِ قراءات کے دفاع کے سلسلے میں ایک مسلمان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَآءِ.

میں آخر میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ کسی بھی دینی غیرت وحمیت رکھنے والے مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ قراءات پر طعن سنے اور خاموشی اختیار کرے، کیونکہ قراءات میں طعن دراصل کتاب اللہ میں طعن ہے۔ مسلمان کے جسم میں جب تک خون کا آخری قطرہ موجود ہے، اس پر واجب ہے کہ کتاب اللہ کے دفاع کے لیے سرتوڑ کوشش کرے اور درپیش مسائل کے سامنے ہتھیار نہ ڈالے۔

میں بلادِ اسلامیہ کے قراء بھائیوں کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ اس گراں قدر کتاب کو پڑھنے کا خاص اہتمام کریں اور اس کے موضوع کو دقتِ نظر سے ملاحظہ فرمائیں کیونکہ اس میں خیر کامل اور راہِ ہدایت پنہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحبِ کتاب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مسلمانوں، خاص کر قرائے عظام کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اے اللہ! ہمیں علم مفید اور فہم شریعت عطا فرما۔ اپنی کتاب کی حفاظت، اس کا علم، اس کی تلاوت پر تدبر اور عمل کی توفیق عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین!

(القاری) محمد ابراہیم میر محمدی ﷾

رئیس

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مولف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَنَا مِنْ تُرَابٍ، وَأَنْزَلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ الْكِتَابَ. وَأَعْجَزَ كُلَّ فُصَحَاءِ وَبُلَغَاءِ وَأُدَبَاءِ وَحُكَمَاءِ وَشُعَرَاءِ الْعَرَبِ عَنِ الْجَوَابِ. وَحَفِظَهُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِطَعِ الْأَدِيْمِ وَالرِّقَاعِ وَالْأَكْتَافِ وَالْأَقْتَابِ. ثُمَّ تَطَوَّرَ وَتَبَلْوَرَ حَتّٰى اسْتَنَارَ مِثْلَ الْقَمَرِ وَالشِّهَابِ. فَمَنْ أَنْكَرَ وَجَحَدَ يُلْبِسُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِرْبَالًا مِنْ قَطِرَانٍ وَيُذِيْقُهُ الْعَذَابَ. فَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَالْمَآبُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ وَأَفْضَلِ بَشَرِهِ وَأَفْصَحِ الْعَرَبِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) الَّذِي عَلَّمَ الصَّحَابَةَ كُلَّ شَأْنٍ مِنْ شُؤُوْنِ حَيَاتِهِمْ حَتّٰى دَأْبَ الْأَكْلِ وَالشَّرَابِ. وَعَلٰى آلِهِ وَعِتْرَتِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ حَفِظُوْا الْقُرْآنَ مِنْ فَمِ النَّبِيِّ (ﷺ) فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ جَزِيْلَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ، وَعَلَى الْقُرَّاءِ الَّذِيْنَ دَرَسُوْا وَدَرَّسُوْا وَأَتْقَنُوْا فِي فَنِّ الْقُرْآنِ وَالْقِرَاءَاتِ وَحَاسَبُوْا مُنْكِرِيْهَا بِأَوْثَقِ الْحِسَابِ. أَمَّا بَعْدُ!

قرآن مجید بنی نوع انسان کے لیے دستورِ حیات اور قانونِ ربانی ہے۔ قانونی اور دستوری دستاویزات تمام زاویوں کا احاطہ کرنے والی ہوتی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو قیامت تک آنے والی انسانیت کے لیے دستوری اور قانونی راہنمائی کے طور پر آسان ترین اور قابلِ فہم اور قابلِ عمل بنا کر اتارا ہے تاکہ ہر دور میں ہر قوم کے لیے اس سے فائدہ لینا اور اس کے ثمرات کو چننا ممکن ہو سکے، جیسا کہ اللہ ذوالجلال کا فرمان ہے: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا۔''[1] اور اللہ رب العزت نے اپنے محبوب سے بھی مخاطب ہو کر فرمایا: ﴿فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ۝﴾ ''پس بے شک اس قرآن کو ہم نے آپ کی زبان پر آسان کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''[2] دین اسلام کی اس آسانی کے خوبصورت تسلسل کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اور قرآن مجید کو اعجاز و ایجاز اور معنوی کمالات کا مرقع بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے سات حروف میں نازل کیا اور اپنے محبوب کی زبان سے یہ خوشخبری بھی سنادی کہ یہ سات کے سات حروف کافی اور شافی ہیں۔ ان میں سے جس کو جو آسان لگے، وہ پڑھے۔ اس سے جہاں اسے آسانی کی لذت ملے گی، وہاں اللہ کی مراد کو پالینے کے ساتھ ساتھ اس کی خوشنودی بھی حاصل ہوگی۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو آسانی کا انعام نصیب ہوا اور انھوں نے اس کے حصول اور ترویج کے لیے اپنی اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ فَجَزَاهُمُ اللهُ خَيْرًا۔

وطنِ عزیز پاکستان میں قراءاتِ عشرہ کی تکمیل کے بعد جب راقم الحروف کا داخلہ عالَمِ اسلام کی معروف یونیورسٹی ''مدینہ یونیورسٹی'' میں ہوا جس کے شعبہ «كلية القرآن الكريم والدراسات الإسلامية» میں قراءات کا پھر سے آغاز کیا تو جہاں اس یادگار اور سنہری چار سالہ تعلیمی دور میں دسیوں دینی اور مثبت صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرنے کا موقع ملا، وہاں امت کے لیے دین اسلام کو آسان پیرائے میں پیش کرنے کی پلاننگ کی۔ اور اس مبارک سلسلے کا آغاز دورانِ تعلیم اپنے محبوب ترین مضمون ''علمِ قراءات'' کے اجراء پر تَزْوِيْجُ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ بِطَرِيْقَةِ نَهْجِ جَمْعِ الْجَمْعِ کے نام سے جہاں مکمل قرآن مجید کو قراءاتِ سبعہ کی تمام وجوہ جمع الجمع کے انداز سے لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، وہاں عربی زبان میں (جُبَيْرَةُ الْجِرَاحَاتِ فِي حُجِّيَّةِ الْقِرَاءَاتِ) نامی ایک کتابچہ ترتیب دیا، جو سعودیہ میں چھپوایا گیا اور یہ تمنا تھی کہ اسے آنے والے ہونہار طلباء وطالبات کے لیے اردو قالب میں بھی ایک گرانقدر تحفے کے طور پر پیش کیا جائے۔

بلا شبہ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اس سے پہلے اس کا ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۝﴾ ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔''[3]

چنانچہ وطنِ عزیز واپسی پر جب كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية پھول نگر تحصیل پتوکی ضلع قصور میں تجوید وقراءات کی تدریس کا آغاز کیا تو پھر اس تمنا کی تکمیل کے لیے متعدد بار سوچا لیکن ذاتی سستی،

[1] القمر 54:22. [2] الدخان 44:58. [3] الطلاق 65:3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادارے کی تعمیر وترقی اور دعوتی وتعلیمی امور نے زنجیریں ڈال دیں۔اب چونکہ الحمد اللہ ادارے کی تعمیر کے معظم اعمال پایہ تکمیل تک پہنچ چکے ہیں، آخر علم قراءات کے مبادیات اور قصیدہ شاطبیہ کے اصول پر مشتمل ایک آن لائن کورس ڈیزائن کیا جس کی تکمیل پر دوبارہ سے وہ نیکی کی خواہش پروان چڑھی کہ قرآن مجید اور اس کی قراءات کا تواتر مسلمانوں کے ایمان وایقان کا مسئلہ ہے جبکہ حوادث زمانہ اور مرور ایام کی وجہ سے فتنہ پرور لوگوں نے اس ایمانی زاویے میں بھی شکوک وشبہات پیدا کر دیے ہیں تو اللہ کی توفیق سے اس کام کی دوبارہ سے ترتیب شروع کی اور قراءات قرآنیہ کی حقیقت،عظمت، ضرورت، تواتر اور منکرین کے شبہات کے رد پر مشتمل عربی کتابچے میں از سر نو کچھ ترمیم واضافہ کر کے اردو زبان میں ایک کتاب مرتب کی جس کا نام: (خَجِيَّةِ قِرَاءَاتْ) بنام «جَبِيْرَةُ الْجِرَاحَاتِ فِيْ خَجِيَّةِ الْقِرَاءَاتِ» رکھا اور یہ ہر اس مسلمان کے لیے تحفہ ہے جو قرآن اور اس کی قراءات متواترہ ومحکمہ کے حوالے سے غیور ہے۔

میں نے اس کتاب کے موضوع کا چناؤ کیوں کیا؟ اس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

① علم قراءات کا تواتر چونکہ بہت اہمیت کا حامل ہے جس پر پورے ایمان کی بنیاد ہے۔

② علم قراءات کے متعلق علماء،صلحاء اور ماہرین فن کی آراء سے واقفیت حاصل کرنا۔

③ علم قراءات کے تواتر پر کوئی ایسی جامع کتاب نہیں جو اس فن میں کافی وشافی ہو۔

④ علم قراءات کے متعلق تمام ضروری مواد یکجا کرنا تاکہ مبتدی اور منتہی کے لیے یکساں مفید ہو۔

⑤ تعدد قراءات کی ان حکمتوں کو آشکارا کرنا جو اسلام کی آسانی اور قرآن کے اعجاز کا خوبصورت مظہر ہے۔

⑥ علم قراءات کے منکرین کا علمی بنیادوں پر رد اور فتنے کی سرکوبی کرتے ہوئے حقیقت کی دعوت۔

⑦ علم قراءات پر قرون اولیٰ سے لے کر آج تک کتابی ذخیرے پر ایک طائرانہ جائزہ۔

چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» ''قرآن کریم کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔''[1] کے الفاظ سے استیناس لیتے ہوئے اس کتاب کو سات ابواب میں تقسیم کیا ہے، نیز تیسرے اور ساتویں باب کے علاوہ ہر باب کو تین تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے اور آخر میں خلاصہ کتاب ونتائج کا ذکر کیا ہے۔ یوں کتاب کی ترتیب کچھ اس طرح ہے:

① صحيح أبي داود، حديث:1327، و صحيح الجامع، حديث:1495.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① قراءات کی تعریف اور ان کا ماحصل وفوائد
فصل اول: قراءات کی لغوی تعریف
فصل ثانی: قراءات کی اِصطلاحی تعریف
فصل ثالث: قراءات کی تعریفات کا ماحصل وفوائد
② قراءات کی قبولیت کی شروط واقسام اور ان کی تلاوت کا حکم
فصل اول: قراءات کی قبولیت کی شروط
فصل ثانی: قراءات کی اقسام
فصل ثالث: قراءات کا تعبدی حکم
③ قرآن کریم کی روشنی میں حجیت ِقراءات
④ احادیث رسولﷺ کی روشنی میں حجیت قراءات
فصل اول: سبعہ احرف کے متعلق احادیث مع فوائد اور حدیث سبعہ احرف کے تواتر کا بیان
فصل ثانی: سبعہ احرف کا معنی ومفہوم اور راجح موقف
فصل ثالث: تعددِ قراءات کے فوائد وثمرات
⑤ اسانید کی روشنی میں حجیت قراءات
فصل اول: اِسناد کی تعریف اور دین میں اسناد کی اہمیت
فصل ثانی: قراءات کی رسول اللہﷺ تک متصل اَسانید
فصل ثالث: قرائے عشرہ کے مختصر حالات اور ان کی اسانید
⑥ نصوص، تواتر اور اجماعِ امت کی روشنی میں حجیت قراءات
فصل اول: نصوص علمائے سلف کی روشنی میں حجیت قراءات
فصل ثانی: نصوص تواتر کی روشنی میں حجیت قراءات
فصل ثالث: اجماعِ امت کی روشنی میں حجیت قراءات
⑦ تدوین قراءات کی روشنی میں حجیت قراءات
فصل اول: قراءات کی تدوین کا پہلا مرحلہ
فصل ثانی: قراءات کی تدوین کا اصولی مرحلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ثالث: قراءات کی تدوین کا تفصیلی مرحلہ
فصل رابع: قراءات متواترہ کا انکار اور اس کا حکم
خلاصہ کتاب اور نتائج

میں اللہ مالک ارض و سما کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ پر اپنی خاص رحمت فرمائی اور مجھ جیسا ناکارہ اور عاجز بھی اپنے قلم کو قرآن مجید اور اس کی قراءات کے متعلق حرکت دینے کے قابل ہوا اور اب اسی سے عاجزانہ التماس اور دعا ہے: اے باری تعالیٰ! تو اس حقیری کوشش کو اپنی رضا کے لیے خاص فرما لے اور میرے لیے اسے توشہ آخرت بنا دے۔ آمین!

رب ذوالجلال سے یہ بھی عاجزانہ دُعا ہے کہ وہ میرے والد کو اعلیٰ علیین میں سکونت دے جنھوں نے اس قرآن کو خود بھی اپنے سینے میں محفوظ کیا اور اپنی آل اولاد کو بھی اس راہ پر لگایا اور قرآن مجید کی نعمت سے محروم بیسیوں گھروں کے بچوں اور ادھیڑ عمر بزرگوں کو قرآن مجید پڑھایا اور میری والدہ محترمہ کو صحت و عافیت سے نوازے جو اپنی پوری زندگی قرآن مجید کی تعلیم و تربیت اور اس کی فکر میں بسر کر رہی ہیں۔ اور میری دعا ہے کہ میرے بہن بھائیوں کو توفیق دے کہ جس طرح اُنھوں نے میری تعلیم کے سلسلے میں ہر ممکن مدد اور تعاون کیا اور خصوصاً میرے استاد و برادر کبیر قاری محمد ابراہیم صاحب جنھوں نے "غیرتِ قرآنی" کو والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میرے سینے میں بتوفیق الٰہی پیوست کرنے کی حتی المقدور کوشش کی، وہ اس سے بڑھ کر اس عظمت قرآنی کے تاج کو اپنی اولادوں کے سروں پر سجائیں۔ اور اپنی اہلیہ کے لیے دعا گو ہوں جس نے میری ادارتی، دعوتی، جماعتی، تدریسی، تالیفی اور دیگر مصروفیات کا خیال رکھتے ہوئے ہر ممکن خدمت و مساعدت کی کہ اللہ تعالیٰ اسے دین حنیف اور قرآنی غیرت کی علم بردار بنائے اور میرے بیٹے، بھانجے اور بھتیجوں کو اس غیرت قرآنی کا امام بنائے۔ آمین!

آخر میں مولائے رحیم و کریم سے التجا کرتا ہوں کہ وہ میرے اساتذہ امام حرم مدنی ڈاکٹر علی عبدالرحمٰن حذیفی ﷾، ڈاکٹر طلال بن احمد ﷾ اور الجہبذ فی علم القراءات امام قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ کو اپنی شان کے مطابق دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے یہ علم پڑھایا بھی اور اس کتاب کی تقریظ اور تقدیم سے بھی نوازا اور اسی طرح میں صمیم قلب سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ قاری عبدالرشید قمر صاحب، قاری بلال نذیر صاحب، قاری مصطفیٰ راسخ صاحب اور حافظ صداقت اکرام صاحب کو بہت زیادہ جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے کتاب کو شروع سے آخر تک بڑی باریک بینی سے پڑھا اور اس خوبصورت شکل میں آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھوں تک پہنچانے میں مدد کی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے والدین، بہن بھائیوں اور اقرباء و اساتذہ کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ ﴿يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝﴾ [1]

اہلِ علم وعرفان سے انتہائی ادب سے گزارش ہے کہ وہ شاعر کے مندرجہ ذیل اشعار:

وَإِنْ تَجِدْ عَيْبًا فَسُدَّ الْخَلَلَا ۔۔۔ قَدْ جَلَّ مَنْ لَا عَيْبَ فِيهِ وَعَلَا

مَنْ عَابَ عَيْبًا لَهُ عُذْرٌ فَلَا وَزَرَا ۔۔۔ يُنْجِيهِ مِنْ عَزَمَاتِ اللَّوْمِ مُتَّئِرَا

وَإِنَّمَا هِيَ أَعْمَالٌ بِنِيَّتِهَا ۔۔۔ خُذْ مَا صَفَا وَاحْتَمِلْ بِالْعَفْوِ مَا كَدَرَا

''اگر عیب دیکھو تو اس کی اصلاح کر دو۔ ہر عیب سے پاک صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بلند و برتر ہے۔ جس نے معذور کو اس کی معذرت کے بعد عار دلائی تو معذور کی ملامت کے حقوق (جسے وہ روزِ جزا طلب کرے گی) سے اسے کوئی پناہ نہیں ملنے والی۔ بلاشبہ یہ اعمال ہیں جو کہ اپنی نیتوں کے ساتھ ہیں، لہٰذا شفاف چیز کو اپنا لو اور گدلی سے درگزر کرو۔''

کو سامنے رکھتے ہوئے ہر قسم کی غلطی، جو کہ میری اور شیطان کی طرف سے ہوگی جبکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس سے بری ہیں، کی اصلاح کریں اور آگاہ بھی کریں، میں انتہائی ممنون ہوں گا جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: «رَحِمَ اللهُ مَنْ أَهْدَى إِلَيْنَا عُيُوبَنَا» ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جو ہماری غلطیاں (ان کی نشاندہی) ہمیں ہدیے کے طور پر دیتا ہے (جو ہماری اصلاح کا ذریعہ بنتا ہے)۔'' [2]

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

خَادِمُ الْقُرْآنِ وَأَهْلِه

قاری محمد مصطفیٰ راسخ

مدیر

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

[1] الشعراء 26: 88، 89. [2] صيد الخاطر، ص: 95.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب

قراءات کی لغوی واصطلاحی تعریف
اوران کا ماحصل وفوائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی لغوی تعریف

قِرَاءَاتٌ: قِرَاءَةٌ کی جمع ہے جو کہ ''قَرَأَ یَقْرَأُ قِرَاءَةً وَقُرْآنًا'' سے مشتق ہے۔ جس کا بنیادی معنی کچھ یوں ہے:

پہلا معنی: ''اَلْجَمْعُ'' (اکٹھا کرنا): قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝﴾ ''بے شک اس کا جمع کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے، لہٰذا جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں تو آپ اس کی قراءت غور سے سنتے رہیں۔''①

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دوسری آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: إِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَثْبَتْنَاهُ فِي صَدْرِكَ فَاعْمَلْ بِهِ ''جب ہم اس کو آپ کے سینے میں جمع اور ثابت و محفوظ کر دیں تو پھر آپ (ﷺ) اس پر عمل کریں۔''② امام زبیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''قَرَأْتُ الْقُرْآنَ'' کا مطلب ہے: لَفَظْتُ بِهِ مَجْمُوعًا ''میں نے حروف کے مجموعے کا تلفظ کیا۔''③

امام ابن اثیر جزری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''حدیث میں تکرار کے ساتھ ''اَلْقِرَاءَةُ، وَالْاِقْتِرَاءُ، اَلْقَارِئُ، وَالْقُرْآنُ'' کے الفاظ وارد ہوئے ہیں جن کا بنیادی معنی جمع کرنا ہے، اس لیے ہر وہ چیز جسے آپ نے جمع کیا تو گویا اسے آپ نے پڑھا۔'' اسی لیے قرآن کو قرآن کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ قرآن میں قصص، امر، نہی اور وعد و وعید کو جمع کیا گیا ہے۔④

امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: منزل من اللہ کتابوں میں سے کتاب اللہ پر قرآن کا اطلاق اس لیے کیا جاتا ہے کہ قرآن کریم تمام فوائد و ثمراتِ کتب کا جامع ہے، بلکہ تمام علوم کا جامع ہے۔ اسی بات

① القيامة 75:17، 18. ② المفردات في غريب القرآن، ص:668. ③ تاج العروس:102/1. ④ النهاية في غريب الحديث 30/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشادات: ﴿وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ﴾ ''اور ہر چیز کی تفصیل ہے''[①] اور ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ ''ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والی''[②] میں توجہ دلائی ہے۔[③] اور قرآن کو قرآن اس لیے بھی کہتے ہیں کہ انحائے عالم اور اقطار ارض میں پھیلے ہوئے عالم وجود کو ایک پلیٹ فارم پر قرآن ہی جمع کر سکتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید کی دونوں آیات مبارکہ بھی اس بات کی تائید کرتی ہیں: ﴿كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً﴾ ''لوگ (پہلے) ایک ہی امت تھے۔''[④] ﴿وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّآ أُمَّةً وَاحِدَةً﴾ ''اور (پہلے) لوگ ایک ہی امت تھے۔''[⑤]

دوسرا معنی: ''اَلضَّمُّ'' (ملانا): علامہ سمیع عاطف زین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اَلْقِرَاءَةُ'' کا معنی ہے: قرآن مجید کے حروف اور کلمات کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا۔[⑥] اسی لیے قرآن مجید کو قرآن کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی آیات میں ان تمام وجوہ اور قراءات اور روایات کو ملا کر پڑھا اور مکمل کیا جاتا ہے۔[⑦]

تیسرا معنی: ''اَلْاِجْتِمَاعُ'' (اکٹھا ہونا):[⑧] اہل لغت کہتے ہیں: ''اَلْقِرَاءَةُ'' مختلف مخارج سے نکلنے والے حروف کے مجموعے سے بننے والے الفاظ اور کلمات کا نام ہے۔ اسی سے '' قَرَأْتُ الشَّيْءَ'' ہے جس کا معنی ہے: میں نے اس چیز کے بعض حصوں کو بعض کے ساتھ ملا کر جمع کیا۔ اسی لیے قرآن مجید کو قرآن کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اختلافی کلماتِ قرآنیہ میں تمام قرائے کرام کے لیے ان کی تمام وجوہ کو اکٹھا پڑھ کر مکمل کیا جاتا ہے۔

چوتھا معنی: تلاوت کرنا اور پیچھے چلنا: اسی لیے قرآن مجید کو قرآن کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ کتاب کائنات میں سب سے زیادہ تلاوت کی جاتی ہے اور یہ سب سے زیادہ موزون، منظم اور ردھم سے لبریز شستہ کلام ہے جس کی ہر آیت دوسری آیت کے بعد اپنی حلاوت کو دو چند کرتے ہوئے پڑھنے والوں کو محبت واتباع کرنے کی رغبت دلاتی ہے۔

پانچواں معنی: تلاش کرنا:[⑨] اسی لیے قرآن مجید کو قرآن کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی بھٹکا ہوا

① یوسف 111:12. ② النحل 89:16. ③ مفردات ألفاظ القرآن الكريم، ص: 694،693. ④ البقرة 213:2.
⑤ یونس 19:10. ⑥ مفردات ألفاظ القرآن الكريم، ص: 694،693. ⑦ النهاية في غريب الحديث: 30/4.
⑧ معجم مقاييس اللغة: 79/5. ⑨ تاج العروس: 101/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان صحیح راستہ تلاش کرنے کی تمنا اور تڑپ رکھتا ہے تو یہ قرآن مجید ہی اسے صحیح راستہ دکھاتا ہے۔

چھٹا معنی: باہم مل کر پڑھنا: لفظ ''قِرَاءَۃٌ'' سے ''قَارَأَہٗ'' بھی استعمال ہوا ہے جس کا معنی ''دَارَسَہٗ'' باہم مل کر پڑھنا ہے۔

ساتواں معنی: گہری فہم رکھنا: لفظ ''قِرَاءَۃٌ'' سے ''تَقَرَّأَ'' بھی استعمال ہوا ہے جس کا معنی ''تَفَقَّہَ'' گہری فہم رکھنا ہے۔[1]

الغرض قراءات کا معنی: جمع کرنا، ملانا، اکٹھا کرنا، تلاوت کرنا، پیروی کرنا، تلاش کرنا، باہم مل کر پڑھنا اور گہری فہم رکھنا ہے۔

(1) المعجم الوسیط:722/2،1۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی اصطلاحی تعریف

قراءات کی تعریف میں مختلف علماء نے مختلف تعبیرات پیش کی ہیں۔ بلا شبہ قراءات کی شہرت اور تواتر کی وجہ سے متقدمین کے ہاں اس طرح واضح اور جامع تعریف نہیں ہے جس طرح متاخرین کے ہاں ہے اور یہ مسئلہ تمام علوم، تعریفات اور تقسیمات کا ہے۔''

چنانچہ ہم علمائے کرام کی وفیات کے اعتبار سے ترتیب زمانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند معروف اور مشہور تعریفات نقل کرتے ہیں:

① ابو حیان اندلسی رحمہ اللہ (745ھ) علم تفسیر کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«اَلتَّفسِيْرُ عِلْمٌ يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ كَيْفِيَّةِ النُّطْقِ بِأَلْفَاظِ الْقُرْآنِ وَمَدْلُوْلَاتِهَا وَأَحْكَامِهَا الْإِفْرَادِيَّةِ وَالتَّرْكِيْبِيَّةِ وَمَعَانِيْهَا الَّتِيْ تُحْمَلُ عَلَيْهَا حَالَةُ التَّرْكِيْبِ وَ تَتِمَّاتٍ لِذٰلِكَ»

''علم تفسیر وہ علم ہے جس میں قرآن مجید کے الفاظ کی کیفیتِ ادا، اس کے مدلولات، اس کے مفرد و مرکب احکام، حالتِ ترکیب کی صورت میں جن معانی پر انھیں محمول کیا جاتا ہے اور اس کے متعلقہ دیگر مسائل کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔''

پھر فرماتے ہیں: ہماری اس بات: «يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ كَيْفِيَّةِ النُّطْقِ بِأَلْفَاظِ الْقُرْآنِ» ''جس میں قرآن مجید کے الفاظ کی کیفیت ادا کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔'' سے مراد علم قراءات ہے۔''[②]

فضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بن سالم بازمول رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''آپ سے قبل علم قراءت کی با ضابطہ اور واضح

① القراءات القرآنية لفضل حسن عباس، ص:79. ② البحر المحيط:1/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعریف کسی نے کی ہی نہیں ہے۔علوم کے باب میں اگر چہ یہ غریب امر ہے لیکن اس کی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ عملی پہلو سے چونکہ نص قرآنی اتنی واضح شے رہی ہے کہ شاید اس کی تعریف کی ضرورت ہی پیش نہ آئی ہو۔‘‘[1]

② امام بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ (794ھ) فرماتے ہیں:

«وَالْقِرَاءَاتُ هِيَ اخْتِلَافُ أَلْفَاظِ الْوَحْيِ ... فِيْ كَتَبَةِ الْحُرُوْفِ أَوْ كَيْفِيَّتِهَا مِنْ تَخْفِيْفٍ وَتَثْقِيْلٍ وَغَيْرِهِمَا»

’’قراءات سے مراد وحی کے الفاظ کا وہ اختلاف ہے جو حروف کی کتابت یا ان حروف کی کیفیتِ ادا، مثلاً: تخفیف وتشدید وغیرہ کے متعلق ہوتا ہے۔‘‘[2]

مذکورہ تعریف کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ امام زرکشی رحمہ اللہ کے ہاں الفاظِ وحی کے حروف کی کتابت یا ان میں تخفیف وتشدید وغیرہ کی طرح کی کیفیتِ ادا کا نام قراءات ہے۔

③ امام ابن جزری رحمہ اللہ (833ھ) فرماتے ہیں:

«اَلْقِرَاءَاتُ عِلْمٌ بِكَيْفِيَّةِ أَدَاءِ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِ وَاخْتِلَافِهَا بِعَزْوِ النَّاقِلَةِ»

’’علم قراءات وہ علم ہے جس میں کلماتِ قرآنیہ کی کیفیتِ اَدا اور اس کا مستقل سند کے ساتھ اختلاف معلوم کیا جائے۔‘‘[3]

اس تعریف میں کلماتِ قرآنیہ سے مراد قراء کے ہاں اصطلاحی حروف ہیں، یعنی کلمات قرآنیہ میں سے ہر وہ کلمہ جس میں قرائے کرام کا اختلاف ہے، وہ نحویوں کے ہاں خواہ حرف ہو، اسم ہو یا فعل ہو۔[4]

④ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) قرآن مجید کی عالی ونازل اَسانید کے متعلق بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«وَمِمَّا يُشْبِهُ هٰذَا التَّقْسِيْمَ الَّذِيْ لِأَهْلِ الْحَدِيْثِ تَقْسِيْمُ الْقُرَّاءِ أَحْوَالَ الْإِسْنَادِ إِلٰى قِرَاءَةٍ وَرِوَايَةٍ وَطَرِيْقٍ وَوَجْهٍ فَالْخِلَافُ إِنْ كَانَ لِأَحَدِ الْأَئِمَّةِ السَّبْعَةِ أَوِ الْعَشَرَةِ أَوْ نَحْوِهِمْ وَاتَّفَقَتْ عَلَيْهِ الرِّوَايَاتُ وَالطُّرُقُ عَنْهُ فَهُوَ قِرَاءَةٌ»

① القراءات وأثرها في التفسير والأحكام:1/79. ② البرهان في علوم القرآن:1/318. ③ منجد المقرئين ص:3. ④ سراج القارئ، ص:14.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’قراء حضرات کے ہاں قراءت، روایت، طریق اور وجہ وغیرہ احوالِ اسناد کی تقسیم، اہل الحدیث کی تقسیم کے مشابہ ہے۔ اگر اختلاف کی شکل ایسی ہو کہ تمام طرق وروایات اس میں جمع ہو جائیں تو ائمہ سبعہ یا عشرہ کی طرف منسوب ایسے اختلاف کو قراءت کہا جائے گا۔‘‘[1]

اس سے پتہ چلا کہ امام سیوطی رحمہ اللہ کے نزدیک ائمہ سبعہ یا عشرہ کا تلاوت کی کیفیت میں باہمی اختلاف قراءات کہلاتا ہے، بشرطیکہ نیچے طرق وروایات متفق ہوں۔

⑤ امام شہاب الدین قسطلانی رحمہ اللہ (923ھ) فرماتے ہیں:

«عِلْمٌ يُعْرَفُ مِنْهُ اِتِّفَاقُ النَّاقِلِيْنَ لِكِتَابِ اللهِ وَاخْتِلَافُهُمْ فِي اللُّغَةِ وَالْإِعْرَابِ وَالْحَذْفِ وَالْإِثْبَاتِ وَالتَّحْرِيْكِ وَالْإِسْكَانِ وَالْفَصْلِ وَالْاِتِّصَالِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ هَيْئَةِ النُّطْقِ وَالْإِبْدَالِ مِنْ حَيْثُ السَّمَاعِ. أَوْ يُقَالُ: عِلْمٌ يُعْرَفُ مِنْهُ اِتِّفَاقُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ (أَيْ اِخْتِلَافَ النَّاقِلِيْنَ) فِي اللُّغَةِ وَالْإِعْرَابِ وَالْحَذْفِ وَالْإِثْبَاتِ وَالْفَصْلِ وَالْوَصْلِ مِنْ حَيْثُ النَّقْلِ. أَوْ يُقَالُ: عِلْمٌ بِكَيْفِيَّةِ أَدَاءِ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِ وَاخْتِلَافِهَا مَعْزُوًّا لِنَاقِلَتِهِ»

’’قراءات ایک ایسا علم ہے جس سے قرآن مجید کے ناقلین کا لغت، اعراب، حذف و اثبات، حرکت وسکون اور فصل و وصل وغیرہ کے بارے میں اتفاق و اختلاف جو کہ کیفیت ادا اور ابدال سے متعلق ہوتا ہے، معلوم کیا جاتا ہے اور یہ محض سماع پر موقوف ہوتا ہے۔ مزید برآں یوں بھی تعریف کی جاسکتی ہے کہ قراءات ایسا علم ہے جس سے قرآن مجید کے ناقلین کا لغت، اعراب، حذف و اثبات اور فصل و وصل کا وہ اختلاف جو نقل پر محمول ہو، معلوم کیا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر کلماتِ قرآنیہ کی کیفیتِ ادا کا ایسا اختلاف علم قراءات کہلاتا ہے جو متصل بالناقل ہو۔‘‘[2]

⑥ امام طاش کبریٰ زادہ رحمہ اللہ (962ھ) علم قراءات کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«هُوَ عِلْمٌ يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ صُوَرِ نَظْمِ كَلَامِ اللهِ تَعَالٰى مِنْ حَيْثُ وُجُوْهِ الْاِخْتِلَافِ الْمُتَوَاتِرَةِ»

① الإتقان في علوم القرآن: 1/ 309. ② لطائف الإشارات: 1/ 170.

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

''یہ ایسا علم ہے جس میں کلام اللہ کی تطبیق کی صورتوں کے متعلق اختلاف کی متواتر وجوہات پر بحث کی جاتی ہے۔''

امام موصوف رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

«وَقَدْ يُبْحَثُ فِيهِ أَيْضًا عَنْ صُوَرِ نَظْمِ الْكَلَامِ مِنْ حَيْثُ الْاخْتِلَافَاتِ الْغَيْرِ الْمُتَوَاتِرَةِ الْوَاصِلَةِ إِلٰى حَدِّ الشُّهْرَةِ»

''قراءات ایسا علم ہے جس میں کلام اللہ کی تطبیق کی ایسی مختلف صورتوں کے متعلق بحث کی جاتی ہے جو درجہ تواتر کو تو نہیں پہنچتیں لیکن وہ درجہ شہرت پر فائز ہوتی ہیں۔''[1]

⑦ علامہ أحمد بناء دمیاطی رحمہ اللہ (1117ھ) فرماتے ہیں:

«عِلْمٌ يُعْلَمُ مِنْهُ اِتِّفَاقُ النَّاقِلِيْنَ لِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى وَاخْتِلَافُهُمْ فِي الْحَذْفِ وَالتَّحْرِيْكِ وَالتَّسْكِيْنِ وَالْفَصْلِ وَالْوَصْلِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ هَيْئَةِ النُّطْقِ وَالْإِبْدَالِ وَغَيْرِهِ مِنْ حَيْثُ السَّمَاعِ»

''علم قراءات ایسے علم کو کہتے ہیں جس میں کتاب اللہ کے ناقلین کے حذف، اسکان وتحریک، فصل و وصل، ابدال اور نطق کی دیگر کیفیات وغیرہ کے سماع پر مبنی اتفاق واختلاف کی پہچان ہوتی ہے۔''[2]

⑧ امام زرقانی رحمہ اللہ (1376ھ) علم قراءات کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«مَذْهَبٌ يَذْهَبُ إِلَيْهِ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْقُرَّاءِ مُخَالِفًا بِهِ غَيْرَهُ فِي النُّطْقِ بِالْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ مَعَ اتِّفَاقِ الرِّوَايَاتِ وَالطُّرُقِ عَنْهُ سَوَاءٌ كَانَتْ هٰذِهِ الْمُخَالَفَةُ فِي نُطْقِ الْحُرُوْفِ أَمْ فِي نُطْقِ هَيْئَاتِهَا»

''اس سے مراد وہ علم ہے جس میں ائمہ قراءات میں سے کوئی امام قرآن مجید کے نطق میں دیگر ائمہ قراءات کی مخالفت کرے، خواہ یہ مخالفت حروف کے نطق میں ہو یا حروف کی کیفیات کے نطق میں ہو بشرطیکہ امام کے رواۃ اور طرق میں باہم اختلاف نہ ہو۔''[1]

[1] مفتاح السعادہ: 6/2، کشف الظنون: 1317/2، أبجد العلوم: 428/2. [2] اتحاف فضلاء البشر، ص: 5.
[1] مناهل العرفان: 405/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ محقق محمد بن ابی بکر مرعشی المعروف ساجقلی زادہ رحمہ اللہ (1145ھ) قراءات کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«عِلْمٌ بِعِلْمِ مَذَاهِبِ الْأَئِمَّةِ فِي قِرَاءَاتِ نَظْمِ الْقُرْآنِ»

''علم قراءات ایسا علم ہے جس میں قرآن مجید کے پڑھنے میں قراء کے مذاہب کی پہچان ہوتی ہے۔''[1]

⑩ علامہ عبدالفتاح القاضی رحمہ اللہ (1413ھ) قراءات کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ كَيْفِيَّةُ النُّطْقِ بِالْكَلِمَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ وَطَرِيقُ أَدَائِهَا اِتِّفَاقًا وَاخْتِلَافًا مَعَ عَزْوِ كُلِّ وَجْهٍ لِنَاقِلِهِ»

''علم قراءات وہ علم ہے جس میں قرآنی کلمات کے تلفظ کی کیفیت اور ان کی ادائیگی کا اتفاقی و اختلافی طریقہ ناقلین کی طرف نسبت کرتے ہوئے معلوم کیا جاتا ہے۔''[2]

⑪ علامہ سالم محیسن رحمہ اللہ (1422ھ) علم قراءات کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«اِعِلْمٌ بِكَيْفِيَّةِ أَدَاءِ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِ وَاخْتِلَافِهَا مِنْ تَخْفِيفٍ وَتَشْدِيدٍ وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِ الْوَحْيِ فِي الْحُرُوفِ بِعَزْوِ النَّقَلَةِ»

''علم قراءات وہ علم ہے جس میں کلماتِ قرآنیہ کی ادائیگی کا طریقہ اور ان کلمات کی تخفیف وتشدید اور وحی کے الفاظ وحروف کا اختلاف ناقلین کی طرف نسبت کرتے ہوئے زیر بحث لایا جاتا ہے۔''[3]

تمام تعریفات کو مدنظر رکھتے ہوئے قراءات کی یہ تعریف بھی کی جاسکتی ہے:

«عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ كَيْفِيَّةُ أَدَاءِ الْكَلِمَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ بِوُجُوهٍ مُتَوَاتِرَةٍ اِتِّفَاقًا وَاخْتِلَافًا مَعَ عَزْوِ كُلِّ وَجْهٍ لِنَاقِلِهِ»

''علم قراءات وہ علم ہے جس میں اتفاقی و اختلافی متواتر وجوہ سے قرآنی کلمات کی ادائیگی کی کیفیت ناقلین کی طرف نسبت کرتے ہوئے معلوم کی جاتی ہے۔''

① ترتيب العلوم، ص:135. ② البدور الزاهرة، ص:7. ③ المقتبس من اللهجات، ص:66، المغني في توجيه القراءات:1/45.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جامع تعریف: مذکورہ بالا تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جامع تعریف وہ ہوگی جو درج ذیل عناصر پر مشتمل ہوگی:

① قرآن مجید کے مختلف مقامات پر قراءات کا متنوع اختلاف پایا جاتا ہے۔

② قرآن مجید کی قراءات کا متنوع اختلاف رسول اللہ ﷺ سے بطریقِ تواتر منقول ہے۔

③ قراءات کا یہ اختلاف حق ہے کیونکہ یہ منزل من اللہ ہیں، چنانچہ جب ہم قراءات کی جامع و مانع تعریف کرنا چاہیں تو ان میں ان تینوں عناصر کا ہونا ضروری ہے۔ اسی لیے امام ابن جزری رحمہ اللہ، امام قسطلانی رحمہ اللہ اور شیخ عبدالفتاح القاضی رحمہ اللہ کی تعریفات مختصر ہونے کے ساتھ جامع بھی ہیں جبکہ آخری تعریف میں تمام ضروری ارکان کو شامل کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم قراءات کی فنی تعریف

اہلِ فن کی اصطلاح میں'' مخصوص مسائل کے مجموعے کو''علم کہا جاتا ہے، چنانچہ علم قراءات کی فنی تعریف میں مندرجہ ذیل تعبیرات پیش کی جا سکتی ہیں:

① «مَجْمُوعُ الْمَسَائِلِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِاخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِكِتَابِ اللهِ فِي الْحَذْفِ وَالْإِثْبَاتِ وَالتَّحْرِيْكِ وَالْإِسْكَانِ وَالْفَصْلِ وَالْوَصْلِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ هَيْئَةِ النُّطْقِ وَالْإِبْدَالِ مِنْ حَيْثُ السَّمَاعِ»

''مسائل کا ایسا مجموعہ جو کتاب اللہ کے ناقلین کے حذف و اثبات، اسکان و تحریک، فصل و وصل، ابدال اور نطق کی دیگر کیفیات کے سماع پر مبنی اتفاق و اختلاف پر مشتمل ہو۔''

② «مَجْمُوعُ الْمَسَائِلِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِاخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِكِتَابِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْ جِهَةِ اللُّغَةِ وَالْإِعْرَابِ وَالْحَذْفِ وَالْإِثْبَاتِ وَالْفَصْلِ وَالْوَصْلِ مِنْ حَيْثُ النَّقْلِ»

''علم قراءات مسائل کے ایسے مجموعے کو کہا جاتا ہے جو کتاب اللہ کے ایسے اختلافات کے متعلق ہو جو لغت، اعراب، حذف و اثبات اور فصل و وصل کے قبیل سے ہو اور یہ اختلاف محض نقل کی بنا پر ہو۔''

③ «مَجْمُوعُ الْمَسَائِلِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالنُّطْقِ بِالْكَلِمَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ وَطُرُقِ أَدَائِهَا اِتِّفَاقًا وَاخْتِلَافًا مَعَ عَزْوِ كُلِّ وَجْهٍ لِنَاقِلِهٖ»

''علم قراءات مسائل کے ایسے مجموعے کو کہا جاتا ہے جو کلماتِ قرآنیہ کے نطق اور ایسے اتفاقی یا اختلافی طریقۂ ادا پر مشتمل ہو جس کی ہر ہر وجہ متصل منقول ہو۔''[①]

وَاللهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ أَتَمُّ وَإِسْنَادُ الْعِلْمِ إِلَيْهِ أَسْلَمُ

① القراءات وأثرها في التفسير والأحكام: 112/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی تعریفات کا ماحصل وفوائد

پچھلی فصل میں قراءات کی تعریفات کو بغور پڑھنے سے ہمیں چند انتہائی اہم فوائد حاصل ہوتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

① علم قراءات کا تعلق وحی قرآنی سے ہے: یہ بات مذکورہ تعریفات سے سمجھ آتی ہے، جیسا کہ: كَيْفِيَّةِ النُّطْقِ بِأَلْفَاظِ الْقُرْآنِ پہلی تعریف میں، اِخْتِلَافُ أَلْفَاظِ الْوَحْيِ دوسری تعریف میں، بِكَيْفِيَّةِ أَدَاءِ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِ تیسری، پانچویں، گیارہویں تعریف میں، يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ صُوَرِ نَظْمِ كَلَامِ اللهِ چھٹی تعریف میں، اِتِّفَاقُ النَّاقِلِيْنَ لِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى ساتویں تعریف میں، كَيْفِيَّةُ النُّطْقِ بِالْكَلِمَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ دسویں تعریف میں ہے۔

② علم قراءات نقل اور سماع پر موقوف ہے، رائے، قیاس اور اجتہاد کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے: یہ بات مذکورہ تعریفات میں مستعمل درج ذیل الفاظ سے سمجھ آتی ہے جیسا کہ: بِعَزْوِ النَّاقِلَةِ تیسری تعریف میں، مَعْزُوًّا لِنَاقِلَتِهِ پانچویں تعریف میں، مِنْ حَيْثُ السَّمَاعِ ساتویں تعریف میں، بِعَزْوِ النَّقَلَةِ گیارہویں تعریف میں، مَعَ عَزْوِ كُلِّ وَجْهٍ لِنَاقِلِهِ دسویں اور آخری تعریف میں ہے، چنانچہ ان الفاظ سے یہ نتیجہ نکلا کہ صحتِ قرآن کے لیے نقل وسماع از حد ضروری ہے۔ اور روایات بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں، جیسا کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے الإتقان في علوم القرآن میں سنن سعید بن منصور کے حوالے سے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے:

«اَلْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ يَأْخُذُهَا الْآخِرُ عَنِ الْأَوَّلِ»

''قراءت وہ سنت متواترہ ہے جسے بعد والا پہلے والے سے اخذ کرتا ہے۔''[1]

① الإتقان:1/75، الحجة للقراء السبعة، ص:9۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی سلسلے میں امام ابن مجاہد رحمہ اللہ نے ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے:

«اَلْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ فَاقْرَؤُوا كَمَا تَجِدُوْنَهُ»

''قراءت سنت متواترہ ہے، جیسے استاد کو پڑھتے ہوئے پاؤ ویسے ہی پڑھو۔''①

اور ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: ''میں نے بعض شیوخ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«... إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ كَمَا عُلِّمَ ...»

''رسول اللہ ﷺ کا تمھارے لیے حکم ہے کہ تم میں سے ہر شخص (قرآن کو) ویسے پڑھے جیسے اسے سکھایا گیا ہے۔''②

اسی لیے امام شاطبی رحمہ اللہ (متوفی 590ھ) فرماتے ہیں:

وَمَا لِقِيَاسٍ فِي الْقِرَاءَةِ مَدْخَلٌ   فَدُوْنَكَ مَا فِيْهِ الرِّضَا مُتَكَفِّلَا

''قراءت میں قیاس کو کوئی دخل نہیں ہے، لہٰذا تو بھی ائمہ سلف کے معتبر اور منقول کو ایسے لازم پکڑ کہ ذمہ داری سے اسے آگے پہنچانے والا ہو۔''③

اور امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَلْيَحْذَرِ الْقَارِئُ الْإِقْرَاءَ بِمَا يُحْسِنُ فِيْ رَأْيِهِ دُوْنَ النَّقْلِ أَوْ وَجْهِ إِعْرَابٍ أَوْ لُغَةٍ دُوْنَ رِوَايَةٍ»

''قاری کو اس قراءت، وجہ اعراب اور لغت کے پڑھانے سے رک جانا چاہیے جو اس کی رائے سے اخذ شدہ ہو اور اسے اچھا لگے لیکن وہ روایت سے ماخوذ نہ ہو۔''④

③ **علم قراءات میں مشق، تطبیق، ممارست اور اہلیتِ اَداء بھی انتہائی ضروری ہے:** یہ بات ہمیں مذکورہ تعریفات میں موجود مندرجہ ذیل الفاظ سے معلوم ہوتی ہے، جیسا کہ: كَيْفِيَّةِ النُّطْقِ پہلی تعریف

① کتاب السبعة، ص: 50.51. ② المستدرك للحاكم، حديث: 2885، صحيح ابن حبان، حديث: 747.
③ حرز الأماني ووجه التهاني، شعر نمبر: 354. ④ منجد المقرئين، ص: 4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں، بِكَيْفِيَّةِ أَدَاءِ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِ تیسری، پانچویں اور گیارھویں تعریف میں، مِنْ هَيْئَةِ النُّطْقِ ساتویں تعریف میں، كَيْفِيَّةِ النُّطْقِ بِالْكَلِمَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ دسویں تعریف میں ہے۔ چونکہ کیفیتِ نطق، ہیئت نطق اور قرآنی کلمات کی ادائیگی ایک مشکل امر ہے، اس لیے اس کا حصول قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہرین فن سے مشق، تطبیق، سماع اور پڑھے پڑھائے بغیر ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ محمد علی بن خلف حسینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ يَأْخُذِ الْعِلْمَ عَنْ شَيْخٍ مُشَافَهَةً ... يَكُنْ عَنِ الزَّيْغِ وَالتَّصْحِيفِ فِي حَرَمِ

وَمَنْ يَكُنْ آخِذًا لِلْعِلْمِ مِنْ صُحُفٍ ... فَعِلْمُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَالْعَدَمِ

''جو شخص اپنے استاذ سے بالمشافہ علم حاصل کرتا ہے، وہ تصحیف (غلطی) اور ٹیڑھ پن سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جو کوئی محض کتابوں سے علم حاصل کرنے پر اکتفا کرتا ہے تو اہل علم کے ہاں اس کا علم ناقابل قبول ہے۔''[1]

اس لیے وہ شخص جو علم قراءات کے قواعد تو جانتا ہے لیکن تطبیق کی اہلیت نہیں رکھتا تو اسے مقری نہیں کہا جائے گا کیونکہ اس میں اہلیت کی شرط مفقود ہے۔ اس بحث سے یہ بات واضح ہوئی کہ قاری کے لیے یہ ضروری ہے کہ پڑھتے وقت اس کو قواعد تجوید وقراءات معلوم ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے استعمال کی استعداد اور طاقت بھی ہونی چاہیے، جیسا کہ حافظ ابن جزری رحمہ اللہ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«لَا بُدَّ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ مُشَافَهَةٍ، وَالْمُقْرِئُ الْعَالِمُ بِهَا الَّذِي رَوَاهَا مُشَافَهَةً»

''قراءت کا استاد کے رو برو پڑھنا ضروری ہے اور مقری اور علم قراءات کا عالم وہ ہوگا جو رو برو روایت کرے گا۔''[2]

www.kitabosunnat.com

① القول السديد في بيان حكم التجويد، ص:50. ② منجد المقرئين، ص:4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب

قراءات کی قبولیت کی شروط واقسام

اوران کی تلاوت کا حکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل اوّل

قراءات کی قبولیت کی شروط

قراءات کو قبول کرنے کی بنیادی شرائط تین ہیں:

① أَنْ تَكُوْنَ الْقِرَاءَةُ مُتَوَاتِرَةً: قراءات کو قبول کرنے کی پہلی بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ متواتر ہو کیونکہ قرآن مجید کو ثابت کرنے کے لیے تواتر شرط ہے اور جس قراءت میں تواتر نہ ہو، خواہ وہ صحیح سند سے بھی ثابت ہو اور لغت عرب کے قواعد اور رسم عثمانی کے بھی موافق ہو تو اس قراءت کو قرآن نہیں کہا جائے گا اور نہ ہی اسے نماز میں پڑھا جائے گا۔ یہ موقف جمہور علماء کا ہے جسے امام ابو حامد غزالی رحمہ اللہ (505ھ) نے اپنی کتاب «المستصفى في علم الأصول:1/101» میں، ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ (620ھ) نے اپنی کتاب «روضة الناظر وجنة المناظر، ص:61» میں، جمال الدین ابن حاجب رحمہ اللہ (646ھ) نے اپنی کتاب «منتهى الوصول والأمل في علمي الأصول والجدل، ص:46» میں اور صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود محبوبی بخاری رحمہ اللہ (748ھ) نے اپنی کتاب «التوضيح لمتن التنقيح في أصول الفقه:1/26» میں بیان کیا ہے، نیز اس موقف کے قائلین میں ابن عبد البر، ابن عطیہ، امام نووی، امام زرکشی، امام عبد الوہاب سبکی، امام عبد الحلیم بن حسن إسنوی اور امام ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم أذرعی رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

اور محققین قراء کا بھی اس بات پر اجماع ہے، جیسا کہ علی نوری صفاقسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَذْهَبُ الْأُصُوْلِيِّيْنَ وَفُقَهَاءِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ وَالْقُرَّاءِ أَنَّ التَّوَاتُرَ شَرْطٌ فِي صِحَّةِ الْقِرَاءَةِ وَلَا تَثْبُتُ بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ غَيْرِ الْمُتَوَاتِرِ وَلَوْ وَافَقَتْ رَسْمَ الْمَصَاحِفِ الْعُثْمَانِيَّةِ وَالْعَرَبِيَّةِ»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اصولیوں، فقہائے اربعہ اور محدثین کا موقف ہے کہ قراءت کی صحت کے لیے تواتر شرط ہے اور جو قراءت متواتر نہ ہو، وہ صحیح سند سے بھی ثابت نہیں ہوتی، خواہ وہ مصحفِ عثمانی اور عربی زبان کے رسم کے موافق ہی ہو۔''[1]

اور امام جعبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«ضَابِطُ كُلِّ قِرَاءَةٍ تَوَاتُرُ نَقْلِهَا وَ وَافَقَتِ الْعَرَبِيَّةَ مُطْلَقًا وَرَسْمَ الْمُصْحَفِ وَلَوْ تَقْدِيرًا فَهِيَ مِنَ الْأَحْرُفِ السَّبْعَةِ وَمَا لَا تَجْتَمِعُ فِيهِ ذٰلِكَ فَشَاذٌ»

''ہر قراءت کا ضابطہ یہ ہے کہ وہ متواتر ہو اور مطلق طور پر عربی زبان اور رسم مصحف کے موافق ہو، خواہ تقدیراً ہی ہو تو یہ قراءت احرف سبعہ میں شامل ہوگی اور جس میں یہ امور نہ ہوں، وہ شاذ قراءت ہوگی۔''[2]

اور امام ابوالقاسم نویری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«عَدَمُ اشْتِرَاطِ التَّوَاتُرِ قَوْلٌ حَادِثٌ مُخَالِفٌ لِإِجْمَاعِ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِينَ وَغَيْرِهِمْ»

''تواتر کی شرط نہ لگانا ایک نیا قول ہے جو فقہاء اور محدثین وغیرہ کے اجماع کے مخالف ہے۔''[3]

اور ابوعمرو ابن صلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«يُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ الْمَقْرُوءُ بِهِ تَوَاتَرَ نَقْلُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُرْآنًا أَوِ اسْتَفَاضَ كَذٰلِكَ وَتَلَقَّتْهُ الْأُمَّةُ بِالْقُبُولِ كَهٰذِهِ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ»

''جو قراءت پڑھی جائے گی، اس کے قرآن ہونے کے لیے رسول اللہ ﷺ سے تواتر سے منقول اور مشہور ہونا اور امت کا اسے قبول کرنا شرط ہے جیسا کہ یہ قراءات سبعہ ہیں۔''[4]

جبکہ امام ابن جریر طبری (310ھ)، حسین بن احمد بن خالویہ (370ھ)، احمد بن عمار مہدوی (430ھ)، مکی بن ابی طالب قیسی (437ھ)، امام ابوعمرو دانی (444ھ)، ابوشامہ عبدالرحمن بن اسماعیل (685ھ)،

① غیث النفع، ص: 17. ② القراءات الشاذة، ص: 9. ③ الكوكب الدري 1/23. ④ المرشد الوجيز، ص 182.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد بن یوسف کواشی (680ھ) اور امام ابن جزری (833ھ) رحمہم اللہ کے نزدیک وہ قراءت جو ثقہ اور مشہور ناقلین سے صحیح سند سے ثابت ہو اور لغت عرب کے قواعد اور رسم عثمانی کے بھی موافق ہو، اسے قبول کیا جائے گا، جیسا کہ امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَكُلُّ مَا وَافَقَ وَجْهَ نَحْوِ ... وَكَانَ لِلرَّسْمِ احْتِمَالًا يَحْوِي

وَصَحَّ إِسْنَادًا هُوَ الْقُرْآنُ ... فَهٰذِهِ الثَّلَاثَةُ الْأَرْكَانُ

وَحَيْثُمَا يَخْتَلُّ رُكْنٌ أَثْبِتِ ... شُذُوذَهُ لَوْ أَنَّهُ فِي السَّبْعَةِ

فَكُنْ عَلَى نَهْجِ سَبِيلِ السَّلَفِ ... فِي مُجْمَعٍ عَلَيْهِ أَوْ مُخْتَلَفِ

''ہر وہ قراءت جو لغتِ عرب کے موافق ہو اور رسم عثمانی پر مشتمل ومحتوی ہو، خواہ احتمالاً ہی اور سنداً بھی صحیح ہو تو وہ قرآن ہے۔ (صحتِ قراءت کے) یہ تین ارکان ہیں۔ جہاں بھی کوئی ایک رکن ساقط ہو جائے تو تم اس قراءت کو شاذ قرار دے دو، خواہ وہ قراءاتِ سبعہ میں سے ہی ہو۔ کسی قراءت پر اجماع واختلاف کے متعلق سلف صالحین کا یہی طرزِ عمل ہے۔ تم بھی اسے اختیار کرو۔''[1]

امام ابن جزری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

«وَإِذَا اشْتَرَطْنَا التَّوَاتُرَ فِي كُلِّ حَرْفٍ مِنْ حُرُوفِ الْخِلَافِ انْتَفٰى كَثِيرٌ مِنْ أَحْرُفِ الْخِلَافِ الثَّابِتِ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ السَّبْعَةِ وَغَيْرِهِمْ وَقَدْ كُنْتُ قَبْلُ أَجْنَحُ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ثُمَّ ظَهَرَ فَسَادُهُ وَمُوَافَقَةُ أَئِمَّةِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ»

''جب ہم ہر اختلافی حرف میں تواتر کی شرط لگائیں گے تو ائمہ سبعہ وغیرہ سے ثابت شدہ بہت ساری اختلافی وجوہ ختم ہو جائیں گی۔ اس سے پہلے میں بھی اسی موقف کی طرف مائل تھا لیکن پھر اس موقف کی خرابی اور ائمہ سلف وخلف کی موافقت مجھ پر واضح ہوگئی۔''[2]

تو گویا دلائل کی روشنی میں پتہ چلا کہ دونوں موقفوں میں سے جمہور کا موقف صحیح ہے۔ اگر غور کیا جائے تو ان دونوں اقوال کو جمع بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ عدم تواتر کے قائلین میں سے سرفہرست مکی بن ابی طالب قیسی

① طيبة النشر: 22/1. ② النشر في القراءات العشر: 13/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور امام ابن الجزری رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ اگر ان کی نقل کردہ عبارتوں کو پڑھا جائے تو درج ذیل امور کا پتہ چلتا ہے:

❀ یہ اختلاف لفظی ہے اور دونوں موقفوں کا مقصود ایک ہے کیونکہ ہر وہ قراءت جو رسول اللہ ﷺ تک صحیح سند کے ساتھ ثقات اور ماہرین سے منقول اور مشہور ہو اور اسے تلقی بالقبول حاصل ہو، نیز وہ لغت عرب کے قواعد اور رسم عثمانی کے بھی موافق ہو تو اسے قبول کیا جائے گا، جیسا کہ مکی بن ابی طالب قیسی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب «الإبانة عن معاني القراءات، ص:51» میں بیان کیا ہے اور یہی تواتر معنوی ہے۔

❀ امام ابن الجزری رحمہ اللہ کی عبارت ناقص نقل کی جاتی ہے جس میں «وقد كنت قبل أجنح إلى هذا القول ثم ظهر فساده و موافقة أئمة السلف والخلف» کے الفاظ نقل نہیں کیے جاتے۔ اس سے قاری کو یہ سمجھ آتی ہے کہ امام ابن جزری رحمہ اللہ تواتر کے قائل نہیں ہیں۔

❀ امام ابن الجزری رحمہ اللہ جو اس فن کے بہت بڑے امام ہیں، انھوں نے یہ کہا تھا: «ومن زعم أن هذا العلم قد مات قيل له حيّ بالنشر» ''جس کا یہ گمان ہے کہ علم قراءات فوت ہو گیا ہے تو اسے کہا جائے گا کہ «النشر في القراءات العشر» نامی کتاب سے وہ زندہ ہو گیا ہے۔'' چنانچہ کوئی بندہ بھی اس کی علمی جلالتِ قدر اور اس کے فنی رسوخ میں بلند مقام کی وجہ سے بات کرنے کی جرأت نہیں کرتا وگرنہ صحیح سند سے ثابت شدہ بہت ساری قراءات کو بھی قرآن کہنا پڑے گا، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ. فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ قَالَ: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا. قَالَ الْأَعْمَشُ: هٰكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا»

''میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینے کے ویرانے میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی کے سہارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چل رہے تھے۔ راستے میں چند یہودیوں کے پاس سے گزر ہوا۔ انھوں نے آپس میں کہا: ان سے روح کے متعلق سوال کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا: تم ان سے ایسا سوال نہ کرو جس کے جواب میں وہ ایسی بات کہیں جو تمھیں ناگوار گزرے۔ بعض نے کہا: ہم تو ضرور پوچھیں گے۔ آخر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ آپ خاموش رہے۔ میں نے دل میں کہا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے، چنانچہ میں کھڑا ہوگیا۔ جب وحی کی کیفیت ختم ہوگئی تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''اے پیغمبر! یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے مالک کا حکم ہے۔ اور انھیں بہت کم علم عطا کیا گیا ہے۔'' امام اعمش رحمہ اللہ نے کہا: ہماری قراءت میں اسی طرح «وَمَا أُوتُوا» (بصیغہ غائب ہی) ہے۔''[1]

سیدنا علقمہ بن وقاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ: أَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ اسْتَجَابَ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ، قَالَ: أَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِيْ أُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ ؟ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ ﴿وَالَّيْلِ﴾؟ فَقَرَأْتُ: ﴿وَ الَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَ النَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَ الْأُنْثٰى﴾، قَالَ: أَقْرَأَنِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَاهُ إِلٰى فِيَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَرُدُّوْنَنِيْ»

''میں شام پہنچا تو سب سے پہلے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مانگی: اے اللہ! مجھے کسی نیک ساتھی کی رفاقت نصیب ہو، چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ آرہے ہیں۔ جب وہ قریب آگئے تو میں نے دل میں کہا: شاید میری دعا قبول ہوگئی ہے۔ انھوں نے پوچھا: آپ کہاں سے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ انھوں نے فرمایا: کیا تمھارے ہاں صاحب نعلین، صاحب وسادہ اور صاحب مطہرہ نہیں ہیں؟ کیا تمھارے پاس وہ شخصیت نہیں ہے جسے شیطان

[1] صحيح البخاري، حديث:125.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مردود سے پناہ دل چکی ہے؟ کیا تمھارے ہاں سربستہ راز جاننے والے نہیں ہیں جن رازوں کو ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا؟ پھر فرمایا: ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سورۂ لیل کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ اس طرح پڑھتے ہیں: «وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ○ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ○ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى ○» انھوں نے فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے اسی طرح سکھایا تھا لیکن اب اہل شام مجھے اس طرح قراءت کرنے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔''[1]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«... فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَدِدْنَا أَنَّ مُوسٰى صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا. قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا...»

''نبی ﷺ نے فرمایا: کاش! موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا تو ہمیں اس سلسلے سے متعلق مزید واقعات بیان کیے جاتے۔ راوی نے کہا: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یوں پڑھا کرتے تھے: «وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا» ''اور ان کے آگے ایک ایسا بادشاہ تھا جو ہر صحیح سالم کشتی کو غصب کر لیتا تھا اور رہا بچہ تو وہ کافر تھا۔''[2]

عبدالرحمٰن بن ایمن رحمہ اللہ نے جو کہ عزہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا جبکہ ابوزبیر سن رہے تھے:

«كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا، فَقَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: لِيُرَاجِعْهَا. فَرَدَّهَا وَقَالَ: إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ: «يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ»

''آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق

① صحيح البخاري، حديث:3761، وصحيح مسلم، حديث:824. ② صحيح البخاري، حديث:4727.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے دی؟ انھوں نے جواب دیا: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور بتایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''وہ اس سے رجوع کرے۔'' چنانچہ انھوں نے اس سے رجوع کر لیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب وہ پاک ہوجائے تو اسے طلاق دے یا اپنے ہاں بسائے رکھے۔'' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

«يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ»

''اے نبی! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کو ان کی عدت کی ابتدا میں طلاق دو۔''①

محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ'' یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی قراءت ہے لیکن یہ شاذ قراءت ہے کیونکہ یہ بالا جماع قرآن نہیں ہے۔ ہمارے اور محقق اصولیوں کے نزدیک اس کے لیے خبر واحد کا حکم بھی نہیں لگ سکتا۔②

② أَنْ تَكُوْنَ الْقِرَاءَةُ مُوَافِقَةً لِلُغَةِ الْعَرَبِيَّةِ: قراءات کو قبول کرنے کی دوسری بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ قراءت لغت عرب کی افصح یا فصیح وجوہ میں سے کسی بھی اتفاقی یا اختلافی مشہور اور جائز وجہ کے موافق ہو کیونکہ اللہ ذوالجلال کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾

''ہم نے اس کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔''③

اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَمَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ﴾

''اور اسی طرح ہم نے اس کو عربی زبان میں بطور فرمان نازل کیا ہے اور اگر آپ نے علم آ جانے کے بعد ان کی خواہشات کی پیروی کی تو آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی مددگار اور

① صحیح مسلم، حدیث: 1471 والموطا، حدیث 1683. ② صحیح مسلم: 1093/2. ③ یوسف 2:12.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچانے والا نہیں ہوگا۔''[1]

قرآن مجید جہاں عربی زبان میں قانون اور دستور الٰہی ہے، وہاں اس میں کوئی کج روی اور ٹیڑھ پن نہیں ہے بلکہ جو اس کے حکم کو مانتا ہے، یہ اس کی کج روی کو دور کر دیتا ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ﴾

''قرآن مجید عربی زبان میں ہے جس میں کوئی ٹیڑھ پن نہیں ہے۔''[2]

قرآن مجید صرف عام عربی زبان میں نہیں بلکہ انتہائی فصیح وبلیغ عربی زبان میں ہے جس کی وضاحت خود قرآن مجید ہی کرتا ہے:

﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ﴾

''(قرآن مجید) واضح عربی زبان میں ہے۔''[3]

اسی لیے کہنے والے نے سچ کہا ہے:

حِفْظُ اللُّغَاتِ عَلَيْنَا فَرْضٌ كَحِفْظِ الصَّلَاةِ

وَلَيْسَ يُحْفَظُ الدِّيْنُ إِلَّا بِحِفْظِ اللُّغَاتِ

''لغات کا سیکھنا ہم پر ایسے ہی فرض وضروری ہے جس طرح نماز کو یاد کرنا ضروری ہے۔اور دین لغات کے حفظ کے بغیر محفوظ رہ ہی نہیں سکتا۔''

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو فصیح عربی لغات میں نازل کیا۔ ابو بکر واسطی رحمہ اللہ اپنی کتاب: الإرشاد في القراءات العشر (صفحہ نمبر:22) میں فرماتے ہیں: قرآن مجید میں 50 لغتیں ہیں:

① حِجَاز ② قُرَيْش ③ هُذَيْل ④ كِنَانَة ⑤ خَثْعَم ⑥ الْخَزْرَج ⑦ أَشْعَر ⑧ نُمَيْر

⑨ قَيْس ⑩ عَيْلَان ⑪ جُرْهُم ⑫ الْيَمَن ⑬ أَزْدشَنُوْءَة ⑭ كِنْدَة ⑮ تَمِيْم ⑯ حِمْيَر

⑰ مَدْيَن ⑱ لَخْم ⑲ سَعْد الْعَشِيْرَة ⑳ حَضْرَمَوْت ㉑ سَدُوس ㉒ الْعَمَالِقَة ㉓ أَنْمَار

㉔ غَسَّان ㉕ مَذْحِج ㉖ خُزَاعَة ㉗ غَطَفَان ㉘ سَبَأ ㉙ عُمَان ㉚ بَنُو حَنِيْفَة ㉛ ثَعْلَبَة

[1] الرعد 37:13. [2] الزمر 28:39. [3] الشعراء 192:26.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑪ طَيِّئٌ ⑫ عَامِر بْن صَعْصَعَة ⑬ أَوْس ⑭ مُزَيْنَة ⑮ ثَقِيف ⑯ جُذَام ⑰ بَلِيّ ⑱ غُذْرَة ⑲هَوَازِن ⑳ النَّمِر ㉑ الْيَمَامَة ㉒ الْفُرْس ㉓ الرُّوم ㉔ النَّبَط ㉕ الْحَبْشَة ㉖ الْبَرْبَر ㉗ السُّرْيَانِيَّة ㉘ الْعِبْرَانِيَّة ㉙ الْقِبْط» [1]

جبکہ کچھ علماء نے 55 زبانوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اور بعض علماء نے ان لغات (زبانوں) میں کلمات کی تفصیل بھی پیش کی ہے۔ ان 50 یا 55 زبانوں میں سے 8 لغات (زبانیں) فصیح ہیں: قُرَيْش، قَيْس، تَمِيم، أَسَد، هُذَيْل، كِنَانَه، بنو بَكْر، سَعْد جیسا کہ عربی زبان کی عمارت کے چار پلرز:

① خلیل بن احمد الفراہیدی (174ھ) جن کو نصف عربی لغت یاد تھی۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ خلیل بن احمد الفراہیدی کی بجائے عمرو بن کرکرہ اعرابی (248ھ) ہیں جن کو پوری عربی لغت یاد تھی۔ [2]

② ابوزید بن سعید بن اوس (215ھ) جن کو عربی زبان کی دوتہائی لغت یاد تھی۔ اور ان کی کتاب: کتاب اللغات ہے۔

③ اصمعی (216ھ) جن کو عربی زبان کی ایک تہائی لغت یاد تھی۔ اور ان کی کتاب: کتاب اللغات اور لغات القرآن ہے۔

④ ابن درید (321ھ) جن کو نصف عربی لغت یاد تھی اور ان کی کتاب کا نام بھی: کتاب اللغات ہے۔

اس ضمن میں امام فراء (207ھ) کی کتاب: ''کتاب اللغات'' اور ابوعبید قاسم بن سلام (224ھ) کی کتاب: ''ما ورد فی القرآن الکریم من لغات القبائل'' اور اسماعیل بن عمرو المقریؒ (469ھ) کی کتاب: ''اللغات فی القرآن'' بھی قابل ملاحظہ ہیں، چنانچہ قرآن مجید کی قراءات پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ زیادہ اختلاف لغات یا لہجات یا وجوہ کا ہے۔

لغات کا اختلاف: ① ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ میں ص کے ساتھ لغت قریش، سین کے ساتھ لغت عامۃ العرب اور اشمام کے ساتھ لغت قیس ہے۔

② ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ (الفاتحة 7,6:1)

① الإتقان في علوم القرآن: 122/2. ② بغية الوعاة: 583/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿عَلَيۡهِمۡ﴾ یہ بکر بن وائل کی لغت ہے جبکہ ﴿عَلَيۡهُمۡ﴾ قریش، اہل حجاز اور فصحاء الیمن کی لغت ہے۔

③ ﴿ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ؕ وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ﴾ (البقرۃ 2:85) ﴿تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ﴾ لغت حجاز جبکہ ﴿تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهُمۡ﴾ تمیم، اسد، عبدالقیس، بکر بن وائل، کعب اور نمیر کی لغت ہے۔

④ ﴿وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الۡحَـرۡثِ وَالۡاَنۡعَامِ نَصِيۡبًا فَقَالُوۡا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعۡمِهِمۡ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمۡ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمۡ ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ﴾ (الأنعام 6:136) ﴿بِزُعۡمِهِمۡ﴾ لغت بنی اسد جبکہ ﴿بِزَعۡمِهِمۡ﴾ باقی عرب قبائل کی لغت ہے۔

⑤ ﴿وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ﴾ (لقمان 18:31) ﴿وَلَا تُصَعِّرۡ﴾ لغت بنی تمیم جبکہ ﴿وَلَا تُصَاعِرۡ﴾ حجاز کی لغت ہے۔

لہجات کا اختلاف: جیسا کہ امالہ صغریٰ اور امالہ کبریٰ کا اختلاف ہے۔

وجوہ کا اختلاف: جیسا کہ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا﴾ (النساء 4:1) میں اسم جلالہ پر عطف کرتے ہوئے تمام قراء نے ﴿وَالۡاَرۡحَامَ﴾ پڑھا ہے۔ اور ﴿بِهٖ﴾ کی ہائے ضمیر پر عطف کرتے ہوئے امام حمزہ نے ﴿وَالۡاَرۡحَامِ﴾ پڑھا ہے۔

اسی طرح ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَاَيۡدِيَكُمۡ اِلَى الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ اِلَى الۡكَعۡبَيۡنِ﴾ (المآئدۃ 6:5) میں ﴿وُجُوۡهَكُمۡ﴾ پر عطف کرتے ہوئے امام نافع، ابن عامر، حفص، کسائی اور یعقوب رحمہم اللہ نے ﴿وَاَرۡجُلَكُمۡ﴾ پڑھا ہے جبکہ ﴿بِرُءُوۡسِكُمۡ﴾ پر عطف کرتے ہوئے امام ابن کثیر، ابوعمرو، شعبہ، حمزہ، ابوجعفر اور خلف العاشر رحمہم اللہ نے ﴿وَاَرۡجُلِكُمۡ﴾ پڑھا ہے، اس لیے مقبول قراءت کی دوسری بنیادی شرط عربی زبان کی موافقت ہے جس کے لیے پڑھنے والوں کو عربی زبان میں بھی مہارت حاصل کرنی چاہیے، جیسا کہ امام ابوالحسن حصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ يَدَّعِي عِلْمَ الْقِرَاءَاتِ مَعْشَرٌ ... وَبَاعُهُمْ فِي النَّحْوِ أَقْصَرُ مِنْ شِبْرِ

فَإِنْ قِيلَ مَا إِعْرَابُ هٰذَا وَ وَجْهُهُ ... رَأَيْتَ طَوِيْلَ الْبَاعِ يَقْصُرُ عَنْ فِتْرِ

''لوگوں کا ایک گروہ علم قراءات میں ماہر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، حالانکہ ان کے پاس علم نحو کے بارے میں آٹے میں نمک برابر علم ہوتا ہے۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ اس لفظ کا اعراب اور وجہِ اعراب کیا ہے تو ان کی علمیت کی جھاگ فوراً بیٹھ جاتی ہے۔''[1]

اور ابوالقاسم ہذلی رحمہ اللہ ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:

«لَا تَغْتَرُّوا بِكُلِّ مُقْرِئٍ إِذِ النَّاسُ عَلٰى طَبَقَاتٍ فَمِنْهُمْ مَنْ حَفِظَ الْآيَةَ وَالْآيَتَيْنِ، وَلَا تُنْقَلُ عَنْهُ الرِّوَايَةُ، وَلَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ حَفِظَ الرِّوَايَاتِ، وَلَمْ يَعْلَمْ مَعَانِيَهَا، وَلَا اسْتِنْبَاطَهَا مِنْ لُغَاتِ الْعَرَبِ وَنَحْوِهَا، لَا تُؤْخَذُ عَنْهُ، لِأَنَّهُ رُبَّمَا يُصَحِّفُ وَمِنْهُمْ مَنْ عَلِمَ الْعَرَبِيَّةَ، وَلَا يَتَّبِعُ الْأَثَرَ وَالْمَشَايِخَ فِي الْقِرَاءَةِ فَلَا تُنْقَلُ عَنْهُ الرِّوَايَةُ لِأَنَّهُ رُبَّمَا حَسَّنَتْ لَهُ الْعَرَبِيَّةُ حَرْفًا، وَلَمْ يَقْرَأْ بِهِ وَالرِّوَايَةُ مُتَّبَعَةٌ وَالْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ يَأْخُذُهَا الْآخِرُ عَنِ الْأَوَّلِ وَمِنْهُمْ مَنْ فَهِمَ التِّلَاوَةَ وَعَلِمَ الرِّوَايَةَ وَأَخَذَ حَظًّا مِنَ الدِّرَايَةِ مِنَ النَّحْوِ وَاللُّغَةِ، فَتُؤْخَذُ عَنْهُ الرِّوَايَةُ وَيُقْصَدُ لِلْقِرَاءَةِ، وَلَيْسَ الشَّرْطُ أَنْ تَجْتَمِعَ فِيهِ جَمِيعُ الْعُلُوْمِ، إِذِ الشَّرِيعَةُ وَاسِعَةٌ، وَالْعُمُرُ قَصِيْرٌ، وَفُنُوْنُ الْعِلْمِ كَثِيْرَةٌ، وَدَوَاعِيَةٌ قَلِيْلَةٌ، وَالْعَوَائِقُ مَعْلُوْمَةٌ تَشْغَلُ كُلَّ فَرِيْقٍ بِمَا يَغْنِيْهِ. قُلْتُ (ابْنُ الْجَزَرِيُّ): فَحَسْبُكَ تَمَسُّكًا بِقَوْلِ هٰذَا الْإِمَامِ الْمُقْرِئِ الَّذِيْ يُؤْخَذُ عَنْهُ وَيُقْصَدُ وَلَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُقْرِئَ إِلَّا بِمَا قَرَأَ أَوْ سَمِعَ، فَإِنْ قَرَأَ الْحُرُوفَ الْمُخْتَلَفَ فِيهَا أَوْ سَمِعَهَا فَلَا خِلَافَ فِي جَوَازِ إِقْرَائِهِ الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ بِهَا بِالشَّرْطِ الْمُتَقَدِّمِ وَهُوَ أَنْ يَكُوْنَ ذَاكِرًا عَالِمًا بِمَا يَقْرَأُ أَوَّلًا فَإِنْ كَانَ فَسَائِغٌ جَائِزٌ وَإِلَّا فَحَرَامٌ مَمْنُوْعٌ»

[1] منجد المقرئین، ص:51.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہر مقری سے دھوکے میں نہ رہو کیونکہ لوگوں کے مختلف طبقات ہیں: بعض ایسے ہیں جنھوں نے ایک یا دو آیات حفظ کر لیں لیکن ان سے نہ تو کوئی روایت نقل کی جاتی ہے اور نہ ان پر وہ روایت پڑھی جاتی ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو روایات تو حفظ کر لیتے ہیں لیکن ان کے معانی اور لغات عرب سے ان کے استنباط کو جانتے ہی نہیں اور نہ ان سے روایت ہی لی جاتی ہے بلکہ بسا اوقات وہ خود حروف میں اشتباہ کی وجہ سے غلطی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو عربیت کو تو جانتے ہیں لیکن قراءات میں اثر اور مشائخ کی اتباع نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان سے روایت بھی نقل نہیں کی جاتی کیونکہ اس کا تعلق تو اس حد تک ہے کہ حروف میں اس کی عربیت بہت اچھی ہے جبکہ اس نے روایت اور قراءت تسلسل سے پڑھی نہیں ہوتی، حالانکہ قراءت تو وہ سنت ہے جس کو بعد والے پہلے لوگوں سے حاصل کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو تلاوت کا فہم رکھتے ہیں اور علم روایت کو بھی جانتے ہیں بلکہ علم نحو ولغت کا بھی ایک حصہ وہ جانتے ہیں جس کی وجہ سے ان سے روایت لی جاتی ہے اور قراءت کے لیے ان کا قصد کیا جاتا ہے۔ اور یہ شرط صحیح نہیں ہے کہ اس شخص میں تمام علوم جمع ہوں کیونکہ شریعت بہت وسیع ہے اور زندگی بہت تھوڑی ہے، علم کے فنون بہت زیادہ ہیں مگر دواعی بہت تھوڑے ہیں اور رکاوٹیں بھی معلوم ہیں اور ہر گروہ اپنے متعلقہ فن میں مشغول رہتا ہے۔ میں (ابن جزری) کہتا ہوں: تمسک کے لیے آپ کو اس امام کا قول ہی کافی ہے جس سے قراءت کو لیا بھی جاتا ہے اور اس کا ارادہ بھی کیا جاتا ہے اور اس کے لیے جائز نہیں مگر صرف یہی کہ وہ وہی قراءت پڑھائے جو اس نے خود پڑھی ہو یا سنی ہو۔ اگر اس نے مختلف حروف کو خود پڑھا یا سنا تو گذشتہ شرط کی روشنی میں اس کے قرآن مجید کو پڑھانے کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور وہ شرط یہ ہے کہ اگر وہ قراءت کا عالم ہے اور اسے اس کا استحضار بھی ہے تو پھر ٹھیک ہے ورنہ اس کے لیے پڑھانا حرام اور ممنوع ہے۔''[1]

③ أَنْ تَكُونَ الْقِرَاءَةُ مُوَافِقَةً لِلرَّسْمِ الْعُثْمَانِيِّ وَلَوْ اِحْتِمَالًا: قراءات کو قبول کرنے کی تیسری بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ قراءت رسم عثمانی کے موافق ہو جس کے مطابق سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بے شمار

① منجد المقرئين، ص:53.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی مشورے سے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں، سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا سعید بن عاص اور سیدنا عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم سے مصاحف تیار کروائے۔[1]

جن کی تیاری کے بعد سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((فَعَرَضْتُ الْمُصْحَفَ عَلَيْهَا فَلَمْ يَخْتَلِفَا فِي شَيْئٍ))

''میں نے ان مصاحف کا (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے منگوائے گئے صحیفے کے ساتھ) موازنہ کیا تو کسی ایک چیز میں بھی کوئی اختلاف نہ تھا۔''[2]

ان مصاحف کی تعداد کے متعلق اختلاف ہے، چنانچہ ابن ابی داؤد رحمہ اللہ حمزہ بن حبیب الزیات رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ 4 مصحف تھے۔ اور ابو حاتم رحمہ اللہ، سہل بن محمد سجستانی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کی تعداد 7 تھی جن میں سے 6 مصحف بالترتیب مکہ، کوفہ، بصرہ، شام، بحرین، یمن میں بھجوائے اور ایک مصحف اپنے پاس رکھ لیا۔[3]

بعض دیگر علماء کا کہنا ہے کہ وہ 6 مصاحف تھے جن میں سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحفِ امام اپنے پاس رکھا اور دیگر مصاحف کو صحیح ادائیگی کے ساتھ تعلیم دینے کے لیے مصحفِ مدنی سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو، مصحف مکی سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کو، مصحف شامی مغیرہ بن ابی شہاب رحمہ اللہ کو، مصحف کوفی ابوعبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ کو اور مصحف بصری عامر بن عبدقیس رحمہ اللہ کو دے کر سلطنت کے بڑے علاقوں میں بھیج دیا۔[4]

یوں لوگوں میں قرآن مجید کو مصاحف کے مطابق سیکھنے اور سکھانے کا سلسلہ جاری ہوا، چنانچہ:

① ارشاد ربانی: ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ﴾ (البقرۃ 2:116) شامی مصحف میں بغیر ''واؤ'' کے ﴿قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ﴾ لکھا ہوا ہے۔

② اسی طرح ارشاد ربانی: ﴿وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (البقرۃ 2:132) مدنی اور شامی مصاحف میں ﴿وَاَوْصٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ﴾ اور باقی مصاحف میں ﴿وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ﴾ لکھا ہے۔

[1] صحيح البخاري، حديث: 4987. [2] شرح مشكل الآثار: 193/4. [3] كتاب المصاحف: 238/1، والمقنع، ص:9. [4] جميلة أرباب المراصد للجعبري، ص:236، ودليل الحيران للمارغني، ص:17.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ اسی طرح ارشاد ربانی: ﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران 3:133) مدنی اور شامی مصاحف میں بغیر واؤ کے ﴿سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ اور باقی مصاحف میں واؤ کے ساتھ ﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ لکھا ہے۔

④ اسی طرح ارشاد ربانی: ﴿وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ﴾ (المائدۃ 5:53) مدنی، مکی اور شامی مصاحف میں بغیر واؤ کے ﴿يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ﴾ جبکہ بصری اور کوفی مصاحف میں واؤ کے ساتھ ﴿وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ﴾ لکھا ہے۔

⑤ اسی طرح ارشاد ربانی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (المائدۃ 5:54) مدنی اور شامی مصاحف میں ﴿مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ﴾ جبکہ باقی سارے مصاحف میں ﴿مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ﴾ لکھا ہے۔

⑥ اسی طرح ارشاد ربانی: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبۃ 9:100) مکی مصحف میں ﴿جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ جبکہ باقی تمام مصاحف میں ﴿جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ﴾ لکھا ہے۔

اسی لیے مکی بن ابی طالب قیسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«وَسَقَطَ الْعَمَلُ بِالْقِرَاءَاتِ الَّتِي تُخَالِفُ خَطَّ الْمُصْحَفِ فَكَأَنَّهَا مَنْسُوخَةٌ بِالْإِجْمَاعِ عَلٰى خَطِّ الْمُصْحَفِ»

”اور ان قراءات پر عمل ساقط ہو گیا جو خط مصحف کے مخالف تھیں گویا کہ وہ اجماعی طور پر خط مصحف کی مخالفت کی وجہ سے منسوخ ہیں۔“[1]

امام ابن جزری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

① الإبانۃ، ص:33.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«فَهٰذِهِ الْقِرَاءَاتُ تُسَمَّى الْيَوْمَ شَاذَّةً: لِكَوْنِهَا شَذَّتْ عَنْ رَسْمِ الْمُصْحَفِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ إِسْنَادُهَا صَحِيحًا فَلَا تَجُوزُ الْقِرَاءَةُ بِهَا لَا فِي الصَّلَاةِ وَلَا فِي غَيْرِهَا»

''ان قراءات کو آج شاذ کا نام دیا جاتا ہے کیونکہ یہ قراءات اجماعی واتفاقی مصحف کے رسم سے علیحدہ ہیں اگرچہ ان کی سند صحیح بھی ہو، لہٰذا ان کی قراءت کی تلاوت نماز اور غیر نماز میں جائز نہیں ہے۔''①

ابومنصور ازہری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«وَمَنْ قَرَأَ بِحَرْفٍ شَاذٍّ يُخَالِفُ الْمُصْحَفَ وَخَالَفَ بِذٰلِكَ جُمْهُورَ الْقُرَّاءِ الْمَعْرُوفِينَ فَهُوَ غَيْرُ مُصِيبٍ. وَهٰذَا مَذْهَبُ الرَّاسِخِينَ فِي عِلْمِ الْقُرْآنِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا. وَكَانَ ابْنُ شَنَبُوذٍ (مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ) يَرٰى جَوَازَ الْقِرَاءَةِ بِمَا صَحَّ سَنَدُهُ وَإِنْ خَالَفَ رَسْمَ الْمُصْحَفِ، فَنَاهَضَهُ إِمَامُ الْقِرَاءَةِ فِي عَصْرِهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْبَغْدَادِيُّ (324ھ) بِسَبَبِ قِرَاءَاتِهِ تِلْكَ، وَعَقَدَ لَهُ الْوَزِيرُ أَبُو عَلِيِّ بْنُ مُقْلَةَ مَجْلِسًا بِحُضُورِ ابْنِ مُجَاهِدٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْقُضَاةِ وَكَتَبَ عَلَيْهِ فِيهِ الْمَحْضَرَ، وَنَقَلَ ابْنُ النَّدِيمِ نَصَّ ذٰلِكَ الْمَحْضَرِ، وَهُوَ (مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ شَنَبُوذٍ): قَدْ كُنْتُ أَقْرَأُ حُرُوفًا تُخَالِفُ مَا فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ الْمُجْمَعِ عَلَيْهِ الَّذِي اتَّفَقَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى تِلَاوَتِهِ ثُمَّ بَانَ لِي أَنَّ ذٰلِكَ خَطَأٌ وَأَنَا مِنْهُ تَائِبٌ، وَعَنْهُ مُقْلِعٌ وَإِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اسْمُهُ مِنْهُ بَرِيءٌ إِذْ كَانَ مُصْحَفُ عُثْمَانَ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي لَا يَجُوزُ خِلَافُهُ وَلَا أَنْ يُقْرَأَ بِغَيْرِ مَا فِيهِ»

''جو شخص ایسی شاذ قراءت پڑھتا ہے جو مصحف اور معروف جمہور قراء کے مخالف ہو تو ایسا شخص درستی پر نہیں ہے۔ علوم قرآن کے قدیم وجدید راسخین کا یہی موقف ہے۔ اور ابن شنبوذ محمد بن احمد بن ایوب رحمہ اللہ (324ھ) کا یہ موقف تھا کہ ایسی قراءت کو پڑھنا جائز ہے جس کی سند صحیح ہو، خواہ وہ رسم مصحف کے مخالف ہی ہو۔ ان کے اس موقف کی وجہ سے امام ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ ان

① منجد المقرئین، ص:82.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف کھڑے ہو گئے، چنانچہ ابو علی بن مقلہ جو اس وقت وزیر تھے، انھوں نے ابن مجاہد اور علماء، وقضاۃ کی جماعت کی موجودگی میں ایک مجلس قائم کی اور اس کے بارے میں ایک دستاویز تحریر کروائی جس کی نص ابن ندیم نے نقل کی ہے: ''میں محمد بن احمد بن ایوب المعروف ابن شنبوذ ایسے حروف کی قراءت بھی کرتا تھا جو اس مصحف کے خلاف تھے جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماعی واتفاقی مصحف میں موجود تھے اور جن کی تلاوت پر اصحاب رسول ﷺ کا بھی اتفاق ہو چکا تھا۔ پھر مجھ پر یہ بات واضح ہوگئی کہ میں غلطی پر ہوں، لہٰذا اب میں اس موقف سے توبہ کرتے ہوئے اس کو چھوڑ رہا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف ان حروف کی نسبت کرنے سے براءت کا اعلان کرتا ہوں کیونکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا مصحف ہی حقیقی مصحف ہے جس کی مخالفت جائز نہیں اور نہ اس میں موجود حروف کے علاوہ دیگر حروف کی تلاوت جائز ہے۔''

امام ابن الجزری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«وَالَّذِي جَمَعَ فِي زَمَانِنَا هٰذِهِ الْأَرْكَانُ الثَّلَاثَةُ هُوَ قِرَاءَةُ الْأَئِمَّةِ الْعَشَرَةِ الَّتِي أَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰى تَلَقِّيهَا بِالْقَبُولِ وَهُمْ: أَبُو جَعْفَرٍ وَنَافِعٌ وَابْنُ كَثِيرٍ وَأَبُو عَمْرٍو وَيَعْقُوبُ وَابْنُ عَامِرٍ وَعَاصِمٌ وَحَمْزَةُ وَالْكِسَائِيُّ وَخَلَفٌ أَخَذَهَا الْخَلَفُ عَنِ السَّلَفِ إِلٰى أَنْ وَصَلَتْ إِلٰى زَمَانِنَا»

''ہمارے اس زمانے میں جس قراءت میں یہ تینوں ارکان جمع ہوں، وہ ائمہ عشرہ کی قراءت ہے جس کے تلقی بالقبول ہونے پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے۔ اور ائمہ عشرہ: ابوجعفر، نافع، ابن کثیر، ابوعمرو، یعقوب، ابن عامر، عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ہیں۔ خلف نے سلف سے ان قراءات کو حاصل کیا یہاں تک یہ قراءات ہم تک پہنچ گئیں۔''[1]

[1] منجد المقرئین، ص:80.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی اقسام

قراءاتِ قرآنیہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: ① باعتبارِ نقل ② باعتبارِ قبول

پھر باعتبارِ نقل کی بھی دو اقسام ہیں: ① قراءاتِ متواترہ ② قراءاتِ آحادیہ

پھر قراءاتِ آحادیہ کی بھی دو اقسام ہیں: ① آحادیہ مشہورہ ② آحادیہ غیر مشہورہ

قراءات کی باعتبارِ نقل اقسام

قراءاتِ متواترہ کی تعریف

«اَلْقِرَاءَةُ الَّتِيْ رَوَاهَا جَمَاعَةٌ عَنْ جَمَاعَةٍ (مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنِ عَدَدٍ عَلَى الصَّحِيْحِ) كَذَا إِلٰى مُنْتَهَاهَا يَمْتَنِعُ عَادَةً تَوَاطُؤُهُمْ عَلَى الْكَذِبِ»

''ایسی قراءت جسے ہر زمانے میں شروع سے آخر تک (صحیح قول کے مطابق تعداد کی تعیین کے بغیر) اتنی بڑی جماعت نقل کرتی چلی آ رہی ہو جس کا عادتاً جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔''[1]

قراءاتِ آحادیہ مشہورہ کی تعریف

«اَلْقِرَاءَةُ الَّتِيْ صَحَّ سَنَدُهَا وَلَمْ يَبْلُغْ دَرَجَةَ التَّوَاتُرِ وَوَافَقَتْ رَسْمَ الْمُصْحَفِ وَلَوِ احْتِمَالًا وَوَافَقَتْ وَجْهًا مِنَ الْعَرَبِيَّةِ وَاشْتَهَرَتْ عِنْدَ الْقُرَّاءِ بِالْقَبُوْلِ»

''ایسی قراءت جس کی سند تو صحیح ہو لیکن درجۂ تواتر کو نہ پہنچتی ہو اور وہ رسم عثمانی کے موافق ہو، خواہ احتمالی طور پر ہی ہو، اسی طرح عربیت کے موافق ہونے کے ساتھ ساتھ قرائے کرام کے ہاں اسے

① المنجد، ص: 15، اللطائف 1/69.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

متلقّی بالقبول بھی حاصل ہو۔''[1]

بقول ابن جزری رحمہ اللہ: اگرچہ قراءات کی یہ قسم درجہ تواتر کو نہیں پہنچتی، پھر بھی اسے متواتر کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے۔''[2]

قراءات آحادیہ، غیر مشہورہ کی تعریف

قراءات آحادیہ، غیر مشہورہ ایسی قراءات کو کہتے ہیں جس میں قراءات آحادیہ مشہورہ کی شروط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے۔

مذکورہ اقسامِ قراءات باعتبارِ نقل کے ہیں۔ حافظ ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«فَالَّذِيْ وَصَلَ إِلَيْنَا الْيَوْمَ مُتَوَاتِرًا وَصَحِيْحًا مَقْطُوْعًا بِهِ قِرَاءَاتُ الْأَئِمَّةِ الْعَشَرَةِ وَرُوَاتِهِمِ الْمَشْهُوْرِيْنَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّرَ مِنْ أَقْوَالِ الْعُلَمَاءِ، وَعَلَيْهِ النَّاسُ الْيَوْمَ بِالشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَمِصْرَ وَالْحِجَازِ»

''قراءاتِ ائمہ عشرہ اور ان کے مشہور رواۃ سے منقول جو روایات ہم تک پہنچی ہیں، وہ متواتر، صحیح اور قطعی ہیں۔ یہ بات علماء کے اقوال سے ماخوذ ہے۔ حجاز، عراق، مصر اور شام کے لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے۔''[3]

لیکن حافظ ابن جزری رحمہ اللہ کے اس قول سے من جملہ قراءات کو متواتر نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ انھوں نے المنجد میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:

«إِنَّمَا الْمَقْرُوْءُ بِهِ عَنِ الْقُرَّاءِ الْعَشَرَةِ عَلٰى قِسْمَيْنِ مُتَوَاتِرٌ وَصَحِيْحٌ مُسْتَفَاضٌ مُتَلَقًّى بِالْقَبُوْلِ وَالْقَطْعِ حَاصِلٌ بِهِمَا»

''ائمہ عشرہ سے منقول روایات دو طرح کی ہیں: ① متواتر ② آحاد مشہورہ۔ دوسری قسم کی روایات متواتر تو نہیں لیکن ان کی اسناد صحیح ہیں اور علمائے قراءات نے انھیں قبول کیا ہے۔''[4]

محقق رحمہ اللہ کی مذکورہ بات اہل علم اور ماہرین کے ہاں معروف ہے۔

① المنجد، ص:16، الطائف 1/69. ② منجد المقرئين، ص:16. ③ المنجد، ص:23. ④ المنجد، ص:23

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اب درج بالا بحث کی بالاختصار وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔قراءات متواترہ کے بارے میں تو بات ہوچکی، جیسا کہ ابن جزری رحمہ اللہ کا قول اس ضمن میں پیچھے یوں گزر چکا ہے:

«فَالَّذِي وَصَلَ إِلَيْنَا الْيَوْمَ مُتَوَاتِرًا وَصَحِيحًا مَقْطُوعًا بِهِ قِرَاءَاتُ الْأَئِمَّةِ الْعَشَرَةِ وَرُوَاتِهِمُ الْمَشْهُورِينَ»

''ہم تک قراءاتِ ائمہ عشرہ اور ان کے مشہور راویوں کی جو مرویات پہنچی ہیں، وہ متواتر، صحیح اور قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں۔''

رہی قراءت مشہورہ تو یہ ایسی قراءت کو کہتے ہیں جس میں اہل فن کے ہاں صحت قراءات کے معیار کی معروف تین شروط پائی جائیں، جیسا کہ ابن جزری رحمہ اللہ نے کہا ہے۔ قراءات مشہورہ کی مثال میں وہ روایات پیش کی جاتی ہیں جن کو نقل کرنے میں بعض رواۃ یا کتب معتبرہ متفرد ہیں، جیسا کہ قرائے کرام کے ہاں مد اور اس قسم کے دوسرے اختلافات ہیں، جیسے تَتَّبِعَانِّ میں سیدنا ابن ذکوان رحمہ اللہ کے لیے نون کی تخفیف کی قراءت [تَتَّبِعَانِ] اور أَفْئِدَة میں سیدنا ہشام رحمہ اللہ کی ایک طریق کے مطابق ہمزہ کے بعد یاء کے اضافے کی قراءت [أَفْئِيدَة] ہے۔ اسی طرح تسہیل اور امالہ وغیرہ کا اختلاف جو شاطبیہ کے علاوہ صرف ایک یا دو کتابوں میں نقل کیا گیا ہے جس سے تواتر ثابت نہیں ہوتا، یہ بھی اسی قبیل سے ہے۔

امام ابن جزری رحمہ اللہ اسی نوع کے متعلق فرماتے ہیں:

«هٰذَا وَشِبْهُهُ وَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ مَبْلَغَ التَّوَاتُرِ صَحِيحٌ مَقْطُوعٌ بِهِ نَعْتَقِدُ أَنَّهُ مِنَ الْقُرْآنِ وَأَنَّهُ مِنَ الْأَحْرُفِ السَّبْعَةِ الَّتِي نَزَلَ الْقُرْآنُ بِهَا وَالْعَدْلُ الضَّابِطُ إِذَا انْفَرَدَ بِشَيْءٍ تَحْتَمِلُهُ الْعَرَبِيَّةُ وَالرَّسْمُ وَاسْتَفَاضَ وَتَلَقَّى بِالْقَبُولِ قُطِعَ بِهِ وَحَصَلَ بِهِ الْعِلْمُ»

''اس قسم یا اس سے ملتی جلتی دیگر اقسام کا اختلاف اگرچہ درجۂ تواتر کو نہیں پہنچتا لیکن ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ قرآن ہے اور ان احرف سبعہ سے اس کا تعلق ہے جن کے ساتھ قرآن کا نزول ہوا۔ اور عادل وضابط راوی جب ایسی قراءت میں متفرد ہو جسے تلقّی بالقبول حاصل ہو، وہ مشہور ہونے کے ساتھ ساتھ رسم عثمانی اور کسی عربی وجہ کے مطابق ہو تو اس کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے قطعی علم حاصل ہوتا ہے۔"[1]

جہاں تک قراءت آحادیہ، غیر مشہورہ کا تعلق ہے، یعنی وہ قراءت آحادیہ جس میں قراءت آحادیہ مشہورہ کی شروط نہ پائی جائیں تو ان کی تفصیل بعد میں آئے گی۔ اِن شاء اللہ!

قراءات کی باعتبار قبول اقسام

قبول ورد کے اعتبار سے قراءات کی مندرجہ ذیل تین اَقسام ہیں:

① قراءات مقبولہ ② قراءات مردودہ ③ ایسی قراءات جن پر خاموشی اختیار کی گئی ہو

پھر قراءاتِ مقبولہ کی دو اقسام ہیں:

① قراءاتِ متواترہ ② قراءاتِ صحیحہ مشہورہ

اسی طرح قراءاتِ مردودہ کی بھی تین اقسام ہیں:

① وہ قراءات جن کی سند صحیح ہو، رسم عثمانی کے مطابق ہو لیکن عربی وجہ کے خلاف ہو۔

② وہ قراءت جس کی سند صحیح نہ ہو۔

③ وہ قراءت جس کی سرے سے سند ہی نہ ہو۔

اور قراءت متوقف فیہا ایسی قراءت کو کہتے ہیں جس کی سند صحیح ہو، عربیت کے مطابق ہو لیکن رسم عثمانی کے مخالف ہو۔

قراءتِ مردودہ کی پہلی قسم کو «آحاد» کہا جاتا ہے۔

حافظ ابن جزری رحمہ اللہ اس نوع کے متعلق فرماتے ہیں: ''یہ بہت قلیل، بلکہ ممکن ہے پائی ہی نہ جاتی ہو۔ البتہ بعض نے سیدنا نافع رحمہ اللہ سے ایک روایت مَعَائِش بالہمزہ کو اسی قبیل سے شمار کیا ہے۔''

قراءتِ مردودہ کی دوسری قسم کو «شاذ» کہا جاتا ہے۔ یہ قراءت ضعیف ومردود ہوتی ہے۔ اس نوع کو امام سیوطی رحمہ اللہ نے الإتقان میں 'موضوع' کا نام دیا ہے، جیسا کہ ابن السُّمَيْفَع اور ابوالسمال رحمہما اللہ نے ﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً﴾ (یونس 10:92) میں ﴿نُنَجِّيكَ﴾ کو ﴿نُنَحِّيكَ﴾ بالحاء اور ﴿خَلْفَكَ﴾ کو لام کے فتحہ سے «خَلَفَكَ» پڑھا ہے۔

[1] المنجد، ص:20.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءتِ مردودہ کی تیسری قسم کو 'موضوع' کہا جاتا ہے۔ اسے مجازاً قراءت کہا جاتا ہے، جیسا کہ موضوع روایت کو مجازاً موضوع حدیث کہہ دیا جاتا ہے۔

حافظ ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَبَقِيَ قِسْمٌ مَرْدُوْدٌ أَيْضًا وَهُوَ مَا وَافَقَ الْعَرَبِيَّةَ وَالرَّسْمَ وَلَمْ يُنْقَلِ الْبَتَّةَ فَهٰذَا رَدُّهُ أَحَقُّ وَمَنْعُهُ أَشَدُّ وَمُرْتَكِبُهُ مُرْتَكِبٌ لِعَظِيْمٍ مِنَ الْكَبَائِرِ»

''مردود قراءات کی باقی ماندہ قسم وہ ہے جو رسم وعربیت کے تو مطابق ہے لیکن یقینی طور پر کسی نے بھی اسے نقل نہیں کیا، اسے ردّ کرنا اور اس کی نقل سے رکنا ضروری ہے اور جو اسے (عقیدہ قرآنی رکھتے ہوئے) نقل کرے گا تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھہرے گا۔''[1]

موصوف رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

«وَأَمَّا مَا وَافَقَ الْمَعْنٰى وَالرَّسْمَ أَوْ أَحَدَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَقْلٍ فَلَا تُسَمّٰى شَاذَّةً بَلْ مَكْذُوْبَةً يُكَفَّرُ مُتَعَمِّدُهَا»

''جو قراءت سند کے بغیر رسم اور عربیت یا ان دونوں میں سے کسی ایک چیز کے موافق ہو تو ایسی قراءت شاذہ نہیں بلکہ مکذوبہ وموضوعہ ہوتی ہے۔ جو اسے جان بوجھ کر قرآن کا درجہ دے اس پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔''[2]

رہی وہ قراءت جس پر حکم لگانے میں خاموشی اختیار کی گئی ہو، اسے مدرج کہا جاتا ہے۔ اس پر قبول وردّ کا حکم اس لیے نہیں لگایا جاتا کیونکہ اس کے حروف سبعہ یا تفسیری قراءت ہر دو میں سے ایک ہونے کا احتمال موجود ہوتا ہے۔''[3]

اس قول کی بنیاد اس بحث کو بنایا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کیا ہر وہ قراءت جو اَحرف سبعہ میں سے ثابت نہیں، اس کے متعلق قطعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ ان میں سے نہیں ہے؟[4]

جمہور علماء جواباً کہتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں کیونکہ اس کی نفی یا اثبات کے بارے میں قطعی علم نہیں ہے۔

[1] النشر: 17/1. [2] النشر: 32/1، الإتقان: 216/1. [3] منجد المقرئين، ص: 17. [4] مجموع الفتاوى: 398،399/13.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات کو امام ابن جزری رحمہ اللہ اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ ①

جبکہ متکلمین کے ایک گروہ نے کہا ہے کہ قطعی طور پر اس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے لیکن شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس گروہ کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کا یہ قول غلط ہے۔ ②

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كُلُّ مَا صَحَّ عِنْدَنَا مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنَّهُ عَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُمَّتِهِ مِنَ الْأَحْرُفِ السَّبْعَةِ الَّتِيْ أَذِنَ اللّٰهُ لَهُ وَلَهُمْ أَنْ يَقْرَءُوْا بِهَا الْقُرْآنَ فَلَيْسَ لَنَا أَنْ نُخَطِّئَ مَنْ قَرَأَ بِهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِخَطِّ الْمُصْحَفِ. فَإِنْ كَانَ مُخَالِفًا لِخَطِّ الْمُصْحَفِ لَمْ نَقْرَأْ بِهِ، وَوَقَّفْنَا عَنْهُ وَعَنِ الْكَلَامِ فِيْهِ»

''ہر وہ قراءت جو ہم تک صحیح طریق سے پہنچتی ہے تو یقیناً وہ احرف سبعہ میں سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اجازت دی تھی کہ وہ ان کے ساتھ قرآن کو پڑھیں۔ ہمارے لیے جائز نہیں کہ رسم عثمانی کے موافق قراءت کرنے والے کو غلط کہیں اور جو قراءت رسم عثمانی کے موافق نہ ہو، اس کی ہم نے قراءت نہیں کرنی اور اس کے متعلق گفتگو کرنے سے توقف اختیار کرنا ہے۔'' ③

محقق ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«فَهٰذِهِ الْقِرَاءَةُ تُسَمَّى الْيَوْمَ شَاذَّةً لِكَوْنِهَا شَذَّتْ عَنْ رَسْمِ الْمُصْحَفِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ إِسْنَادُهَا صَحِيْحًا»

''ایسی قراءت کو آج کل شاذ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ صحابہ کے اجماعی رسم عثمانی کے مخالف ہوتی ہے، اگرچہ اس کی سند صحیح ہی کیوں نہ ہو۔'' ④

اس قسم کی اَمثلہ درج ذیل ہیں:

① سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے: ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى

① النشر: 15/1، مجموع الفتاوٰی: 398,399/13. ② مجموع الفتاوٰی: 398,399/13 ③ الإبانة ص: 60، بحواله كتاب القراءات از طبري. ④ المنجد، ص: 17,16.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَىٰ ○﴾ یہ قراءات سنداً صحیح ہے۔[1]

② دوسری مثال سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی قراءت: ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ﴾ ہے جو کہ سنداً صحیح ہے۔[2]

③ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح سند سے ثابت شدہ قراءت ہے: «وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا، وَكَانَ يَقْرَأُ: وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا»[3]

اس طرح کی دیگر قراءات جو صحتِ سند اور عربیت کے موافق ہیں، بیان کی جاسکتی ہیں۔ چونکہ یہ رسم مصحف کے مخالف ہیں، لہٰذا ان کے قرآن یا عدم قرآن کے بارے میں ہم توقف اختیار کرتے ہیں۔

① صحيح البخاري، حديث: 4944، صحيح مسلم، حديث: 824. ② صحيح مسلم، حديث: 1471، موطا، حديث: 79، مستدرك: 2/250، جزء في قراءات النبي ﷺ، ص: 162. ③ صحيح البخاري، حديث: 4725،4726.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ثالث

قراءات کا تعبدی حکم

جو قراءت عربی لغت اور رسم عثمانی کے مطابق ہو اور بطریق تواتر ثابت ہو، اسے نماز یا غیر نماز میں پڑھا جائے گا، جیسا کہ امام ابن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَمَضَتِ الْأَعْصَارُ وَالْأَمْصَارُ عَلٰى قِرَاءَةِ السَّبْعَةِ بَلِ الْعَشَرَةِ وَبِهَا يُصَلّٰى لِأَنَّهَا تَثْبُتُ بِالْإِجْمَاعِ»

''قراءات سبعہ وعشرہ کے ثبوت پر زمانوں کے زمانے اورشہروں کے شہر گزر چکے ہیں اور ان قراءات کی نماز میں تلاوت کی جاتی تھی کیونکہ ان کے ثبوت پر اجماع ہے۔''[1]

اگر وہ قراءت رسم عثمانی اور عربی لغت کے موافق ہو اور ثقات سے نقل کی گئی ہو لیکن آحاد کے قبیل سے ہو تو جمہور اہل علم نماز یا خارج از نماز میں اس کی قراءت کے جواز کے قائل نہیں، خواہ وہ قراءت مشہور ہو یا غیر مشہور۔ جبکہ امام ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی رحمہ اللہ اور حافظ ابن جزری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسم عثمانی اور عربی لغت کی موافقت کے ساتھ اگر وہ صحیح السند اور اہل فن کے ہاں بالاتفاق مقبول بھی ہے تو بطور قرآن اس کی نماز یا غیر نماز میں قراءت کرنا جائز ہے۔ اگر اس قراءت کی شہرت تلقّی بالقبول کو نہیں پہنچتی ہے تو ظاہر ہے، اس کی تلاوت ٹھیک نہیں ہے، البتہ قراءت مردودہ کی اقسام میں سے شاذہ کی نماز یا غیر نماز میں تلاوت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل آراء ہیں:

① ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ جواز کے قائل ہیں، کیونکہ صحابہ اور تابعین ان حروف کو نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

① المحرر الوجیز: 1/48، أبحاث في قراءات القرآن الکریم، ص 28۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② مذاہب اربعہ میں سے متعدد علماء، مثلاً: امام محی الدین النووی، علامہ ابن حاجب، امام ابن سبکی اور حافظ ابن صلاح رحمہم اللہ وغیرہ کے نزدیک نماز یا غیر نماز میں ان کی تلاوت ناجائز ہے، حتی کہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے تو اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ قراءت شاذہ کی تلاوت جائز نہیں ہے اور ایسا کرنے والے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا: قراءات شاذہ کے ساتھ قراءت حرام ہے اور نماز میں اس کا پڑھنا اس سے شدید حرام ہے۔ (۱)

③ بعض نے درمیانی راہ اختیار کی ہے جن میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر آدمی قراءتِ واجبہ (سورۃ الفاتحہ) پر قدرت رکھنے کے باوجود شاذہ قراءت پڑھتا ہے تو اس کی نماز باطل ہوگی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس نے قراءت واجبہ کی ادائیگی ایسی چیز کے ساتھ کی جس کا قرآن ہونا ثابت نہیں۔ ہاں اگر وہ قراءت شاذہ کو قراءتِ غیر واجبہ، یعنی فاتحہ کے بعد کی تلاوت کی جگہ پڑھتا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں، فاسد ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے اس بات کا یقین نہیں ہے کہ اس نے نماز میں کسی باطل چیز کو داخل کیا ہے کیونکہ یہ بھی تو منزل حروف سبعہ میں سے تھی۔ ②

مذکورہ بحث جاننے کے بعد یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ قراءات شاذہ کی درس و تدریس، کتب میں تدوین، اعراب، لغت و معنی میں ان سے استدلال و توجیہ، مسائل شرعیہ کا استنباط اور کسی نحوی وجہ کے درست ہونے کا استدلال کرنا ٹھیک ہے۔ ③

کیونکہ قراءات شاذہ آحاد کے درجے کی ہوتی ہیں اور اَخبارِ آحاد علماء کے ہاں مقبول ہیں لیکن شافعیہ نے اس بات کی مخالفت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ قراءات شاذہ کا چونکہ قرآن ہونا ثابت نہیں ہے، لہٰذا ان پر عمل بھی جائز نہیں ہے۔ جمہور اہل علم اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کے قرآن ہونے کے ثابت نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ بطورِ حدیث بھی وہ ثابت نہیں اور ان پر عمل بھی نہیں ہوسکتا۔ جس طرح خبر واحد (حدیث) پر عمل کیا جاسکتا ہے، اسی طرح ان پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔ ④

① البُدور الزاهرة، ص: 9، 10، 85، القراءات وأثرها في التفسير والأحكام: 159/1. ② تفسير القرطبي: 47/1، جمال القراء: 242,241/1، المجموع شرح المُهَذَّب: 392/3، مجموع الفتاوىٰ: 398,397/13، البرهان: 333,332/1، النشر: 15,14/1، الإتقان: 307/1، اللّطائف: 72/1-75، غيث النفع، ص: 19,18، مقدمتان في علوم القرآن، ص: 273. ③ البُدور الزاهرة، ص: 10، صفحات في علوم القراءات، ص: 87,86. ④ صفحات في علوم القراءات، ص: 87، القراءات وأثرها في التفسير والأحكام: 160/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اَلْمَقْصُوْدُ مِنَ الْقِرَاءَةِ الشَّاذَّةِ تَفْسِيْرُ الْقِرَاءَةِ الْمَشْهُوْرَةِ وَتَبْيِيْنُ مَعَانِيْهَا، وَيُسْتَعَانُ بِهَا فِيْ فَهْمِ مُرَادِ اللهِ تَعَالٰی»

''قراءات شاذہ، قراءات مشہورہ کی تفسیر اور ان کے معانی کی وضاحت کا فائدہ دیتی ہیں۔ ان سے مراد الٰہی کے فہم میں مدد حاصل کی جاتی ہے۔''[1]

[1] فضائل القرآن از ابو عبید، ص:195، البرہان:1/336،338، الإتقان:1/228.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تیسرا باب

قرآن کریم کی روشنی میں حجیتِ قراءات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کی روشنی میں حجیتِ قراءات

قرآن مجید کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل ارشاد سے ہوئی:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝﴾

''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔ وہ ذات جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔''[1]

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ابلاغِ قرآن کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝﴾

''اے (وحی کی ہیبت سے) کپڑا اوڑھنے والے! اُٹھو اور (مکہ والوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔''[2]

اسی طرح مزید فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۝﴾

''اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کے رب کی طرف سے جو آپ پر نازل کیا گیا ہے، اسے آگے پہنچائیے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے حقِ رسالت ادا نہ کیا اور اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''[3]

① العلق 96:1-4. ② المدثر 74:1-3. ③ المآئدۃ 5:67.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو سب سے بڑا کام ابلاغ قرآن کا سونپا تھا، جیسا کہ فرمایا:

﴿وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝﴾

''ہم نے قرآن کو حصے حصے کرکے نازل کیا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا نازل کیا ہے۔''[1]

جبریل علیہ السلام نے جیسے آپ ﷺ کو پڑھایا، ویسے آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو پڑھایا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

«فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اِسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَرَأَهُ»

''جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آپ ﷺ اُسے بغور سنتے اور جب وہ واپس چلے جاتے تو آپ ﷺ بالکل جبریل علیہ السلام کے پڑھنے کی طرح پڑھتے تھے۔''[2]

رسول اللہ ﷺ کے پاس پیغامِ الٰہی لے کر جب جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے کہ امت کو ایک حرف پر قرآن پڑھایئے تو آپ نے خوف محسوس کیا کہ اگر اُمت کو ایک ہی حرف پر قرآن پڑھنے کا پابند کردیا گیا تو وہ مشکل میں پڑ جائے گی کیونکہ اہل عرب جن کی طرف قرآن نازل کیا گیا تھا، مختلف لہجات، متنوع لغات اور قسما قسم کی بولیاں بولنے والے تھے۔ جب آپ ﷺ نے آسانی کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو سات حروف پر نازل فرمایا جن میں سے ہر ہر حرف شافی اور کافی تھا، جیسا کہ اَحادیث اس بات پر شاہد ہیں، چنانچہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا اور جبریل امین علیہ السلام ہر سال رمضان میں رسول اللہ ﷺ سے دور کیا کرتے تھے، جیسا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«أَسَرَّ إِلَيَّ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي»

''رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا: جبریل علیہ السلام مجھ سے ہر سال ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔''[3]

[1] بني إسراءيل 17:106. [2] صحيح البخاري، حديث:5. [3] صحيح البخاري، حديث:3624.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں ہے:

«فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ»

''جس سال آپ ﷺ کی وفات ہوئی، اس سال دو مرتبہ قرآن کا دور کیا۔''(1)

اگر قرآن مجید کو اختلاف لہجات کے بجائے ایک ہی لغت پر اتار دیا جاتا تو اس سے حصول ہدایت انتہائی مشکل امر ہوتا اور یہ ایسی تکلیف کے قبیل سے ہوتا جو انسانی طاقت کی حدود سے ماورا ہوتی، کیونکہ انسان کا مادری زبان سے کسی دوسری زبان کی طرف پلٹنا انتہائی مشکل کام ہے اور مشکلات پیدا کرنا روح اسلام کے منافی ہے۔ اسلام تو دفع حرج اور رفع مشقت کا حامی ہے۔ جب ہم قرآن مجید کا بنظرِ غائر مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے سامنے چند ایسی آیات آتی ہیں جو نہ صرف سبعہ احرف کے ساتھ نزولِ قرآن پر دلالت کرتی ہیں، بلکہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ ان حروف کی قراءت بھی منزل من اللہ ہے، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾

''اور اللہ نے دین کے معاملے میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔''(2)

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کی سہولت اور آسانی کی خاطر ان سے تنگی اور مشقت کو رفع فرمایا ہے۔ اللہ نے امت پر تخفیف کرتے ہوئے مذکورہ آیت کے بمصداق کئی اَحکام میں رخصت عنایت فرمائی جن کی آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی۔(3)

یہ آسانی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ لہجاتِ عرب کی مناسبت سے قراءات بھی مختلف ہوتیں، کیونکہ انسان بچپن سے بڑھاپے تک جو زبان بولتا ہے، اسے یکبارگی چھوڑنا یقینا ایک مشکل کام ہے۔ مذکورہ آیت ہر قسم کے رفع حرج پر دلالت کرتی ہے۔(4)

امام قرطبی ؒ فرماتے ہیں:

''یہ آیت اُمت محمدیہ کا خاصہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سارے احکام کا بھی احاطہ کیے ہوئے ہے۔''(5)

(1) صحيح البخاري، حديث: 4998. (2) الحج 22:78. (3) التفسير الواضح از دكتور محمد محمود حجازي: 78/17. (4) أثر القراءات في الفقه الإسلامي از دكتور صبري، ص: 188. (5) تفسير القرطبي، ص: 4492.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصیح لہجات کا اختیار اور رفع حرج بھی ان احکام میں سے ہیں جو شریعت اسلامیہ نے ہمیں عطا کیے ہیں۔اس آیت کے تحت لوگوں کے مانوس لہجات کے جائز ہونے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

فرمان ربانی ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾

''بلاشبہ ہم ہی نے اس ذکر (قرآن کو) نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''[1]

اس آیت سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نبی ﷺ پر نازل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اٹھائی اور مالک کائنات چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾

''اس قرآن کریم کے آگے یا پیچھے سے کوئی بھی باطل چیز داخل نہیں ہو سکتی۔ یہ تو بزرگی اور کمال حکمت والے رب کی طرف سے نازل شدہ ہے۔''[2]

مطلب یہ ہے کہ اس کے محفوظ ہونے پر قدغن لگانے والی کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ یہ تو سب سے سچے مالک کا کلام ہے، جیسا کہ وہ خود اپنے متعلق فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا﴾، ﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا﴾

''اور اللہ سے زیادہ بات میں کون سچا ہے؟''[3]

آپ ﷺ نے بھی اپنے خطبے میں اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

«إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ»

''بلاشبہ سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے۔''[4]

اب اگر کوئی شخص یہ کہے، جیسا کہ بعض غالی قسم کے لوگوں نے کہا بھی ہے، کہ قراءات کا قرآن کریم سے کچھ تعلق نہیں بلکہ یہ تو معاذ اللہ محض قراء کی کذب بیانیاں ہیں تو اس سے اللہ کے قول: ﴿وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ کا باطل ہونا لازم آتا ہے کیونکہ قرآن کا محافظ تو خود اللہ تعالیٰ ہے، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ مخلوق میں سے کوئی اُٹھے اور اپنی مرضی سے رطب و یابس کو قرآن کا حصہ بنا دے؟ والعیاذ باللہ!

[1] الحجر 15:9. [2] حم السجدة 41:42. [3] النسآء 4:87، 122. [4] سنن النسائي، حديث: 1578.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید اس بات سے پاک ہے کیونکہ اس غلط قول کو ماننے کا مطلب یہ ہوگا کہ مخلوق میں بھی ایسے قادر الکلام لوگ ہیں جو اللہ کے قول کو رد کرنے یا اس کے مقابل ایسا حکم لانے کی قوت رکھتے ہیں جو اللہ کے حکم کے خلاف ہو۔ اللہ تو ایسے لوگوں کی خود ساختہ باتوں اور نظریات سے مبرا ہے اور وہ ایسے لوگوں کی بہتان طرازیوں سے پاک ہے۔ ہم اللہ سے ایسے گمراہ کن عقیدے کے خلاف پناہ چاہتے ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ قراءات بدعت اور قراء کی جعل سازی کے سوا کچھ نہیں ہیں تو ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ نے جو اپنے نبی ﷺ کی بابت فرمایا:

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝﴾

''اگر اس (نبی ﷺ) نے کوئی بات خود گھڑ کر ہماری طرف منسوب کی ہوتی تو ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ گردن کاٹ ڈالتے، پھر تم میں کوئی بھی ہمیں اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔''[1]

اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب تو صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی قرآن میں نقص و زیادتی کے مجاز نہیں ہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی شاہ رگ کاٹ دیتے اور انھیں ایسے عذاب سے دوچار کرتے کہ کوئی چھڑانے والا نہ ہوتا۔

اس آیت میں اللہ نے کہا کہ ہم دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے، یہ اس لیے کہا کہ بیان میں مبالغہ مقصود ہے کیونکہ بائیں ہاتھ سے پکڑنے میں گرفت مضبوط نہیں ہوتی۔ «وتین» نیاط القلب کو کہتے ہیں جو پھیپھڑوں سے نکلنے والی موٹی رگ کو کہا جاتا ہے جس پر دل معلق ہے، جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے۔[2]

جب افضل البشر ﷺ ایسا کام کرنے سے مورد عذاب ٹھہرتے ہیں تو عام آدمی تو بالاولیٰ اس وعید کا مصداق ٹھہرتا ہے۔ قراء یا علماء کے لیے تو ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ قرآن میں کمی یا زیادتی کریں اور قراءات کو گھڑ کر قرآن میں داخل کر سکیں۔

خلاصۂ کلام

الختصر قراءات منزل من اللہ ہیں، نہ کہ قراء کی خود ساختہ کیونکہ اگر ہم انھیں قرائے کرام کی من گھڑت

① الحاقۃ 69:44-47. ② تفسیر ابن کثیر: 445/4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں تو اللہ تعالیٰ کی مذکورہ وعید باطل ٹھہرتی ہے۔ یہ آیات اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ قرآن کریم میں کسی کے عمل اور رائے کو کوئی دخل نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان مفتریات کو قرآن مجید سے محو کر دیتا۔ ان قراءات کا باقی رہنا ہی ان کے منزل من اللہ اور توقیفی ہونے کی علامت ہے۔ ①

اگر ہم یہ کہیں کہ قراءات قراء حضرات کی دسیسہ کاری ہے تو کیا اللہ تعالیٰ اس بات سے غافل تھے۔ غور کیجیے کہ نبی کریم ﷺ کے پاؤں کے نیچے ہلکی سی غلاظت تھی تو جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فوراً باخبر کیا لیکن اتنا بڑا معاملہ ہوگیا کہ قرائے کرام قرآن کریم میں تحریف کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ باوجود علام الغیوب ہونے کے چپ بیٹھے ہیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا اہل قراءات پر کسی عذاب کو نازل نہ کرنا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ قراءات منزل من اللہ ہیں، نہ کہ شخصی آراء کا شاخسانہ اور مفتریاتِ قراء!

اگر یہ کہا جائے کہ قراءات صحیح، محکم اور متواتر نہیں ہیں بلکہ اختراعاتِ قراء ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی بابت جو فرمایا:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾

''نبی کریم ﷺ (دین کے معاملے میں) خواہشِ نفس سے نہیں بولتے بلکہ یہ تو ایک نازل شدہ وحی ہے۔'' ②

تو اس کا کیا مطلب ہے؟ اسی نبی ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا:

«تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ»

''میں تمھارے پاس دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ جب تک ان پر کاربند رہو گے، گمراہ نہیں ہوگے: کتاب اللہ اور اس کے نبی کی سنت۔'' ③

ذرا غور کیجیے، کیا نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو یہ مذکورہ بات سنا کر دھوکا دیا۔ ایک طرف تو آپ ﷺ انھیں کامل اور کامیابی کا راز فراہم کر رہے ہیں اور تا قیامت ان کی حفاظت کی نوید سنا رہے ہیں اور دوسری طرف یہ کہا جائے کہ اس میں شک اور تغیر و تبدل کا امکان بھی موجود ہے تو یہ کس قدر عجیب بات ہے۔

① أثر القراءات في الفقه الإسلامي، ص: 119،118. ② النجم 53: 3، 4. ③ الموطأ: 3338.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر کردہ روایت میں وارد لفظ تمسک کا کم از کم مفہوم یہ ہے کہ کسی چیز کے متعلقات کا حسی و معنوی طور پر کمال و سلامتی کی انتہاء کو پہنچنا اور تمام قسم کے شکوک وشبہات سے بالاتر ہونا۔ جب ہم قراءات کو غیر محکم کہیں گے تو رسول اللہ ﷺ کے مذکورہ حکم کی کیا حیثیت باقی رہ جائے گی؟

اگر یہ کہا جائے کہ قرآن ان قراءات سے مبرا ہے اور متنِ قرآن ان قراءات کو کوئی جگہ نہیں دیتا تو ہم اللہ کے درج ذیل ارشادات کو کیا سمجھتے ہیں جس میں اس نے اپنے نبی ﷺ کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا﴾

''ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''[1]

﴿قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا﴾

''کہہ دیجیے: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''[2]

﴿وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ﴾

''(اے نبی!) ہم نے آپ پر قرآن مجید اس لیے نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے اس کی وضاحت فرمائیں جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔''[3]

مذکورہ آیات کا کیا مطلب ہے؟ حالانکہ اللہ نے نجات کو کتاب وسنت کے ساتھ مشروط کیا ہے لیکن گمراہ کن لوگوں کے اقوال کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ قرآن وسنت کو حوادثِ زمانہ کے سپرد کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص قرآن کے حروف میں ایک حرف کا اضافہ کر سکا اور نہ ہی کمی اور یقیناً کبھی کوئی ایسا کر بھی نہیں سکے گا کیونکہ فرمانِ ربانی ہے:

﴿فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ﴾

''نہ تو تم قرآن کا مثل لا سکے تھے اور ہرگز نہ لا سکو گے تو اس آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''[4]

[1] سبا 28:34. [2] الأعراف 158:7. [3] النحل 44:16. [4] البقرة 24:2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الغرض جب ہم قرآن کریم کو بغور پڑھتے ہیں تو کئی ایسی واضح آیات سامنے آتی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قراءات قرآن ہیں، نہ کہ قراء کی رائے اور اجتہاد، جیسا کہ متجددین اور جہلاء نے گمان کر رکھا ہے کیونکہ قرآن کریم کے محافظ خود اَحفظ الحافظین ہیں۔ یہ قرآن کریم ہی کا خاصہ ہے کہ جب تک زمین و آسمان رہیں گے، مالک کائنات خود اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اسی وجہ سے دنیا میں کسی وقت، کسی زمانے اور کسی جگہ میں بھی قرآن کریم میں تغیر و تبدل دیکھنے میں نہیں آیا، چنانچہ جب تک قرآن کریم محفوظ ہے، قراءاتِ قرآنیہ بھی باقی ہیں۔ ہر دو کا کسی ایک سے جدا ہونا ناممکن ہے کیونکہ قرآنِ کریم اور قراءاتِ قرآنیہ دونوں منزل من اللہ ہیں۔ [1]

① التفسير الواضح: 14/6.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا باب

احادیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں

حجیت قراءات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبعہ احرف کے متعلق احادیث اور فوائد اور حدیثِ سبعہ احرف کے تواتر کا بیان

سبعہ احرف کے متعلق احادیث

احادیثِ نبویہ میں قراءات کے لیے سبعہ احرف کی تعبیر پیش کی گئی ہے، اس لیے ذیل میں سبعہ احرف کے متعلق چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

حدیث نمبر ①

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

«أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِيْ غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ. قَالَ: أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِيْ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ. ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ. قَالَ: أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِيْ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ. ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ. فَقَالَ: أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِيْ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ. ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَؤُوْا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوْا»

نبی کریم ﷺ بنی غفار کے کنویں کے پاس تھے کہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کہا کہ اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ اپنی اُمت کو ایک حرف پر قرآن پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے معافی اور بخشش کا طلب گار ہوں بلاشبہ میری اُمت ایک حرف پر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر جبریل علیہ السلام دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی اُمت کو دو حروف پر پڑھایئے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا کہ میں اللہ سے معافی اور بخشش کا طلب گار ہوں بلاشبہ میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ جبریل علیہ السلام تیسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کے لیے اللہ کا حکم ہے کہ آپ اپنی اُمت کو تین حروف پر قرآن کریم پڑھایئے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا، پھر چوتھی مرتبہ جبریل علیہ السلام نے آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں کہ آپ اپنی اُمت کو سات حروف پر پڑھائیں اور جس حرف پر بھی وہ پڑھیں گے، درستی کو پالیں گے۔ ①

حدیث نمبر ②

سیدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ أَيُّهَا قَرَأْتَ أَجْزَأَكَ »

”قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے، لہٰذا تو جس حرف کو بھی پڑھے گا، وہ تجھے کفایت کر جائے گا۔“ ②

حدیث نمبر ③

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

« كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ

① صحيح مسلم، حديث: 1904،1903، وسنن أبي داود، حديث: 1478،1477، وجامع الترمذي، حديث: 2945، وسنن النسائي، حديث: 939، وصحيح الجامع، حديث: 4699، والصحيحة، حديث: 843.
② مسند أحمد: 433/6.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَرَآ فَحَسَّنَ النَّبِيُّ ﷺ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ: يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اِقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اِقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ ﷺ»

’’میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگ گیا۔ اس نے ایسی قراءت کی جس کا مجھے علم نہیں تھا۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے اس سے بھی مختلف پڑھا۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! ان دونوں نے ایسی مختلف قراءت کی ہے جس کا مجھے علم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ جب دونوں نے پڑھا تو آپ ﷺ نے ہر ایک کی تلاوت اور قراءت کو سراہا۔ میرے دل میں ایسا شک پیدا ہوا جو دورِ جاہلیت میں بھی (قرآن یا اسلام کے بارے میں) پیدا نہیں ہوا تھا۔ آپ ﷺ میری کیفیت کو بھانپ گئے اور میرے سینے پر ہاتھ مارا۔ خوف کی وجہ سے میرے پسینے چھوٹ گئے۔ میں ایسا حواس باختہ ہوا کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے ابی! میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اپنی اُمت کو ایک حرف پر قرآن کریم پڑھائیے۔ میں نے اپنی اُمت پر آسانی کا سوال کیا۔ دوسری مرتبہ اس نے مجھ سے کہا کہ دو حروف پر پڑھائیے۔ میں نے پھر کہا کہ میری امت پر آسانی کیجیے۔ تیسری مرتبہ اس نے مجھ سے کہا کہ آپ سات حروف پر پڑھائیے اور آپ کو ہر سوال کرنے کے عوض میں ایک سوال (دعا) کرنے کی اجازت ہے (جو قبول ہوگی)۔ میں نے کہا: اے اللہ تعالیٰ! میری اُمت کو معاف فرما۔ اے ربِ ذوالجلال! میری اُمت کو معاف فرما۔ تیسری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دعا کو میں نے اس دن کے لیے مؤخر کر رکھا ہے جب تمام مخلوقات بشمول ابراہیم ﷺ میرے پاس شفاعت کے لیے آئیں گی۔''[1]

حدیث نمبر ④ ...

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

«سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: اِنْطَلِقْ إِلَيْهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اِسْتَقْرِئْ هٰذَا فَقَالَ: اِقْرَأْ فَقَرَأَ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ فَقُلْتُ لَهُ: أَوَلَمْ تُقْرِئْنِي كَذَا وَكَذَا قَالَ: بَلٰى وَأَنْتَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ: قَدْ أَحْسَنْتَ مَرَّتَيْنِ قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْ أُبَيٍّ الشَّكَّ فَفِضْتُ عَرَقًا وَامْتَلَأَ جَوْفِي فَرَقًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا أُبَيُّ إِنَّ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اِقْرَأْ عَلٰى حَرْفٍ فَقَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ فَقُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: اِقْرَأْ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ فَقُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: اِقْرَأْ عَلٰى ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ فَقُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: اِقْرَأْ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: اِقْرَأْ عَلٰى خَمْسَةِ أَحْرُفٍ قَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: اِقْرَأْ عَلٰى سِتَّةٍ قَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ قَالَ: اِقْرَأْ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَالْقُرْآنُ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

''میں نے ایک آدمی کی قراءت سنی (جو میری قراءت کے مخالف تھی)۔ میں نے اس سے پوچھا: تجھے یہ قراءت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے کہا: چلو آپ ﷺ کے پاس چلتے ہیں، چنانچہ میں اسے نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور کہا: اس سے قراءت سنیں۔ آپ ﷺ نے اسے پڑھنے کو کہا۔ جب اس نے پڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے اچھی قراءت کی ہے۔'' میں نے آپ ﷺ سے کہا کہ آپ نے مجھے اس اس طرح نہیں پڑھایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، تو نے بھی ٹھیک پڑھا ہے۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کے

① صحیح مسلم، حدیث: 1901، 1902؛ ومسند أحمد: 127/5، 138؛ وصحیح الجامع، حدیث: 2938، 7841.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اشارے سے تعجب کا اظہار کیا کہ آپ ﷺ نے دونوں کی قراءت کی تحسین فرمائی؟ سیدنا ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے میرے سینے پر ضرب لگائی اور فرمایا: اے اللہ! ابی سے شک کو دور کردے۔ آپ ﷺ کا ضرب لگانا تھا کہ میں خوف کے مارے پسینے سے شرابور ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! میرے پاس دو فرشتے آئے تھے۔ ایک نے کہا کہ ایک حرف پر پڑھیے اور دوسرے نے کہا کہ زیادہ کا مطالبہ کیجیے۔ میں نے زیادہ کا مطالبہ کیا تو پہلے فرشتے نے کہا کہ دو حروف پر پڑھیے۔ دوسرے نے کہا کہ مزید طلب کریں۔ میں نے زیادہ کا مطالبہ کیا تو پہلے فرشتے نے کہا: تین حروف پر تلاوت کیجیے۔ دوسرے نے پھر کہا کہ مزید کا مطالبہ کیجیے۔ پہلے فرشتے نے کہا: چار حروف پر پڑھیں۔ دوسرے نے کہا کہ اور کا مطالبہ کیجیے۔ میں نے مزید کا مطالبہ کیا تو پہلے نے کہا: پانچ حروف پر پڑھیں۔ دوسرے نے کہا کہ مزید مانگیں۔ میں نے مزید مانگا تو پہلے نے کہا: چھ حروف پر پڑھیں۔ دوسرے نے پھر کہا: اور اضافے کا مطالبہ کیجیے۔ پہلے نے کہا: سات حروف پر قرآن کریم کی تلاوت کیجیے، چنانچہ قرآن مجید کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔''[1]

حدیث نمبر ⑤

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَقْرَأَنِي جِبْرِيْلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

''جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف پر قرآن مجید پڑھایا۔ میں نے مزید کا مطالبہ کیا اور مسلسل کرتا رہا اور جبریل علیہ السلام زیادہ حروف پر قرآن لاتے رہے حتیٰ کہ معاملہ سات حروف تک جا پہنچا۔''[2]

حدیث نمبر ⑥

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

① مسند أحمد: 122/5، 124. ② صحيح البخاري، حديث: 4991؛ وصحيح مسلم، حديث: 1899، 1900، مسند أحمد: 263/1، وصحيح الجامع، حديث: 4701.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله ﷺ فاستمعت لقراءته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرئنيها رسول الله ﷺ فكدت أساوره في الصلاة فتصبرت حتى سلم فلببته بردائه فقلت: من أقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأ؟ قال: أقرأنيها رسول الله ﷺ. فقلت كذبت فإن رسول الله ﷺ قد أقرأنيها على غير ما قرأت فانطلقت به أقوده إلى رسول الله ﷺ فقلت: إني سمعت هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها فقال رسول الله ﷺ: أرسله اقرأ يا هشام، فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله ﷺ: كذلك أنزلت ثم قال: اقرأ يا عمر، فقرأت القراءة التي أقرأني فقال رسول الله ﷺ: كذلك أنزلت، إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرؤوا ما تيسر منه»

''میں نے آپ ﷺ کی زندگی میں ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے سنا۔ میں نے ان کی قراءت کو غور سے سنا تو وہ بہت سے ایسے حروف پر قراءت کر رہے تھے جو آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں انھیں نماز ہی میں کھینچ لیتا۔ پھر میں نے صبر کیا حتیٰ کہ انھوں نے سلام پھیرا۔ میں نے ان کی چادر کو ان کے گلے میں کستے ہوئے کہا: تجھے یہ سورت کس نے پڑھائی ہے جو میں نے تجھے پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت مجھے تو اس طرح نہیں پڑھائی جس طرح تم پڑھ رہے تھے۔ میں ہشام رضی اللہ عنہ کو کھینچتا ہوا آپ ﷺ کے پاس لایا اور کہا: میں نے اسے سورۃ الفرقان ایسے حروف پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دیجیے۔ اور اے ہشام! آپ پڑھیں۔ انھوں نے اسی طرح قراءت کی جیسے میں نے ان کو قراءت کرتے سنا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: اے عمر! آپ پڑھیے۔ میں نے وہ قراءت پڑھی جو آپ ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ ان میں سے جو میسر ہو، اس کے مطابق پڑھ لو۔''[1]

حدیث نمبر ⑦

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«مَا حَاكَ فِي صَدْرِيْ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَ قَرَأَهَا آخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ الْآخَرُ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ أَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا وَ كَذَا. قَالَ: نَعَمْ. وَ قَالَ الْآخَرُ: أَلَمْ تُقْرِئْنِي آيَةَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ: نَعَمْ إِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِي وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ. قَالَ مِيْكَائِيْلُ: اِسْتَزِدْهُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ»

''میں جب سے مسلمان ہوا، مجھے کبھی دل میں شک پیدا نہیں ہوا مگر ایک دفعہ جب میں نے ایک آیت پڑھی اور ایک دوسرے شخص نے میری قراءت سے مختلف پڑھی تو میں نے کہا: مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے اور دوسرے شخص نے کہا: مجھے یہ آیت رسول اللہ ﷺ نے اس طرح پڑھائی ہے، چنانچہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ ﷺ نے یہ آیت مجھے اس اس طرح نہیں پڑھائی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ دوسرے شخص نے کہا: یہی آیت آپ ﷺ نے مجھے اس اس طرح نہیں پڑھائی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جبریل اور میکائیل علیہما السلام دونوں میرے پاس آئے تو جبریل علیہ السلام میرے دائیں بیٹھ گئے جبکہ میکائیل علیہ السلام بائیں جانب۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ قرآن مجید ایک حرف پر پڑھیں۔

[1] صحيح البخاري، حديث: 2419، 4992، 5041، وصحيح مسلم، حديث: 1896، 1897، وصحيح الجامع، حديث: 2249، وسنن أبي داود، حديث: 1475، وجامع الترمذي، حديث: 2943، وسنن النسائي، حديث: 935.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میکائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: مزید طلب فرمائیں۔ وہ بار بار کہتے رہے حتی کہ جبریل علیہ السلام سات حروف تک پہنچ گئے اور ان میں سے ہر حرف شافی وکافی ہے۔''

حدیث نمبر ⑧

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَتَانِي جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيلُ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيْلُ: يَا مُحَمَّدُ اِقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَقَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ فَقُلْتُ: زِدْنِي فَقَالَ: اِقْرَأْهُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ فَقُلْتُ: زِدْنِي كَذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَقَالَ: اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ»

''جبریل اور میکائیل علیہما السلام دونوں میرے پاس آئے تو جبریل علیہ السلام میرے دائیں بیٹھ گئے جبکہ میکائیل علیہ السلام بائیں جانب۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اے محمد (ﷺ)! آپ قرآن مجید ایک حرف پر پڑھیں۔ میکائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: مزید کی طلب فرمائیں۔ میں نے کہا: زیادہ عطا کریں۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: تین حروف پر قرآن مجید پڑھیں۔ میکائیل علیہ السلام نے پھر مجھ سے کہا: مزید طلب فرمائیں۔ میں نے کہا: مجھے اور زیادہ عطا کریں۔ میں بار بار اضافے کا مطالبہ کرتا رہا حتی کہ وہ سات حروف تک پہنچ گئے۔ اور کہنے لگے: سات حروف پر قرآن مجید پڑھیں اور ان میں سے ہر حرف شافی وکافی ہے۔''[1]

حدیث نمبر ⑨

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

''قرآن کریم کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔''[1]

① سنن النسائي، حديث:941. ① صحيح الجامع، حديث:78، الصحيحة، حديث:843. ① سنن أبي داود، حديث:1327، وصحيح الجامع، حديث:1595.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر ⑩

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوْا وَلَا حَرَجَ، وَلٰكِنْ لَا تَخْتِمُوْا ذِكْرَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ، وَلَا ذِكْرَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ»

''قرآن کریم کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ سو تم پڑھو، کوئی حرج نہیں لیکن یہ خیال رہے کہ آیت رحمت کا اختتام عذاب کے تذکرے پر اور آیتِ عذاب کا اختتام رحمت کے تذکرے پر نہ ہو۔''①

حدیث نمبر ⑪

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا أُبَيُّ! إِنِّيْ أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ فَقِيْلَ لِيْ: عَلٰى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ، فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِيْ مَعِيَ: قُلْ عَلٰى حَرْفَيْنِ قُلْتُ: عَلٰى حَرْفَيْنِ فَقِيْلَ لِيْ: عَلٰى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِيْ مَعِيَ قُلْ: عَلٰى ثَلَاثَةٍ قُلْتُ: عَلٰى ثَلَاثَةٍ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ: ﴿سَمِيْعًا عَلِيْمًا﴾ وَإِنْ قُلْتَ: ﴿عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ»

''اے ابی! مجھے قرآن پڑھایا گیا تو مجھ سے کہا گیا: ایک حرف پر یا دو حروف پر؟ میرے ساتھ جو فرشتہ تھا، اس نے کہا: دو حرفوں کا کہو۔ میں نے کہا: دو حرفوں پر، پھر مجھ سے کہا گیا: دو حروف پر یا تین حروف پر؟ میرے ساتھ جو فرشتہ تھا، اس نے کہا: تین حرفوں کا کہو۔ میں نے کہا: تین حروف پر حتی کہ سات حروف تک پہنچ گئے۔ پھر اس نے کہا: ان میں سے ہر حرف شافی اور کافی ہے۔ اگر تم ﴿سَمِيْعًا عَلِيْمًا﴾ کے بجائے ﴿عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ پڑھ لو (تو کوئی حرج نہیں) بشرطیکہ آیت عذاب کا اختتام رحمت اور آیتِ رحمت کا اختتام عذاب کے ذکر پر نہ ہو۔''②

① شرح مشكل الآثار: 113/8، السنن الصغرى للبيهقي: 356/1. ② مسند أحمد: 124/5، وسنن أبي داود، حديث: 1477، وصحيح الجامع، حديث: 7843.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر ⑫

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

«لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيلَ فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ! إِنِّي بُعِثْتُ إِلٰى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ: مِنْهُمُ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

''رسول اللہ ﷺ کی جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام! میں تو ناخواندہ لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ ان میں بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد ہیں، لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور ایسے اشخاص بھی ہیں جنھوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اے محمد (ﷺ)! قرآن مجید سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔''[1]

حدیث نمبر ⑬

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أُمِرْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلٌّ شَافٍ كَافٍ»

''مجھے سات حروف پر قرآن پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر حرف کافی اور شافی ہے۔''[2]

حدیث نمبر ⑭

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، قَالَ مِيكَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِسْتَزِدْهُ فَاسْتَزَادَهُ قَالَ: فَاقْرَأْ عَلٰى حَرْفَيْنِ قَالَ مِيكَائِيلُ: اِسْتَزِدْهُ فَاسْتَزَادَهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ قَالَ: كُلٌّ شَافٍ كَافٍ مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ»

① جامع الترمذي، حديث: 2944. ② صحيح الجامع، حديث: 1374، والصحيحة، حديث: [illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’جبریل علیہ السلام نے کہا: اے محمد ﷺ! قرآن مجید ایک حرف پر پڑھیں۔ میکائیل علیہ السلام نے کہا: مزید طلب فرمائیں تو آپ ﷺ نے مزید طلب فرمایا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: دو حروف پر پڑھیں۔ میکائیل علیہ السلام نے کہا: مزید طلب فرمائیں تو آپ ﷺ نے مزید طلب فرمایا یہاں تک کہ سات حروف تک بات پہنچ گئی۔ انھوں نے کہا: ان سات حروف میں سے ہر حرف کافی اور شافی ہے، بشرطیکہ عذاب کی آیت کا اختتام رحمت اور رحمت کی آیت کا اختتام عذاب کے ذکر پر نہ ہو۔‘‘[1]

حدیث نمبر ⑮

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ مِنْ سَبْعَةِ أَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ»

’’قرآن مجید سات دروازوں سے سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ تمام حروف کافی اور شافی ہیں۔‘‘[2]

حدیث نمبر ⑯

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَقْرَأَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سُوْرَةً فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَؤُهَا يُخَالِفُ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ عَلَّمَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: لَا تُفَارِقْنِي حَتّٰى نَأْتِيَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! هٰذَا خَالَفَ قِرَاءَتِي فِي السُّوْرَةِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَأْ يَا أُبَيُّ. فَقَرَأْتُهَا فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحْسَنْتَ. ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ: اِقْرَأْ. فَقَرَأَ فَخَالَفَ قِرَاءَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحْسَنْتَ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أُبَيُّ! إِنَّهُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ»

’’مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے ایک سورت پڑھائی۔ میں مسجد میں بیٹھا تھا کہ میں نے ایک آدمی کو

① مسند أحمد 51/5، مصنف ابن أبي شيبة: 138/6. ② صحيح الجامع، حديث: 1496، والصحيحة، حديث: 843.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وہی سورت اپنی قراءت کے خلاف پڑھتے سنا۔ میں نے کہا: تجھے یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے کہا: مجھ سے جدا نہ ہو حتی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں، پھر میں اس کے ساتھ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یہ شخص اس سورت میں میری قراءت کے خلاف پڑھتا ہے جو آپ ﷺ نے مجھے سکھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابی! پڑھو۔'' میں نے وہ سورت پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اچھا پڑھا۔'' پھر اس آدمی سے کہا: ''تم پڑھو۔'' اس نے میری قراءت سے مختلف پڑھا تو اسے بھی اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تو نے بھی اچھا پڑھا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابی! قرآن سات حروف میں اترا ہے۔ ان میں سے ہر ایک شافی وکافی ہے۔''[1]

حدیث نمبر (17)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا:

«يَا أُبَيُّ! إِنَّهُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ»

''اے ابی! قرآن مجید سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ تمام حروف کافی اور شافی ہیں۔''[2]

حدیث نمبر (18)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ سُورَةَ حٰمٓ وَرُحْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ عَشِيَّةً فَجَلَسَ إِلَيَّ رَهْطٌ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الرَّهْطِ: اِقْرَأْ عَلَيَّ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ حُرُوفًا لَا أَقْرَؤُهَا فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ أَقْرَأَكَهَا قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقُلْتُ لَهُ: اِخْتَلَفْنَا فِي قِرَاءَتِنَا فَإِذَا وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ تَغَيَّرَ وَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ حِينَ ذَكَرْتُ لَهُ الِاخْتِلَافَ فَقَالَ: إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الِاخْتِلَافُ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ كَمَا عَلِمَ

[1] سنن النسائي، حديث: 940. [2] صحيح الجامع، حديث: 7842.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَانْطَلَقْنَا وَكُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَقْرَأُ حُرُوفًا لَا يَقْرَؤُهَا صَاحِبُهُ»

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے سورۂ حٰم سجدہ پڑھائی اور ایک شام میں مسجد چلا گیا تو ایک جماعت میرے پاس بیٹھ گئی۔ میں نے اس جماعت میں سے ایک آدمی سے کہا: قرآن پڑھیے۔ تو وہ ایسے حروف پڑھنے لگا جن کو میں نے نہیں پڑھا ہوا تھا۔ میں نے اس سے کہا: تجھے یہ کس نے پڑھائے ہیں؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی موجود تھا۔ میں نے آپ ﷺ سے کہا: ان دونوں نے ہماری قراءت میں اختلاف کیا ہے۔ تو اچانک رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ جب اختلاف کا ذکر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دل میں ناگواری محسوس کی اور کہا: بلاشبہ تم سے پہلے لوگوں کو اختلاف نے ہلاک کیا تھا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوشیدہ طور پر ایک بات کہی اور کہا: رسول اللہ ﷺ تمھیں حکم دے رہے ہیں کہ تم میں سے ہر شخص اسی طرح پڑھے جس طرح وہ جانتا ہے، چنانچہ ہم چل دیے اور ہم میں سے ہر شخص ان حروف پر پڑھتا تھا جن کو اس کا دوسرا ساتھی نہیں پڑھتا تھا۔''[1]

www.kitabosunnat.com

حدیث نمبر ⑲

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَ: كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا»

''میں نے ایک آدمی کو قرآنی آیت پڑھتے سنا جبکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے خلاف پڑھتے سنا تھا، چنانچہ میں اس شخص کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور آپ ﷺ سے واقعہ عرض کیا۔ اس دوران میں مجھے آپ ﷺ کے چہرہ انور پر ناپسندیدگی کے اثرات محسوس ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں درست پڑھتے ہو لیکن ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کا شکار ہوئے تو وہ تباہ و برباد ہو گئے۔''[2]

① المستدرك للحاكم، حديث: 2885، صحيح ابن حبان، حديث: 747. ② صحيح البخاري، حديث: 3476.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں:

«لقد جلست أنا و أخي مجلسا ما أحب أن لي به حمر النعم أقبلت أنا و أخي و إذا مشيخة من صحابة رسول الله ﷺ جلوس عند باب من أبوابه فكرهنا أن نفرق بينهم فجلسنا حجرة اذ ذكروا آية من القرآن فتماروا فيها حتى ارتفعت أصواتهم فخرج رسول الله ﷺ مغضبا قد احمر وجهه يرميهم بالتراب و يقول: مهلا يا قوم بهذا أهلكت الأمم من قبلكم باختلافهم على أنبيائهم وضربهم الكتب بعضها ببعض، إن القرآن لم ينزل يكذب بعضه بعضا بل يصدق بعضه بعضا فما عرفتم منه، فاعملوا به وما جهلتم منه فردوه إلى عالمه»

’’میں اور میرا بھائی ایک ایسی مجلس میں بیٹھے تھے کہ جس کے بدلے میں، میں سرخ اونٹوں کو پسند نہیں کرتا۔ میں اور میرا بھائی آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک دروازے کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ ہم نے ان کے درمیان تفریق کرنا نا پسند جانا تو ہم ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ انھوں نے قرآن مجید کی ایک آیت ذکر کی تو اس میں جھگڑنے لگے یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ غصے سے نکلے، آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ ان کی طرف مٹی پھینک رہے تھے اور فرما رہے تھے: رک جاؤ اے میری قوم! تم سے پہلی امتیں اپنے انبیاء پر اختلاف اور کتاب کے بعض کو بعض پر پیش کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ قرآن اس لیے نہیں اترا کہ اس کا بعض بعض کی تکذیب کرے بلکہ یہ تو اس لیے اترا تھا کہ اس کا بعض بعض کی تصدیق کرے، لہٰذا اس میں سے جو تم جان لو، اس کے مطابق عمل کرو اور جس چیز کا تمھیں علم نہ ہو سکے تو اسے اس کے جاننے والے کی طرف لوٹا دو۔‘‘[1]

[1] مسند أحمد، حدیث: 6702.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیث سبعہ احرف کے فوائد ...

① تمام قراءات حق وصواب ہونے میں برابر ہیں۔جس نے ان میں سے کوئی ایک قراءت بھی پڑھی، اس نے درستی کو پالیا۔اس سلسلے میں آپ ﷺ کے مندرجہ ذیل فرامین گرامی پیش کیے جاسکتے ہیں:

⊙ «فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَؤُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوْا» ⊙ «فَايَّ ذٰلِكَ قَرَأْتُمْ أَصَبْتُمْ»

⊙ «أَصَبْتَ» ⊙ «أَحْسَنْتَ» ⊙ «فَحَسَّنَ الرَّسُوْلُ ﷺ شَأْنَهُمَا»

② سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے جب ایک دوسرے کی قراءت کی مخالفت کی تو آپ ﷺ نے ان کی مخالفت کو درست قرار نہیں دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا اختلافِ قراءات درست اور منزل من اللہ تھا۔اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے سیدنا ابی رضی اللہ عنہ کے سینے پر ضرب لگانے سے بھی دلیل لی جاتی ہے جب ان کے لیے اختلاف قراءات کو سمجھنا مشکل ہو گیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام واضح اور غیر مبہم دلائل اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ منزلِ حروف میں سے ہر ہر حرف کی قراءت جائز اور حق ہے۔

③ متنوع قراءات اختلافات کے باوجود منزل من اللہ ہیں، رسول اللہ ﷺ سے انھیں بطریق تلقّی و مشافہت حاصل کیا گیا ہے۔اختلافِ قراءات کے معاملے میں انسانوں میں سے کسی کو کچھ دخل نہیں ہے۔کسی بھی شخص کے لیے، چاہے وہ کوئی بھی ہو، یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی سے ایک عبارت کی جگہ دوسری عبارت یا ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف یا اس کے برابر کا کوئی حرف پڑھے۔اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

⊙ آپ ﷺ نے قراءت میں اختلاف کرنے والے ہر شخص کی قراءت کے متعلق فرمایا: «كَذَالِكَ أُنْزِلَتْ»

⊙ مخالفت کرنے والے کا اپنے ساتھی سے کہنا: «أَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ»

⊙ آپ ﷺ کا ہر ایک کو اس کی قراءت پر ثابت رکھنا۔

④ اگر ہر کسی کو یہ اجازت دے دی جاتی کہ وہ اپنی مرضی سے جو لفظ چاہے، پڑھ لے تو اس سے قرآن کریم کی قرآنیت باطل ٹھہرتی، کیونکہ قرآن تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے۔اگر ہر ہر فرد کو اپنی خواہش نفس کے مطابق پڑھنے کی اجازت دے دی جاتی تو قرآن کریم کا اعجاز ختم ہو جاتا۔مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ۝﴾ کا ابطال لازم آتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ مسلمانوں کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اختلافِ قراءات کو لڑائی جھگڑے کا موضوع بنائیں یا اس کو بنیاد بنا کر قرآن مجید کے متعلق اختلاف کریں، اسے جھٹلائیں یا اس میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کریں کیونکہ قرآن مجید کو سبعہ احرف پر نازل کرنے کا مقصد اُمت اسلامیہ پر رحمت، آسانی اور نرمی کرنا تھا، چنانچہ یہ جائز نہیں کہ اس آسانی کو سختی، اس وسعت کو تنگی اور اس عطیہ الٰہی کو آزمائش اور مشقت میں تبدیل کیا جائے۔ اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

⊙ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں ہے:

«فلا تماروا في القرآن فإن المراء فيه كفر»

’’قرآن میں جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔‘‘

⊙ اختلافِ قراءات کے موقع پر آپ ﷺ نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

«إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الِاخْتِلَافُ»

’’تم سے پہلے لوگوں کو اسی اختلاف نے تباہ کیا۔‘‘

③ اَحرفِ سبعہ سے مراد کیفیت ادا اور پڑھنے سے متعلق قرآنی الفاظ کا اختلاف ہے، نہ کہ تفسیر یا معانی کے سات مختلف انداز۔ اس بات کی دلیل آپ ﷺ کے مندرجہ ذیل فرامین ہیں:

⊙ آپ ﷺ نے فرمایا:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

’’قرآن کریم سات مختلف اَسالیبِ تلاوت پر نازل کیا گیا ہے۔‘‘

اس حدیث میں حروفِ سبعہ سے مراد پڑھنے کے سات مختلف اَسالیب ہیں۔

اس حدیث میں لفظ «أحرف» مجازِ مرسل کے قبیل سے ہے۔ یہاں جز، (حرف) بول کر کل (کلمات قرآنیہ جو مختلف قراءات پر مشتمل ہیں کو) مراد لیا گیا ہے۔ ان دونوں میں تعلق جزئیت وکلیت کا ہے، جیسے رقبۃ (گردن) بول کر مکمل غلام اور عین (آنکھ) بول کر پورا آدمی (جاسوس) مراد لیا جاتا ہے۔ مزید برآں جیسے سبعہ احرف بول کر مراد مختلف فیہ کلمات قرآنیہ ہیں، اسی طرح مختلف فیہ کلمات سے مراد حروفِ مختلفہ ہیں، نہ کہ کلمہ کے تمام حروف۔ کلمہ مختلف فیہ کے متعین حروف میں اختلاف بسااوقات رفع، نصب، جر کا ہوتا

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

ہے اور بعض اوقات غیب و خطاب اور نقص و زیادتی وغیرہ کا ہوتا ہے۔

⊙ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے ضمن میں یہ بات قابل توجہ ہے کہ انھوں نے پہلے فرمایا: «وَهُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ» بعد ازاں اسی اختلافِ حروف کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں: «فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ»

آپ نے نوٹ فرمایا کہ پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے «علی حروفٍ» کہا، پھر انھی حروف کو «القراءة» سے تعبیر فرمایا جیسا کہ قراءات کی لغوی تعریف میں یہ بحث گزر چکی ہے:

«بِأَنَّ الْقِرَاءَةَ هِيَ عِبَارَةٌ عَنْ لَفْظِ الْأَحْرُفِ مَجْمُوْعًا»

''قراءت حروف کے مجموعے کے پڑھنے کو کہتے ہیں۔''

⊙ اسی طرح سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

«فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ»

''انھوں نے ایسی قراءت کی جس پر میں نے انکار کیا۔''

حالانکہ قرآن کریم کے مختلف قراءتوں میں نازل ہونے کے لیے حدیث میں لفظ «أحرف» استعمال ہوا ہے، جبکہ سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے معاملہ پیش کیا تو کہا:

«إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ»

''اس نے اپنے ساتھی کی قراءت کے علاوہ کوئی دوسری قراءت پڑھی ہے۔''

اس تقریر اور بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حدیث میں ''حروف'' سے مراد معانی ومطالب کے بجائے قراءت اور تلاوت سے متعلقہ پڑھنے کے سات اُسالیب ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے دَور کرتے ہوئے اخذ فرمائے اور یہ حروف ائمہ سبعہ یا عشرہ کی قراءات میں موجود ہیں۔

رہا یہ سوال کہ ان ائمہ کی طرف ان قراءات کی نسبت کی کیا وجہ ہے؟ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ نسبت محض اختیاری ہے، کیونکہ انھوں نے ان حروف کو اختیار کیا، ان میں مہارت حاصل کی، انھی کے پڑھنے پڑھانے میں اپنی زندگیاں کھپا دیں، وہ اس حوالے سے مرجع خلائق بنے، لوگ ان سے قراءات حاصل کرتے تھے، یوں قراءات کی نسبت ان کی طرف ہونے لگی، چنانچہ معلوم ہوا کہ ان ائمہ کی طرف قراءات کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نسبت مذکورہ قبیل سے ہے، نہ کہ اس لیے کہ انھوں نے قراءات کو اپنی مرضی سے گھڑ کر لوگوں میں پھیلا دیا۔

(۷) صحابہ کرام ؓ نے جو کچھ آپ ﷺ سے اخذ کیا، وہ اسی تک محدود رہے، نہ کہ ہر وہ وجہ پڑھنے لگے جو عربیت کے موافق تھی۔ اس بات کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

⊙ سیدنا ہشام بن حکیم ؓ نے فرمایا:

«أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ»

''یہ قراءت مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔''

⊙ سیدنا عمر ؓ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

«سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ ... لَمْ تُقْرِئْنِيهَا»

''میں نے ان سے ایسی قراءت سنی ہے، جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔''

⊙ صحابی رسول ﷺ کا یہ سوال دیکھیں:

«مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذَا؟»

''یہ قراءت تجھے کس نے پڑھائی؟''

⊙ سیدنا ابی بن کعب ؓ نے یوں سوال کیا:

«أَوَ لَمْ تُقْرِئْنِي كَذَا وَ كَذَا»

''کیا آپ ﷺ نے مجھے ایسے ایسے نہیں پڑھایا تھا؟''

⑧ اَحرفِ سبعہ کی رخصت و سہولت مدینہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی تھی، نہ کہ مکہ مکرمہ میں۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ سیدنا ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں:

«لَقِيَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ»

''جبریل علیہ السلام نبی ﷺ سے بنی غفار کے تالاب کے پاس ملے۔''

أضاة بني غِفَار مدینہ میں واقع ایک مقام کا نام ہے۔ اس تالاب کی بنی غفار کی طرف نسبت کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس کے قریب رہتے تھے۔ ①

① فتح الباري: 28/9، معجم از بكري: 164/1، المشارق از قاضي عياض: 47/1، وفاء الوفاء از سمهودي: 759-757/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام یاقوت رحمہ اللہ نے اسے قطعیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔[1]

⑨ سبعہ اَحرف میں سے جس حرف کے مطابق پڑھا جائے، ٹھیک ہے کیونکہ تمام حروف قرآن کریم ہیں۔

اس بات کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

⊙ آپ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے:

«فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَؤُوْا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوْا»

''وہ جس حرف کے مطابق بھی پڑھیں گے، درستی کو پالیں گے۔''

⊙ اسی طرح سیدنا ہشام رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا ابی رضی اللہ عنہ اور ان کے خلاف پڑھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قراءات اس بات کے صریح دلائل میں سے ہیں۔ خصوصا آپ ﷺ کا یہ فرمان: «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

غور فرمائیں کہ آپ ﷺ کے مطابق (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نزولِ قرآن سات انداز پر ہوا ہے۔

حدیثِ سبعہ اَحرف کا تواتر

اَحادیث مذکورہ اور سبعہ احرف سے متعلقہ دیگر روایات اپنے مجموعے اور کثرتِ طرق کے لحاظ سے تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں، جیسا کہ ابوالمنہال یسار بن سلامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے:

ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ ایک دن سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر کھڑے ہوکر لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر فرمایا کہ حدیث: «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ» جس جس نے آپ ﷺ سے سن رکھی ہے، وہ کھڑا ہو جائے۔

«فَقَامُوا حَتّٰى لَمْ يُحْصَوْا فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَأَنَا أَشْهَدُ مَعَهُمْ»

''تو اتنا بڑا مجمع کھڑا ہوگیا کہ اس کا شمار ناممکن تھا۔ سب نے اس بات کی گواہی دی کہ واقعی آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اور اس کا ہر ہر حرف شافی وکافی ہے، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تمھارے ساتھ اس بات پر گواہ ہوں۔''[2]

[1] معجم البلدان: 214/1. [2] مجمع الزوائد: 153/7.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی کا قول: لَمْ يَخصصْ‌ا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حدیثِ سبعہ احرف اپنے ناقلین کے اعتبار سے متواتر ہے۔حفاظ حدیث میں سے ایک بہت بڑی جماعت نے بھی حدیثِ سبعہ احرف کو متواتر کہا ہے جن میں امام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ اور امام حاکم رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ [1]

اس حدیث کو ہم اُمہات کتب حدیث صحاح ستہ، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مستدرک حاکم، طبرانی اور طبری وغیرہ میں مختلف اسانید کے ساتھ مذکور پاتے ہیں۔صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد لوگوں کی بہت بڑی تعداد میں اس حدیث کی شہرت اور اس کے کثرت طرق کو دیکھا جاسکتا ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بہت بڑی جماعت نے اس حدیث کو نقل فرمایا ہے جن میں مندرجہ ذیل اکیس (21) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام خصوصا موجود ہیں:

سیدنا ابی بن کعب، انس بن مالک، حذیفہ بن یمان، زید بن ارقم، سمرہ بن جندب، سلیمان بن صرد، ابن عباس، ابن مسعود، عبدالرحمٰن بن عوف، عثمان بن عفان، عمر بن خطاب، عمرو بن ابی سلمہ، عمرو بن عاص، معاذ بن جبل، ہشام بن حکیم، ابوبکرہ، ابوجہم، ابوسعید خدری، ابوطلحہ، ابوہریرہ اور اُم ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہم۔'' [2]

امام سیوطی رحمہ اللہ نے مذکورہ 21 صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام ذکر کیے ہیں، جبکہ ان کے علاوہ اس حدیث کو سیدنا زید بن ثابت، عبادہ بن صامت، ابوایوب اور ان کے علاوہ کئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی نقل کیا ہے، چنانچہ اب مجموعہ اکیس سے بڑھ کر چوبیس (24) ہوگیا۔ [3]

جس طریقے سے یہ روایت منقول ہے، اس پر محدثین کرام کی اصطلاح کے مطابق شہرت و تلقی بالقبول اور تواتر کا اطلاق کیا جاسکتا ہے۔ [4]

ڈاکٹر احمد حسن رحمہ اللہ الوجیز فی اُصول الفقہ کے ترجمہ واضافہ جات پر مشتمل کتاب جامع الاصول میں لکھتے ہیں: ''اہل فن کے ہاں تواتر لفظی صرف چھ احادیث کو حاصل ہے جو درج ذیل ہیں:

① «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ»

''بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' [5]

① الإتقان: 1/45. ② النشر: 1/21. ③ الأحرف السبعة از دكتور حسن ضيا، ص: 108. ④ الأحرف السبعة، ص: 109، نظم المتناثر از قطاني، ص: 111. ⑤ صحيح البخاري، حديث: 1.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

② «اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ»

''دلیل مدعی پر ہے اور قسم انکار کرنے والے پر ہے۔''[1]

③ «مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانا آگ بنالے۔''[2]

④ «لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ»

''کوئی ہمارا وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ کر جائیں، وہ صدقہ ہوتا ہے۔''[3]

⑤ «إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

''بلاشبہ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔''[4]

⑥ «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ»

''بلاشبہ تم قیامت کے دن اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔''[5]

مذکورہ بالا تقریر سے یہ بات واضح ہوئی کہ حدیث سبعۃ احرف متواتر اور قطعی الثبوت ہے۔ واللہ اعلم

(1) الإرواء، حديث:1938. (2) صحيح البخاري، حديث: 1291. (3) صحيح البخاري، حديث:3712. (4) صحيح البخاري، حديث:4992. (5) صحيح البخاري، حديث:7434، جامع الترمذي، حديث:2554، المعجم الكبير، حديث:2239.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبعہ احرف کا معنی ومفہوم اور راجح قول

سبعہ احرف کا مفہوم

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا حقیقی کلام اور پوری انسانیت کے لیے آئین اور دستور ہے۔ یہ دستورِ ربانی جہاں انتہائی جامع اور اکمل ہے وہاں اپنے تمام زاویوں میں آسان، قابل فہم اور قابل عمل ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس دستور کی تلاوت اور قراءت کو آسان ترین بنانے کے لیے اسے سات حروف میں نازل کیا ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

''قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے۔''[1]

اس حدیث کے مفہوم کے متعلق امام سیوطی رحمہ اللہ نے 40 اقوال،[2] جبکہ امام قرطبی رحمہ اللہ نے امام ابن حبان رحمہ اللہ کے حوالے سے 35 اقوال کا تذکرہ کیا ہے۔[3] جن میں سے 4 اقوال زیادہ مشہور ہیں جو کہ یہ ہیں:

① سبعہ احرف سے مراد سات قبائلِ عرب کی سات لغات ہیں: یہ موقف امام ابوعبید رحمہ اللہ، امام ازہری رحمہ اللہ اور ابن عطیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ لیکن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کی حدیث اس موقف کی تردید کرتی ہے کیونکہ دونوں صحابہ کرام کے درمیان قراءت کا اختلاف

① صحيح البخاري، حديث:4992، 5041، 2419. وصحيح مسلم، حديث:1896، 1897 وسنن أبي داؤد، حديث: 1475، وجامع الترمذي، حديث: 2943، وسنن النسائي، حديث: 935، وصحيح الجامع، حديث:2249. ② الإتقان:1/146. ③ تفسير القرطبي:1/24.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا، حالانکہ یہ دونوں قریشی تھے۔ اور دونوں کی زبان بھی ایک ہی تھی۔ جیسا کہ امام ابن جزری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ اِخْتَلَفَا فِي قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ وَكِلَاهُمَا قُرَشِيَّانِ مِنْ لُغَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَبِيلَةٍ وَاحِدَةٍ»

''سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کے درمیان سورۂ فرقان کی قراءت میں اختلاف ہوا جس کی تفصیل صحیح بخاری میں موجود ہے، حالانکہ یہ دونوں حضرات قریشی تھے۔ دونوں کا قبیلہ بھی ایک تھا اور زبان بھی ایک تھی۔''[1]

اور امام باقلانی رحمہ اللہ نے واضح الفاظ میں اس موقف کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے:

«وَقَدْ زَعَمَ قَوْمٌ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»، أَنَّهُ مُنَزَّلٌ عَلَى سَبْعَةِ لُغَاتٍ مُخْتَلِفَاتٍ، وَهٰذَا أَيْضًا بَاطِلٌ.. وَالدَّلِيلُ عَلَى فَسَادِ ذَالِكَ عِلْمُنَا بِأَنَّ لُغَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ كُلُّهَا لُغَةٌ وَاحِدَةٌ، وَإِنَّهَا لَيْسَتْ لُغَاتٌ مُتَغَايِرَةٌ، وَهُمْ مَعَ ذَالِكَ قَدْ تَنَافَرُوا وَتَنَاكَرُوا الْقِرَاءَةَ»

''بعض لوگوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے فرمان: ''قرآن کریم کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔'' کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کو عرب کی سات مختلف لغات پر نازل کیا گیا ہے۔ یہ خیال بھی سراسر باطل ہے۔ اس کے باطل ہونے کی دلیل تاریخ کی یہ حقیقت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی لغات ایک دوسرے سے مختلف نہیں تھیں، بلکہ سب کی ایک ہی زبان تھی۔ اس کے باوجود انھوں نے ایک دوسرے کی قراءت سے اختلاف کیا۔''[2]

اور سوچنے کی بات یہ ہے کہ کون سی سات لغات میں قرآن مجید نازل ہوا ہے کیونکہ قرآن مجید میں اس

① النشر في القراءات العشر: 24/1. ② الانتصار للقرآن: 379/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت بھی 50 لغات ہیں جن میں سے 8 فصیح ہیں: قریش، قیس، تمیم، ہذیل، کنانہ، سعد، اسد، بنو بکر جیسا کہ امام ابو بکر الواسطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الإرشاد في القراءات العشر کے صفحہ نمبر: 22 '' میں ذکر کیا ہے۔

(۲) سبعہ احرف سے کسی کلمے میں مترادف الفاظ کی سات وجوہ مراد ہیں: جیسے: ''هَلُمَّ، تَعَالَ، أَقْبِل، إِلَيَّ، قَصْدِي، قُرْبِي، نَحْوِي'' یہ سات مختلف الفاظ باہم مترادف اور ہم معنی ہیں جو کہ بلانے اور طلب کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ موقف جمہور فقہاء اور محدثین کی طرف منسوب ہے جن میں سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن وہب رحمہ اللہ بھی شامل ہیں اور یہی قول ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

لیکن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کی حدیث اس موقف کی بھی واضح تردید کرتی ہے کیونکہ سورۃ الفرقان کے جن الفاظ میں قراءات کا اختلاف ہوا ہے، ان میں مترادفات سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ایسے کلمات کا کوئی وجود ہے جو ایک مفہوم کے لیے ہر لغت میں سات مختلف الفاظ رکھتے ہوں بلکہ دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف کلمات کے تلفظ اور کیفیت میں ہوا تھا جس کی تعبیر خود سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قراءت کے ساتھ کی ہے۔

③ سبعہ احرف سے مراد سات قسم کے معانی اور احکام ہیں: اور وہ یہ ہیں: حلال، حرام، امر (کسی کام کا حکم دینا)، زجر (کسی کام سے ڈرانا)، محکم (جس کے معانی واضح ہیں)، متشابہ (جس کے معانی واضح اور یقینی نہ ہوں) اور امثال۔ لیکن اگر سورۃ الفرقان کی متواتر قراءات پر غور کیا جائے تو کسی بھی قراءت میں حلال وحرام یا محکم ومتشابہ کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور اسی طرح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کے اختلاف کو دیکھا جائے تو ایک معمولی فہم والا انسان بھی اس بات کا ادراک کر سکتا ہے کہ یہ اختلاف تلفظ اور کیفیت کا اختلاف تھا، معانی اور احکام کا اختلاف نہ تھا اور یہ ممکن بھی نہیں کہ کوئی ایک متواتر قراءت حلت کا حکم دے اور دوسری قراءت اسے حرمت کے دائرے میں لے جائے اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے کہ ایک قراءت تو محکم ہو اور دوسری متشابہ ہو۔ اسی لیے امام محمد بن شہاب زہری رحمہ اللہ نے بھی اس احتمال کو سراسر باطل قرار دیا ہے اور انھوں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کی حدیث کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بیان کرنے کے بعد صاف کہا ہے:

«بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُف إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ»

''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تلفظ کے فرق کے باوجود معنوی اعتبار سے ان ساتوں حروف کا مرجع ایک ہی ہے۔تلفظ کے اس فرق سے حلال وحرام میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔''[1]

اور اسی لیے امام ابن عطیہ رحمہ اللہ نے اس قول کو ضعیف کہتے ہوئے فرمایا ہے:

«فَالْإِجْمَاعُ عَلَى أَنَّ التَّوْسِعَةَ لَمْ تَقَعْ فِي تَحْرِيمِ حَلَالٍ وَلَا تَحْلِيلِ حَرَامٍ»

''اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ وسعت و آسانی کسی حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے سے پیدا نہیں ہوتی۔''[2]

اور قرآن مجید کو سات حروف پر نازل کرنے کے مقاصد میں اولین مقصد وسعت اور آسانی تھی۔

⑨ سبعہ احرف سے مراد کلمات قرآنیہ میں وہ وجوہِ قراءات ہیں جن کی سات انواع ہیں جن کا تعلق ادائیگی اور اس کی کیفیات سے ہے: یہ موقف علماء کی ایک بڑی تعداد کا ہے جن میں سرفہرست امام رازی رحمہ اللہ، امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ، امام ابن جزری رحمہ اللہ اور دیگر محققین ہیں۔اور یہی راجح اور صحیح ترین مفہوم ہے!

چونکہ حرف وجہ اور طرزِ قراءت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اسی لیے اہل عرب قراءت کے لیے حرف کا لفظ استعمال کرتے نظر آتے ہیں جیسا کہ قراء صحابہ سے منقول قراءت کے لیے حرفِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حرفِ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حرفِ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ استعمال کیا گیا ہے۔اور جیسا کہ قراءت وہ طرزِ ادا ہے جس کے مطابق تلاوت کی جاتی ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھی وجوہِ قراءات کو حروف سے تعبیر کیا ہے۔اور ان حروف کے اختلافِ تنوع کی سات قسمیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

① اسماء کا اختلاف: خواہ ان اسماء کا تعلق مفرد، تثنیہ، جمع سے ہو یا مذکر ومؤنث سے ہو، جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَٰنَٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَٰعُونَ﴾[3] میں ''لِأَمَانَاتِهِمْ'' جمع کے ساتھ

① صحیح مسلم، حدیث: 1939. ② المحرر الوجیز: 43/1. ③ المعارج 32:70.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ''لِأَمَانَتِهِمْ'' مفرد کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔

② افعال کا اختلاف: ایک قراءت میں اگر ماضی کا صیغہ ہے تو دوسری میں فعل مضارع یا امر کا صیغہ ہو گا۔ ایک قراءت میں فعل معروف اور دوسری میں فعل مجہول کا صیغہ ہے اور کہیں وزن کا فرق ہے، جیسے فرمان الٰہی: ﴿يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَّهُمْ﴾[①] میں دوسری قراءت: ﴿يَعْكِفُونَ﴾ کاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ اور اسی طرح ﴿فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ﴾[②] میں دوسری قراءت: ﴿فَتَلَقَّىٰ آدَمَ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٌ﴾ ہے۔

③ وجوہ اعراب کا اختلاف: جیسے فرمان الٰہی: ﴿وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ﴾[③] میں دوسری قراءت راء کے ضمہ کے ساتھ ﴿وَلَا يُضَارُّ كَاتِبٌ﴾ ہے۔

④ الفاظ کی کمی وبیشی کا اختلاف: مثلاً ایک قراءت ﴿مِن﴾ کے بغیر ﴿وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا﴾[④] ہے اور دوسری میں ﴿مِن﴾ جارہ کے اضافہ سے ﴿وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا﴾ ہے۔

⑤ تقدیم وتاخیر کا اختلاف: مطلب یہ کہ ایک قراءت میں ایک لفظ پہلے ہے تو دوسری قراءت میں وہی لفظ بعد میں ہے۔ مثلاً ایک قراءت میں فعل معروف پہلے ہے اور فعل مجہول بعد میں ﴿فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ﴾[⑤] ہے تو دوسری قراءت میں اس کے برعکس ﴿فَيُقْتَلُونَ وَيَقْتُلُونَ﴾ ہے۔

⑥ تبدیلی کا اختلاف: ایک قراءت میں ایک لفظ ہے تو دوسری میں اس کی جگہ دوسرا لفظ ہے۔ مثال کے طور پر ایک قراءت میں ﴿وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا﴾[⑥] ہے تو دوسری میں ﴿وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِرُهَا﴾ ہے۔

⑦ لہجات کا اختلاف: جیسے فتح، امالہ، تفخیم، ترقیق، اظہار اور ادغام وغیرہ، مثلاً اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ﴾ میں لفظ ﴿أَتَاكَ﴾ اور لفظ ﴿مُوسَىٰ﴾ کو فتح اور امالہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔

① الأعراف 138:7. ② البقرة 37:2. ③ البقرة 282:2. ④ التوبة 100:9. ⑤ التوبة 111:9. ⑥ البقرة 259:2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ابن قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَقَدْ تَدَبَّرْتُ وُجُوهَ الْخِلَافِ فِي الْقِرَاءَاتِ فَوَجَدْتُهَا سَبْعَةَ أَوْجُهٍ»

''بلاشبہ میں نے قراءات میں اختلاف کی نوعیتوں پر بہت غور وفکر کیا تو مجھے اس میں سات طرح کے اختلافات ملے۔''[1]

اور امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے بھی یہی لکھا ہے:

«وَهٰذَا وَجْهٌ حَسَنٌ مِنْ وُجُوهِ مَعْنَى الْحَدِيثِ»

''سبعہ احرف کی حدیث کے سلسلے میں جتنی بھی توجیہات کی گئی ہیں، یہ ان میں سب سے بہترین توجیہ ہے۔''[2]

لہٰذا ان تمام قراءاتِ متواترہ پر ایمان لانا اور ان کو حق وثابت سمجھنا ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«فَهٰذِهِ الْقِرَاءَاتُ الَّتِي يَتَغَايَرُ فِيهَا الْمَعْنٰى كُلُّهَا حَقٌّ وَكُلُّ قِرَاءَةٍ مِنْهَا مَعَ الْقِرَاءَةِ الْأُخْرٰى بِمَنْزِلَةِ الْآيَةِ مَعَ الْآيَةِ يَجِبُ الْإِيمَانُ بِهَا كُلِّهَا وَاتِّبَاعُ مَا تَضَمَّنَتْهُ مِنَ الْمَعْنٰى عِلْمًا وَعَمَلًا لَا يَجُوزُ تَرْكُ مُوجِبِ إِحْدَاهُمَا لِأَجْلِ الْأُخْرٰى ظَنًّا أَنَّ ذٰلِكَ تَعَارُضٌ»

''یہ تمام قراءات جن میں معنی کی تبدیلی واقع ہوتی ہے، سب کی سب حق اور ثابت ہیں۔ ہر قراءت دوسری قراءت کے لیے ایسے ہی ہے جیسے ایک آیت دوسری آیت کے ساتھ۔ ان تمام پر ایمان لانا لازم ہے۔ یہ قراءات علمی اور عملی طور پر جن معانی کا احاطہ کیے ہوئے ہیں، ان کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ ایک قراءت دوسری کے متعارض ہے، کسی قراءت کو ردّ کرنا جائز نہیں ہے۔''[3]

اور امام ابن جزری رحمہ اللہ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے، فرماتے ہیں:

[1] تأويل مشكل القرآن، ص:39، صفحات في علوم القراءات، ص:107. [2] التمهيد:8/295. [3] مجموع الفتاوى:13/392.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«وَكُلُّ مَا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ قَبُوْلُهُ وَلَمْ يَسَعْ أَحَدًا مِنَ الْأُمَّةِ رَدُّهُ وَلَزِمَ الْإِيْمَانُ بِهِ وَإِنَّ كُلَّهُ مُنَزَّلٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ»

''ان قراءات میں سے جو بھی نبی کریم ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہیں، ان کو قبول کرنا واجب ہے۔ امت میں سے کسی کو بھی ان کو رد کرنے کی جرأت نہیں۔ اور ان پر ایمان لانا لازم ہے اور بلاشبہ وہ تمام کی تمام منزل من اللہ ہیں۔''①

① النشر:51/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعددِ قراءات کے فوائد وثمرات

اختلاف کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: ① اختلاف تضاد اور ② اختلافِ تنوع۔ قرآن مجید کی قراءات میں اختلافِ تضاد تو ممکن ہی نہیں جس سے یہ بات تو واضح ہوئی کہ اختلافِ قراءات سے مراد تنوع ہے نہ کہ تضاد، جیسا کہ امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَأَمَّا حَقِيقَةُ إِخْتِلَافِ هٰذِهِ السَّبْعَةِ الْأَحْرُفِ الْمَنْصُوصِ عَلَيْهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَفَائِدَتُهُ فَإِنَّ الْاِخْتِلَافَ الْمُشَارَ إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ إِخْتِلَافُ تَنَوُّعٍ وَتَغَايُرٍ لَا اِخْتِلَافُ تَضَادٍّ وَتَنَاقُضٍ فَإِنَّ هٰذَا مُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ فِي كَلَامِ اللهِ تَعَالٰى، قَالَ تَعَالٰى: ﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾ (النساء4:82)»

''آپ ﷺ سے منقول سبعہ احرف کے اختلاف کی حقیقت یہ ہے کہ اس سے مراد اختلافِ تنوع اور تغایر ہے، نہ کہ اختلافِ تضاد اور تناقض کیونکہ یہ کلام اللہ میں محال ہے۔ فرمانِ ربانی ہے:

﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾

''کیا یہ قرآن میں تدبر سے کام نہیں لیتے، اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔''①

امام دانی رحمہ اللہ (أحرف سبعة، ص:47 میں)، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (مجموع الفتاوی:13/391، 392 میں) اور امام جزری رحمہ اللہ (النشر:1/30، 59،49 میں) ان سب کے بقول اختلافِ قراءات تین حالتوں سے خالی نہیں:

① النشر:1/49.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) اختلاف لفظ سے تبدیلی معنی واقع نہ ہو، جیسے لفظ الصِرَاطَ کو سین اور اشمام کے ساتھ پڑھنے میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی کیونکہ یہ محض لجات ہیں۔

(۲) لفظ کی تبدیلی سے معنی میں بھی تبدیلی ہو جائے لیکن ان دونوں میں کوئی ایسی توجیہ موجود ہو جو دونوں معانی کو اکٹھا کر دے، جیسے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لفظ مالك میں بالالف (مَالِكِ) اور بدون الالف (مَلِكِ) دو قراءات ہیں۔ ان دونوں قراءتوں سے مراد ذات باری تعالیٰ ہے کیونکہ اللہ ہی قیامت کے دن کا بادشاہ اور مالک ہے، لہٰذا یہ دونوں صفات اللہ کے لیے اس آیت میں اکٹھی ہوگئی ہیں۔

③ تبدیلی لفظ سے تبدیلی معنی بھی ہو لیکن ایک اعتبار سے معنی میں تضاد نہیں ہوتا، مثلاً: ﴿وَظَنُّوٓا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا﴾ میں کُذِبُوا کو ذال کی تشدید (کُذِّبُوا) اور تخفیف دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ تشدید کے ساتھ پڑھنے کا معنی یہ ہوگا کہ رسولوں نے اس بات کا یقین کر لیا کہ ان کی قوم نے انھیں جھٹلا دیا ہے، جبکہ تخفیف والی قراءت کا معنی ہوگا کہ قوم والوں نے خیال کیا کہ نبیوں کا یہ کہنا کہ اگر ہم ان کی نبوت کو جھٹلا دیں گے تو ہم عذاب سے دوچار کیے جائیں گے، جھوٹ پر مبنی ہے۔

پہلی قراءت میں ظن بمعنی یقین ہوگا، اس صورت میں ظَنُّوا میں جمع کی ضمیر رسولوں کے لیے اور کذبوا کی ضمیرِ جمع قوم والوں کے لیے ہوگی اور دوسری قراءت، جس میں ظن بمعنی یقین نہیں، میں پہلی ضمیر سے مراد قوم اور دوسری سے مراد رسول ہیں۔ [1]

قرآن مجید کے مختلف قراءات پر نازل کیے جانے میں بے شمار حکمتیں اور بہت سے فوائد ہیں جن میں سے چند اہم فوائد کو ہم ذیل میں بیان کیے دیتے ہیں:

① اُمت محمدیہ کے عز و شرف، اُس پر اللہ کی بے پناہ رحمت اور نبی ﷺ کی دعا کو درجہ قبولیت پر فائز کرتے ہوئے اس پر تخفیف کرنا: جب سیدنا جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور اللہ کا حکم سنایا کہ آپ اپنی اُمت کو ایک حرف پر پڑھائیں تو آپ ﷺ نے اللہ سے معافی و بخشش کا سوال کرتے ہوئے فرمایا کہ میری اُمت اس بات کی طاقت نہیں رکھتی ہے۔ یہ امت پر تخفیف کے قبیل سے ہے۔

إمام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① حجۃ القراءات، ص: 77، الکشف: 26،25/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«وَذٰلِكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَانُوْا يُبْعَثُوْنَ إِلٰى قَوْمِهِمُ الْخَاصِّيْنَ بِهِمْ وَالنَّبِيُّ ﷺ بُعِثَ إِلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ أَحْمَرِهَا وَأَسْوَدِهَا عَرَبِيِّهَا وَعَجَمِيِّهَا وَكَانَتِ الْعَرَبُ الَّذِيْنَ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلُغَتِهِمْ لُغَاتُهُمْ مُخْتَلِفَةً وَأَلْسِنَتُهُمْ شَتّٰى وَيَعْسُرُ عَلٰى أَحَدِهِمُ الْاِنْتِقَالُ مِنْ لُغَتِهِ إِلٰى غَيْرِهَا أَوْ مِنْ حَرْفٍ إِلٰى آخَرَ بَلْ قَدْ يَكُوْنُ بَعْضُهُمْ لَا يَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا بِالتَّعْلِيْمِ وَالْعِلَاجِ لَاسِيَّمَا الشَّيْخُ وَالْمَرْأَةُ وَمَنْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَوْ كُلِّفُوا الْعُدُوْلَ عَنْ لُغَتِهِمْ وَالْاِنْتِقَالَ عَنْ أَلْسِنَتِهِمْ لَكَانَ مِنَ التَّكْلِيْفِ بِمَا لَا يُسْتَطَاعُ وَمَا عَسٰى أَنْ يَتَكَلَّفَ الْمُتَكَلِّفُ وَتَأْبَى الطِّبَاعُ»

’’سابقہ انبیاء علیہم السلام ایک خاص قوم کی طرف مبعوث کیے جاتے تھے لیکن نبی ﷺ کو اللہ نے تمام عربی و عجمی اور سرخ و سفید کی طرف مبعوث فرمایا تو اہلِ عرب جن کی لغت میں قرآنِ مجید نازل کیا گیا تھا، مختلف لغات ولہجات رکھتے تھے۔ ان کے لیے مشکل تھا کہ اپنی لغت کو چھوڑ کر دوسرے کی لغت میں قرآن پڑھیں یا اپنی لغت کے حرف کے علاوہ کوئی اور حرف ادا کریں بلکہ ان میں سے بعض تو ایسے بھی تھے جو سیکھنے کے باوجود اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ظاہری بات ہے ان میں بوڑھے، بچے، عورتیں اور ناخواندہ لوگ بھی تھے جیسا کہ آپ علیہ السلام نے اس بات کی طرف اِشارہ بھی فرمایا۔ اگر انھیں اپنی زبان چھوڑ کر دوسری لغت یا لہجے کا پابند بنا دیا جاتا تو یہ ان کی طبیعتوں پر گراں گزرتا، حالانکہ اللہ کسی کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر تکلیف میں مبتلا نہیں کرتا۔‘‘[1]

اور ویسے بھی یہ بات اسلام کی آسانی اور ایسی مہربانی جو مشقت کو دور کرنے اور تکلیف کو لازمی طور پر ختم کرنے کی حامی ہے، کے خلاف ہوتی۔[2]

② قرآن مجید کے حفظ اور اس کی نقل کو اُمت محمدیہ پر آسان کرنا: قرآن مجید میں جب اس قدر اختصار اور بلاغت ہے تو حفظ کرنے والے کے لیے جب ایک کلمہ میں کئی وجوہ ہوں گی تو اس کے لیے اس کلمہ کو یاد کرنا اور سمجھنا زیادہ آسان ہوگا اور حافظ کے لیے قراءاتِ مختلفہ کے معانی کو بیان کرنا بھی زیادہ

① النشر: 22/1. ② الأبحاث، ص: 16.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سہل ہوگا، خاص کر جب رسم الخط بھی ایک ہو۔[1]

③ امت محمدیہ کے فضل وشرف وسابقہ تمام امتوں سے ممتاز ہونے پر دلیل: فضل وشرف اس اعتبار سے ہے کہ امت محمدیہ کے افراد نے کتاب کو حاصل کرنے کا اس قدر اہتمام کیا کہ ان سب نے ایک ایک لفظ اور صیغے کے متعلق نہ صرف صحت کی بحث کی بلکہ اس کے طریقہ ادا کو بھی خوب خوب واضح کیا یہاں تک کہ انہوں نے اللہ کے فضل سے کتاب اللہ کو غلطی اور تحریف سے محفوظ رکھا۔ اور تو اور انہوں نے حرکت، سکون، تفخیم، ترقیق، مدوں کی مقدار، امالوں کا فرق اور حروف کی صفات تک کو بھی محفوظ کیا۔ سابقہ امتوں میں سے کسی ایک امت کے نصیب میں بھی (کتاب اللہ) کا اس قدر اہتمام نہ آیا۔ اور یوں اس قدر اہتمام توفیق باری تعالیٰ کے بغیر ناممکن ہے۔[2]

④ اللہ تعالیٰ کا حفظ کتاب کے وعدے کو سچ ثابت کرنا: یعنی اتنا زمانہ گزرنے کے باوجود زمین پر کسی بھی زمانے میں کتاب اللہ کے حروف، روایات، وجوہ، قراءات کے نقل اور ان سے حجت پکڑنے میں اللہ کے حکم سے کوئی بھی چیز آڑے نہیں آئی۔ اس قدر زمانہ گزر جانے کے باوجود قرآن مجید اور اس کی قراءات آج بھی سینوں اور صحیفوں میں محفوظ ہیں تو اس کا واحد سبب اللہ کی ضمانت ہے۔[3]

⑤ آپ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کرنا: جو کلام آپ ﷺ پر نازل ہوا تعدد قراءات میں اس کے منزل من اللہ ہونے کے دلائل بھی موجود ہیں لیکن قرآن مجید تنوع قراءات کے باوجود بھی تضاد اور تناقض سے بری ہے اور اس کی کوئی بھی قراءت کسی دوسری قراءت کے مخالف نہیں ہے بلکہ وہ ایک دوسرے کی تصدیق وتبیین کرتی ہیں۔ مزید اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ ان کا اسلوب نگارش ایک ہے اور وہ ایک ہی نور کے پرتو ہیں۔ یہ تمام عناصر اس بات کی زبردست دلیل ہیں کہ قرآن واقعی وحی ہے اور موحی علیہ (نبی ﷺ) واقعتاً اللہ کے سچے رسول ہیں۔[4]

⑥ اختصار وبلاغت کی انتہاء اور کمال وجمال اعجاز بیان کرنا: چونکہ ہر قراءت ایک مکمل آیت کا درجہ رکھتی ہے، اس لیے اگر ہر ایک کو ایک طرح پڑھنے کا پابند کر دیا جاتا تو اس میں ایسی تخفیف نہ ہوتی جو اس تنوع کلمات میں ہے، نیز ایسی صورت میں یہ ایسی پیچیدگی ہوتی جو قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کے بھی

① النشر: 53,52/1. ② النشر: 53/1. ③ النشر: 43/1، 54. ④ النشر: 52/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافی ہوتی۔ امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«إِنَّمَا يَعْرِفُ فَضْلَ الْقُرْآنِ مَنْ كَثُرَ نَظَرُهُ وَاتَّسَعَ عِلْمُهُ وَفَهِمَ مَذَاهِبَ الْعَرَبِ وَافْتِنَانَهَا فِي الْأَسَالِيبِ وَمَا خَصَّ اللهُ بِهِ لُغَتَهَا دُونَ اللُّغَاتِ فَإِنَّهُ لَيْسَ فِي جَمِيعِ الْأُمَمِ أُمَّةٌ أُوتِيَتْ مِنَ الْعَارِضَةِ وَالْبَيَانِ وَاتِّسَاعِ الْمَجَالِ مَا أُوتِيَتْهُ الْعَرَبُ خِصِّيصَى مِنَ اللهِ، لَمَّا أَرْهَصَهُ فِي الرَّسُولِ وَأَرَادَهُ مِنْ إِقَامَةِ الدَّلِيلِ عَلَى نُبُوَّتِهِ بِالْكِتَابِ فَجَعَلَهُ عِلْمَهُ كَمَا جَعَلَ عِلْمَ كُلِّ نَبِيٍّ مِنَ الْمُرْسَلِينَ مِنْ أَشْبَهِ الْأُمُورِ بِمَا فِي زَمَانِهِ الْمَبْعُوثِ فِيهِ، فَكَانَ لِمُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَلْقُ الْبَحْرِ، وَالْيَدُ وَالْعَصَا وَتَفَجُّرُ الْحَجَرِ فِي التِّيهِ بِالْمَاءِ الرَّوَاءِ إِلَى سَائِرِ أَعْلَامِهِ زَمَنَ السِّحْرِ. وَكَانَ لِعِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِحْيَاءُ الْمَوْتَى، وَخَلْقُ الطَّيْرِ مِنَ الطِّينِ، وَإِبْرَاءُ الْأَكْمَهِ وَالْأَبْرَصِ إِلَى سَائِرِ أَعْلَامِهِ زَمَنَ الطِّبِّ. وَكَانَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ الْكِتَابُ الَّذِي لَوِ اجْتَمَعَتِ النَّاسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِهِ لَمْ يَأْتُوا بِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا إِلَى سَائِرِ أَعْلَامِهِ زَمَنَ الْبَيَانِ»

’’قرآن مجید کی فضیلت کو وہ شخص بخوبی جان سکتا ہے جسے اللہ نے وسیع النظری، علمی گہرائی، اہل عرب کے مذاہب، ان کے اسلوب کی عمدگی اور اللہ نے اسے جس لغت کے ساتھ خاص کیا ہے، اس کے فہم سے نواز رکھا ہو کیونکہ سابقہ امتوں میں سے کسی کو بھی اس قدر وسیع و عریض اور عمدہ و اعلیٰ زبان دانی سے نہیں نوازا گیا تھا جس کے ساتھ اللہ نے اہل عرب کو ممتاز کیا۔ ایسے لوگوں میں سے جب اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو چنا اور انھیں نبوت عطا کی تو اس نے آپ ﷺ کو قرآن مجید بطورِ معجزہ عطا فرمایا جیسا کہ اللہ نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کو حالات کے مطابق معجزات سے نوازا تھا، مثلاً جب جادو کا دور دورہ تھا تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو سمندر کے پھٹنے، ہاتھ (کے روشن ہونے)، لاٹھی (کے سانپ بن جانے) اور میدان تیہ میں پتھر سے میٹھے پانی کے جاری ہونے کے معجزات سے نوازا۔ جب طب کا زمانہ تھا تو اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرنے، مٹی سے جاندار پرندے بنانے، مادر زاد اندھے کو بینا کرنے اور کوڑی کو صحت مند کرنے کے معجزات عطا فرمائے اور جب ادب عروج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر تھا تو اللہ نے آپ کو ایسی کتاب عطا فرمائی کہ جن وانس بھی اپنے تمام معاونین سمیت اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہے۔''[1]

(۷) خاصۂ سند جس سے اس امت کی منقبت وشرف اور اللہ کی ودیعت کردہ نعمت کا اظہار مقصود ہے: اللہ نے اہتمام سند کے ساتھ اس اُمت کو خاص فرمایا۔ ہر قاری جو حروف تلاوت کرتا ہے، اس کی سند بیان کرتا ہے اور ملحدین کے کتاب اللہ کے بارے میں شکوک وشبہات سے پردہ اٹھاتا ہے۔ اسناد کے دیگر فوائد نہ بھی ہوں تو یہ ایک فائدہ ہی کافی ہے۔ اگر اسناد خصائص امت میں سے نہ ہوتیں تو قراءات مفقود ہو جاتیں، چنانچہ تعدد قراءات کی وجہ سے ان کی تعلیم وتعلّم میں اہتمام پیدا ہوا اور اسانید کے اہتمام سے یہ ہم تک پہنچیں۔[2]

⑧ کسی مجمع علیہ حکم کی وضاحت کرنا: جیسا کہ اس آیت:

﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُۥٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا ٱلسُّدُسُ﴾

''اور اگر وہ آدمی جس کا ورثہ تقسیم کیا جا رہا ہو، اس کا بیٹا ہو نہ باپ، یا ایسی ہی عورت ہو، اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے۔''

میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ مِنْ أُمٍّ ہے۔[3]

اس قراءت سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ اخوۃ سے مراد اخیافی بہن بھائی ہیں، نہ کہ حقیقی یا علاتی اور یہ حکم اجماعی طور پر ثابت شدہ ہے۔[4]

⑨ کسی عقیدۂ فاسدہ کی وضاحت کرنا: جیسا کہ جنت، اہل جنت اور ان کو ملنے والی نعمتوں کے متعلق فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝﴾

''اور جب تو وہاں (کسی بھی طرف) دیکھے گا تو نعمتیں ہی نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھے گا۔''[5]

① تاويل مشكل الآثار، ص: 12، الإعجاز والقراءات از دكتور فتحي عبدالقادر فريد. ② النشر: 53/1.
③ مسند الدارمي: 366/2؛ تفسير طبري: 62،61/8. ④ كتاب الإجماع، ص: 82. ⑤ الدهر 20:76.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں ایک قراءت مِلْكًا كَبِيْرًا ہے۔ یہ آخرت میں رؤیت باری تعالیٰ پر معتزلہ کے خلاف جو رؤیت کے منکر ہیں، دلیل قاطع ہے۔[1]

⑮ مرادِ الٰہی سمجھنے میں وہم کو دور کرنا: مثلاً:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔''

میں ایک قراءت فَاسْعَوْا کی بجائے فَامْضُوْا ہے۔[2]

پہلی قراءت سے یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ نماز جمعہ کے لیے بھاگ کر آنا چاہیے، حالانکہ یہ بات حدیث رسول ﷺ: «إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَسْعَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلٰكِنْ لِيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ» ''جب نماز کے لیے بلایا جائے تو بھاگ کر نہ آؤ بلکہ سکون واطمینان اور وقار سے چل کر آؤ۔''[3] کے خلاف ہے۔ اس کے بالمقابل دوسری قراءت نے اس اشکال کو رفع کر دیا کیونکہ «مضی» کے معنی میں بھاگ کر آنا شامل نہیں ہے۔[4]

⑯ دو مختلف اوقات کے لیے دو مختلف شرعی حکموں کی وضاحت کرنا: مثلاً فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾

''اپنے چہرے اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھولو)۔''[5]

نافع، شامی، حفص اور کسائی رحمہم اللہ نے ﴿اَرْجُلَكُمْ﴾ کو نصب کے ساتھ، جبکہ مکی، بصری، شعبہ اور حمزہ رحمہم اللہ نے جر کے ساتھ پڑھا ہے۔ نصب والی قراءت کے مطابق پاؤں کا دھونا لازم آتا ہے کیونکہ اس صورت میں اس کا عطف ﴿وُجُوْهَكُمْ﴾ پر ہوگا جو کہ ﴿فَاغْسِلُوْا﴾ کا معمول ہونے کی بنا پر منصوب ہے، لہٰذا پاؤں کو دھونا لازم ہے، جیسا کہ آیت قرآنی اس بات کی وضاحت کرتی ہے اور جر کی صورت میں

(1) النشر: 29/1. (2) الجمعة 9:62. الأم: 196/1، مصنف عبد الرزاق: 207/7، الدر المنثور: 161/8، مصنف ابن أبي شيبة: 157/2، سنن کبری بیهقي: 227/3، تفسير طبري: 100/28. (3) صحيح مسلم، حديث: 602. (4) النشر: 29/1، مناهل العرفان: 141/1. (5) المائدة 6:5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاؤں کا مسح کرنا لازم آتا ہے کیونکہ اس صورت میں ﴿أَرْجُلَكُمْ﴾ کا عطف ﴿بِرُءُوسِكُمْ﴾ پر ہوگا، لہٰذا معطوف علیہ اور معطوف کا حکم ایک جیسا ہوگا۔ آپ ﷺ کے قول وفعل نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ پاؤں کا مسح اس وقت ہوگا جب موزے پہنے ہوں گے بصورت دیگر دھونا ہوگا۔ مطلب یہ کہ یہ دونوں حکم ایک دوسرے کے لیے بدل ہوں گے، یعنی مسح دھونے کا بدل ہوگا، جب موزے پہنے ہوں گے اور اسی طرح اس کے برعکس بھی سمجھ لیں۔[1]

⑪ دو مختلف قراءتوں سے دو مختلف مسائل کے مابین تطبیق دینا: مثلاً فرمان الٰہی ہے:

﴿وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾

''اور (اے نبی!) لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے: وہ تو گندگی ہے۔ تم حیض (کی حالت) میں عورتوں سے الگ رہو اور ان سے ہم بستری نہ کرو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔''[2]

اس آیت میں ﴿يَطْهُرْنَ﴾ کو نافع، مکی، بصری، شامی اور عاصم ؒ نے ﴿يَطْهُرْنَ﴾، جبکہ حمزہ اور کسائی ؒ ﴿يَطَّهَّرْنَ﴾ پڑھتے ہیں۔ امام حمزہ اور امام کسائی کی قراءت کے مطابق معنی میں مبالغہ ہوگا، کیونکہ حروف کی زیادتی معنی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے، جبکہ باقی قراء کی قراءت سے یہ معنی پیدا نہیں ہوتا۔ ان دونوں قراءتوں سے مندرجہ ذیل معانی اَخذ ہوتے ہیں:

① تخفیف والی قراءت کے مطابق آدمی اپنی بیوی کے قریب انقطاع حیض تک نہ جائے۔

② تشدید والی قراءت کے مطابق معنی ہوگا انقطاع حیض کے ساتھ کچھ مزید کام مثلاً شرمگاہ کا دھونا اور غسل وغیرہ کے بعد مجامعت کی جائے۔ دو قراءتوں نے دو مختلف حکموں کو جمع کیا اور وہ یہ ہیں کہ آدمی ہر دو صورتوں میں قربت اختیار کرسکتا ہے۔[3]

⑫ اختلافی مذہب میں راجح کی وضاحت کرنا: جیسے کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ

① النشر:1/29، مناهل العرفان:1/141. ② البقرة2:222. ③ النشر:1/29.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ﴾
”پھر اس کا کفارہ دس مسکینوں کو درمیانے درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا انھیں کپڑے پہنانا ہے یا ایک گردن (غلام) آزاد کرنا ہے۔“[1]
اس آیت میں دوسری قراءت: «رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ» ہے جس سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ کفارے میں آزاد شدہ غلام مومن ہونا چاہیے۔ اس سے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کو تقویت پہنچتی ہے، برخلاف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے۔[2]

⑭ لغات عرب میں سے کسی لغت کی صحت بیان کرنا: مثلاً فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾
”اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم آپس میں سوال کرتے ہو، اور رشتے توڑنے سے ڈرو۔“[3]
اس میں امام حمزہ کوفی نے ﴿الْأَرْحَامَ﴾ کی میم کو جر کے ساتھ پڑھا ہے، جبکہ باقیوں نے نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔ امام حمزہ کی قراءت میں اسم ظاہر کا ضمیر مجرور پر بغیر تکرارِ عامل کے عطف ڈالنے کی دلیل موجود ہے اور یہی کوفیوں کا مذہب ہے۔
اسی طرح اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ﴾
”اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے ان کے دیوتاؤں نے ان کی اولاد کا قتل پسندیدہ بنا دیا ہے تاکہ وہ انھیں ہلاک کر دیں۔“[4]
امام ابن عامر شامی نے اسے زُيِّنَ... قَتْلُ أَوْلَادَهُمْ شُرَكَائِهِمْ پڑھا ہے اور باقیوں نے زَيَّنَ... قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ پڑھا ہے۔ شامی کی قراءت میں نحوی ترکیب کے مطابق اصل عبارت یوں ہوگی: زُيِّنَ... قَتْلُ شُرَكَائِهِمْ أَوْلَادَهُمْ اس میں بصری نحویوں کے برخلاف ظرف اور جار مجرور کے علاوہ بھی مضاف ومضاف الیہ کے درمیان فاصلہ لانے کی دلیل موجود ہے۔[5]

⑮ کسی غیر واضح اور مجمل حکم یا چیز کی وضاحت کرنا: مثلاً فرمان الٰہی ہے:

[1] المائدة 89:5. [2] النشر:29/1. [3] النساء 1:4. [4] الأنعام 137:6. [5] أصول النحو، ص:39، 45.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾

’’اور تم سب نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر درمیان والی نماز کی۔‘‘[1]

اس میں ایک قراءت وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ہے۔ اس قراءت سے صلاۃ وسطی سے مراد نماز عصر ہے اور اس کی وضاحت بھی ہے کہ اس میں واؤ مغایرت کے لیے نہیں بلکہ یہ موصوف بر صفت کا عطف ہے یا واؤ زائدہ ہے۔‘‘

⑮ کسی مشکل لفظ کی تفسیر بیان کرنا: مثلاً فرمان الٰہی ہے:

﴿كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ﴾

’’(اور پہاڑ) دھنکی ہوئی رنگین اون جیسے ہو جائیں گے۔‘‘[1]

اس میں ایک شاذ قراءت کے الفاظ ہیں: كَالصُّوفِ الْمَنفُوشِ تو اس میں وضاحت ہے کہ العھن سے مراد روئی ہے۔[4]

⑰ قراءات قیامت کے دن حفاظ وقراء کے درجات کی بلندی میں کردار ادا کریں گی: یہ اہم ترین فائدہ اس طرح حاصل ہوگا کہ قیامت کے دن صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھتے جایئے اور درجات کے زینوں پر چڑھتے جایئے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا»

’’قیامت کے دن قاری قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور جنت کی سیڑھیاں چڑھتا جا اور جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا، آج بھی اسی طرح پڑھ۔ تیری منزل وہاں ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے گا۔‘‘[5]

صاحب قرآن سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ جیسے دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتے تھے، ویسے

① البقرة 2:238. ② فتح الباري: 197/8، مصنف عبد الرزاق: 578/1، مسند أحمد: 178/6، صحيح مسلم، حديث: 629، سنن أبي داود، حديث: 410، جامع الترمذي، حديث: 2982. ③ القارعة 101:5.
④ النشر: 129/1، غاية النهاية: 55/2. ⑤ سنن أبي داود، حديث: 1464، جامع الترمذي، حديث: 2914، سنن النسائي، حديث: 81، صحيح الجامع، حديث: 8122.

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اب بھی پڑھو۔ آپ کی آخری منزل وہ ہوگی جہاں آخری آیت ختم ہوگی۔ جو آدمی صرف روایت حفص پڑھے گا، وہ 6236 درجات حاصل کر سکے گا اور جو قراءات عشرہ میں پڑھے گا، جن کے رواۃ کی تعداد بیس تک جا پہنچی ہے تو وہ بحمداللہ 124720 درجات کا مالک ہے گا کیونکہ کہا جائے گا: جیسے دنیا میں پڑھتے تھے آج بھی ویسے ہی پڑھو۔ ہم قراءات عشرہ میں پڑھتے ہیں، چنانچہ روز قیامت بھی اسی طرح پڑھیں گے۔ اللہ ہمیں بھی ایسے لوگوں میں شامل کر دے اور جو وعدہ اس نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے کیا، ہمارے حق میں اسے پورا فرمائے۔ آمین!

یہ فائدہ صحیح بخاری کی حدیث نمبر: 787 اور صحیح مسلم کی حدیث نمبر: 1311 سے اخذ کیا گیا ہے۔

تعدد قراءات کے تمام فوائد میں سے چند کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ تمام فوائد کو نقل کرنا ایک مشکل کام ہے جو مندرجہ بالا بحث سے سمجھا جا سکتا ہے۔ ہم اللہ سے آسانی، مدد اور توفیق کے دعا گو ہیں کیونکہ وہ خوب سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچواں باب

اسانید کی روشنی میں حجیت قراءات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِسناد کی تعریف اور دین میں اس کی اہمیت

لغوی تعریف

اسناد أَسْنَدَ إِلَيْهِ سے مصدر ہے جس کا معنی ہے: منسوب کرنا۔ ہر وہ چیز جس کی طرف نسبت کی گئی ہو اور اس پر اعتماد کیا جائے، اس کو سند کہتے ہیں۔ اسی لیے دیوار وغیرہ کو بھی سند اور اسناد کہا جاتا ہے کیونکہ عمارت کی بنیاد اسی پر ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے دین کی معتمد علیہ چیز کو بھی سند کہا جاتا ہے۔ سند کی جمع اسانید آتی ہے۔[1]

اِصطلاحی تعریف

اسناد کا مطلب ہے: متنِ حدیث کے طریق کو بیان کرنا، چنانچہ سند متنِ حدیث کے طریق کو کہتے ہیں۔ علم مصطلح الحدیث کے مطابق سند راویوں کا وہ سلسلہ ہے جس کے ذریعے متنِ حدیث تک رسائی حاصل کی جائے، جیسے امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ عبارت دیکھیں:

«حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

''ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص میرے نام سے وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''[2]

مذکورہ تعریف کو سامنے رکھتے ہوئے امام بخاری رحمہ اللہ کا قول حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ اسناد ہے اور سند اس کے وہ راوی ہیں جن کا ذکر متنِ حدیث

[1] المعجم الوسيط: 1/2، 454. [2] صحيح البخاري، حديث: 109.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے ہوا ہے اور متنِ حدیث آپ ﷺ کا فرمان: «مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ ...» ہے۔
محدثین کرام اسناد و سند دونوں کو ایک معنی میں استعمال کرتے ہیں، البتہ مراد قرائن سے سمجھ آتی ہے۔ "[1]

سند کی دینِ اسلام میں اہمیت

اسناد اُمت محمدیہ کا وہ خاصہ ہے جو ان سے پہلے کسی اُمت کو عطا نہیں ہوا۔ دین میں اس کا انتہائی اہم مقام ہے جسے محدثین کے مندرجہ ذیل اقوال واضح کرتے ہیں:

امام اوزاعی رحمہ اللہ (157) فرماتے ہیں:

«مَا ذَهَابُ الْعِلْمِ إِلَّا ذَهَابُ الْإِسْنَادِ»

"علم کا خاتمہ اسناد کے خاتمے پر منحصر ہے۔"[2]

امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ (160) فرماتے ہیں:

«كُلُّ حَدِيثٍ لَيْسَ فِيهِ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا فَهُوَ خَلٌّ وَ بَقْلٌ»

"ہر وہ حدیث جس میں حَدَّثَنَا یا أَخْبَرَنَا کے الفاظ نہیں ہیں، وہ ردی اور بے وقعت ہے۔" یعنی اسناد کے فقدان کی وجہ سے وہ ناقابل التفات ہوگی۔[3]

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ (161) فرماتے ہیں:

«اَلْإِسْنَادُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سِلَاحٌ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يُقَاتِلُ»

"اسناد تو مومن کا ہتھیار ہے۔ اگر اس کے پاس اسلحہ نہیں ہوگا تو وہ لڑائی کس چیز سے کرے گا؟"[4]

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

«اَلْإِسْنَادُ زَيْنُ الْحَدِيثِ فَمَنِ اعْتَنَى بِهِ فَهُوَ السَّعِيدُ»

"اسناد تو حدیث کی زینت ہے۔ جس نے اس کا اہتمام کیا، وہ سعادت مند ہوا۔"[5]

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (181) فرماتے ہیں:

① شرح صحيح مسلم مع النووي:1/25- 27. ② التمهيد لابن عبدالبر:1/57. ③ المحدث الفاصل، ص:517. ④ فتح المغيث:3/4. ⑤ أدب الإملاء، ص:8.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ»

''اسناد کا اہتمام کرنا دینی امور میں سے ہے۔ اگر اسناد نہ ہوتیں تو جس کے جی میں جو آتا، وہ کہہ دیتا۔''[1]

امام ابن مبارک رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

«مَثَلُ الَّذِي يَطْلُبُ أَمْرَ دِينِهِ بِلَا إِسْنَادٍ كَمَثَلِ الَّذِي يَرْتَقِي السَّطْحَ بِلَا سُلَّمٍ»

''جو شخص دین کا کوئی حکم بغیر سند کے حاصل کرتا ہے، اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھنا چاہتا ہے۔''[2]

حافظ یزید بن زریع رحمہ اللہ (182) فرماتے ہیں:

«لِكُلِّ دِيْنٍ فُرْسَانٌ وَفُرْسَانُ هٰذَا الدِّيْنِ أَصْحَابُ الْأَسَانِيْدِ»

''ہر دین کی حفاظت کے لیے کچھ شہسوار ہوتے ہیں، دین اسلام کے شہسوار اصحابِ اسانید، یعنی محدثین کرام رحمہم اللہ ہیں۔''[3]

زیخ محمد بن عمرو رحمہ اللہ بہز بن اسد بصری رحمہ اللہ (197) کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

«إِذَا ذُكِرَ لَهُ الْإِسْنَادُ فِيْهِ شَيْءٌ قَالَ: هٰذَا فِيْهِ عُهْدَةٌ وَيَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ ثُمَّ جَحَدَهُ لَمْ يَسْتَطِعْ أَخْذَهَا مِنْهُ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ فَدِيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُؤْخَذَ فِيْهِ بِالْعُدُوْلِ»

''جب ان کے سامنے کوئی کمزور سند بیان کی جاتی تو فرماتے کہ یہ تو ناقابل التفات ہے اور ساتھ یہ بھی فرماتے: اگر کوئی مقروض جس کے ذمے دس روپے کا قرض ہو، وہ اس کی ادائیگی سے انکار کر دے تو قرض لینے والا جب تک دو عادل لوگوں کو گواہ بنا کر پیش نہ کرے، وہ قرض واپس لینے سے قاصر ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا دین تو اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی باتیں عادل لوگوں سے قبول کی جائیں۔''[4]

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ (198) فرماتے ہیں:

[1] مقدمة صحيح مسلم، ص:32، معرفة علوم الحديث، ص:6. [2] الكفاية، ص:393. [3] شرف أصحاب الحديث، ص:44. [4] أدب الإملاء والاستملاء، ص:4، 55.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ يَوْمًا بِحَدِيْث فَقُلْتُ: هَاتِهِ بِلَا إِسْنَادٍ قَالَ: أَتَرْقَى السَّطحَ بِلَا سُلَّمٍ»

''امام زہری رحمہ اللہ نے ایک دن حدیث بیان فرمائی۔ میں نے کہا: بلاسند بیان کر دیں۔ اس پر انھوں نے فرمایا: کیا آپ چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھنا چاہتے ہیں۔''[1]

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ (204) نے فرمایا:

«مَثَلُ الَّذِيْ يَطْلُبُ الْحَدِيْثَ بِلَا إِسْنَادٍ كَمَثَلِ حَاطِبِ لَيْلٍ، يَحْمِلُ حُزْمَةَ حَطَبٍ وَفِيْهِ أَفْعَى وَهُوَ لَا يَدْرِيْ»

''جو شخص بغیر سند کے حدیث طلب کرتا ہے، اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی آدمی رات کے اندھیرے میں لکڑیاں اکٹھی کر رہا ہو اور پھر وہ اپنا گٹھا اٹھاتا ہے لیکن اسے علم نہیں ہوتا کہ اس کی لکڑیوں میں خطرناک ترین سانپ موجود ہے۔''[2]

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (277) فرماتے ہیں:

«لَمْ يَكُنْ فِيْ أُمَّةٍ مِنَ الْأُمَمِ مُنْذُ خَلَقَ اللهُ آدَمَ أُمَّةٌ يَحْفَظُوْنَ آثَارَ الرُّسُلِ إِلَّا فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ»

''جب سے اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق فرمائی ہے، اس اُمت سے بڑھ کر کوئی ایسی اُمت نہیں گزری جو اس قدر رسولوں کی باتوں کی حفاظت کرنے والی ہو۔''[3]

اسی وجہ سے حسن بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ (360) نے ایسی قوم کو، جو سند کا اہتمام نہیں کرتی، مخاطب کر کے سند کی اہمیت اُجاگر کرتے ہوئے کہا ہے:

وَمِنْ بُطُوْنِ كَرَارِيْسٍ رِوَايَتُهُمْ لَوْ نَاظَرُوْا بَاقِلًا يَوْمًا لَمَا غَلَبُوْا

وَالْعِلْمُ إِنْ فَاتَهُ إِسْنَادُ مُسْنِدِهِ كَالْبَيْتِ لَيْسَ لَهُ سَقْفٌ وَلَا طُنُبُ

''ان کی روایات کا مدار تو سراسر اَوراق اور کتب پر ہے، اگر کبھی کسی ردّی چیز سے ان کا پالا پڑ جائے

[1] تدريب الراوي:2/160. [2] الأرشاد:1/154، فتح المغيث:3/331. [3] فتح المغيث:3/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو ان کے لیے جان چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔ اگر کسی علم کی سند ختم ہو جائے تو وہ ایسے گھر کی مانند ہے جس کی نہ چھت ہے، نہ در و دیوار۔"[1]

امام محمد بن مظفر رحمہ اللہ (377) فرماتے ہیں:

«إِنَّ اللهَ أَكْرَمَ هٰذِهِ الْأُمَّةَ وَشَرَّفَهَا وَفَضَّلَهَا بِالْإِسْنَادِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ كُلِّهَا قَدِيمِهِمْ وَحَدِيثِهِمْ إِسْنَادٌ وَإِنَّمَا هِيَ صُحُفٌ فِي أَيْدِيهِمْ وَقَدْ خَلَطُوا بِكُتُبِهِمْ أَخْبَارَهُمْ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ تَمْيِيزٌ بَيْنَ مَا نَزَلَ مِنَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ مِمَّا جَائَهُمْ بِهِ أَنْبِيَاؤُهُمْ وَتَمْيِيزٌ بَيْنَ مَا أَلْحَقُوهُ بِكُتُبِهِمْ مِنَ الْأَخْبَارِ الَّتِي أَخَذُوا عَنْ غَيْرِ الثِّقَاتِ»

"اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو علم الاسناد کی بدولت عزت و شرف اور فضیلت سے نوازا ہے، پچھلی امتوں میں سے کسی امت کے پاس بھی علم الاسناد نہیں ہے۔ اُن کے پاس جو کتابیں موجود ہیں، انھوں نے ان میں کئی اپنی باتیں بھی داخل کر دی ہیں۔ اب ان کے پاس کوئی ایسا پیمانہ نہیں ہے جس سے وہ اپنے انبیاء سے منقول کتب تورات و انجیل اور غیر معتبر آدمیوں کی رخنہ اندازیوں کے مابین فرق کر سکیں۔"

حافظ الجوال ابو سعد سمعانی رحمہ اللہ (562) فرماتے ہیں:

«وَأَلْفَاظُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا بُدَّ لَهَا مِنَ النَّقْلِ وَلَا تُعْرَفُ صِحَّتُهَا إِلَّا بِالْإِسْنَادِ الصَّحِيحِ وَالصِّحَّةُ فِي الْإِسْنَادِ لَا تُعْرَفُ إِلَّا بِرِوَايَةِ الثِّقَةِ عَنِ الثِّقَةِ وَالْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ»

"نبی کریم ﷺ کے الفاظ (احادیث) کا مدار نقل پر ہے۔ ان الفاظ کی صحت، صحتِ سند پر منحصر ہے اور صحتِ سند کی بنیاد ثقہ اور عادل راوی کے بغیر ناممکن ہے۔"

حافظ ابو بکر محمد بن احمد ثقفی اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«بَلَغَنِي أَنَّ اللهَ خَصَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ لَمْ يُعْطِهَا مَنْ قَبْلَهَا: اَلْإِسْنَادِ

① الكفاية للخطيب البغدادي، ص: 163.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَنْسَابِ وَالْإِعْرَابِ»

''مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ نے اس اُمت کو تین ایسے خصائص عطا فرمائے ہیں جو ان سے پہلے کسی کو نصیب نہ ہو سکے: سند واسناد، انساب اور اعراب۔''[1]

یہ بات تو حدیث کی سند کے متعلق تھی، رہی بات اللہ تعالیٰ کے کلام کی جو نسل در نسل تلقّی، سماع اور بالمشافہ أخذ و ادا، کے ذریعے سے ہم تک پہنچا ہے تو اس کی کیا شان ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کی ایسی حفاظت پر ہم اللہ تعالیٰ کا کیسے شکریہ ادا کر سکتے ہیں۔ جو فرض ہم مسلمانوں پر حفاظتِ قرآن کے سلسلے میں عائد ہوتا ہے تو اس امانت کی اَدائیگی کے سلسلے میں ہم اپنے سات سالہ بچے کو قرآن مجید کا حافظ بنا کر عہد نبوی سے پورا کر رہے ہیں۔

ایسے لوگوں پر اللہ کی رحمتوں اور خوشنودیوں کا نزول ہو۔

① شرف أصحاب الحديث، ص:40.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی رسول اللہ ﷺ تک متصل اَسانید

رسول اکرم ﷺ کو چار نکاتی ایجنڈا دے کے مبعوث کیا گیا۔ارشادِ ربانی ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾

''بلاشبہ یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا جب اس نے ان میں ایک رسول انھی میں سے بھیجا جو ان پر اس کی آیات پڑھتا اور انھیں پاک کرتا اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، حالانکہ بلاشبہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔''[1]

چنانچہ ان چار مقاصدِ بعثت کے پیشِ نظر جونھی کوئی آیت نازل ہوتی، آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سناتے، پھر متلو آیات کی روشنی میں تربیت کرتے اور تزکیہ بھی فرماتے اور تربیت وتزکیہ کے نقوش کو گہرا کرنے کے لیے باقاعدہ قرآن وحکمت کی تعلیم دیتے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو قرآن کریم سنایا بھی اور سکھایا بھی اور اس کی تبلیغ کا بھی حکم دیا، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

''اگر تمھیں میری طرف سے ایک آیت بھی پہنچے تو اس کو آگے پہنچاؤ۔ بنی اسرائیل سے ان کی باتیں نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یاد رکھو کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالینا چاہیے۔''[2]

[1] آل عمران 164:3. [2] صحيح البخاري، حديث:3461، جامع الترمذي، حديث:2671.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی 774ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمھارے پاس صرف ایک ہی روایت کا علم ہو تو بھی تمھاری ذمہ داری بنتی ہے کہ اسے آگے پہنچاؤ۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے اسی حکم کو بجا لاتے ہوئے قرآن مجید کو لوگوں تک بلا کم و کاست پہنچایا، اس لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ آپ ﷺ کی جو بات صحابہ تک پہنچی، انھوں نے اللہ کے فضل و کرم سے اس بات کو ہماری طرف نقل کر دیا۔''[1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے نہ صرف قرآن مجید حاصل کیا بلکہ ان میں سے ایک جماعت نے اس میں مہارت تامہ حاصل کی۔ وہ قرآن مجید کو پڑھتے پڑھاتے تھے اور آپ ﷺ انھیں لوگوں کی تعلیم قرآن کے لیے روانہ فرمایا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو آپ ﷺ کے زمانے میں 'القراء' کہا جاتا تھا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلٰى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ»

''رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اپنے دشمنوں کے خلاف مدد مانگی تو آپ ﷺ نے ستر (70) انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم کو جنھیں آپ ﷺ کے زمانے میں قراء کہا جاتا تھا، ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔ یہ قراء صحابہ رضی اللہ عنہم دن کو لکڑیاں اکٹھی کرتے تھے اور رات کو نماز میں مشغول رہا کرتے تھے۔''[2]

عہد نبوی میں بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید حفظ کیا ہوا تھا جن میں سے بعض تک اسانید قراءات پہنچتی ہیں۔[3]

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جن صحابہ نے قرآن مجید یاد کر کے آپ ﷺ کو سنایا، ان میں سے مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زیادہ

[1] فضائل القرآن، ص: 64. [2] صحيح البخاري، حديث: 4090. [3] صحيح البخاري، باب القراء من أصحاب النبي ﷺ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معروف ہیں:

① سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (م 30ھ) ② سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (م 32ھ)

③ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ (م 32ھ) ④ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (م 35ھ)

⑤ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (م 40ھ) ⑥ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (م 45ھ)

⑦ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (م 50ھ)

یہ تو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کے متعلق ہم تک یہ بات پہنچی کہ انھوں نے حیاتِ رسول ﷺ ہی میں قرآن حفظ کرلیا اور یاد کر کے آپ ﷺ کو سنایا۔ یہی وہ مکرم ہستیاں ہیں جن کے گرد ائمہ عشرہ کی اَسانید قراءات گھومتی ہیں۔[1]

ان کے علاوہ بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ان حضرات میں سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوزید رضی اللہ عنہ، سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ وغیرہ شامل ہیں، لیکن ہماری اَسانید میں ان حضرات کے نام بالعموم نہیں آتے۔''[2]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید پڑھا پڑھایا اور اسے حفظ کر رکھا تھا۔حفظ قرآن کا یہ خاصہ صرف اسی کتاب کو حاصل ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسے ماقبل کتب سے ممتاز کیا ہے، جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (م 728ھ) نے فرمایا ہے:

«وَالْاِعْتِمَادُ فِي نَقْلِ الْقُرْآنِ عَلَى حِفْظِ الْقُلُوبِ لَا عَلَى الْمَصَاحِفِ كَمَا فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ رَبِّي قَالَ لِي أَنْ قُمْ فِي قُرَيْشٍ فَأَنْذِرْهُمْ. فَقُلْتُ: أَيْ رَبِّ، إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي (أَيْ يَشْدَخُوا) فَقَالَ: إِنِّي مُبْتَلِيكَ وَمُبْتَلٍ بِكَ وَمُنْزِلٌ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانًا فَابْعَثْ جُنْدًا أَبْعَثْ مِثْلَيْهِمْ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ وَأَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ» فَأَخْبَرَ أَنَّ كِتَابَهُ لَا يَحْتَاجُ فِي حِفْظِهِ إِلَى صَحِيفَةٍ تُغْسَلُ بِالْمَاءِ؛ بَلْ يَقْرَؤُهُ فِي كُلِّ حَالٍ كَمَا جَاءَ فِي نَعْتِ أُمَّتِهِ: «أَنَاجِيلُهُمْ فِي صُدُورِهِمْ» بِخِلَافِ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ لَا يَحْفَظُونَهُ إِلَّا فِي

① الإعلام:5/326. ② معرفة القراء الكبار،ص:24-42.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكِتٰبَ وَلَا يَقْرَؤُوْنَهُ كُلَّهُ إِلَّا نَظَرًا لَا عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ »

''نقل قرآن میں اصل اعتماد حفظ پر ہے، نہ کہ مصاحف پر۔ اس سلسلے میں ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ قریش میں کھڑے ہو کر انھیں ڈرائیں۔ میں نے کہا: اے میرے رب! تب وہ میرا سر پھوڑ ڈالیں گے۔ اس پر اللہ نے فرمایا: میں آپ کی اور آپ کے ذریعے سے دوسروں کی آزمائش کروں گا اور میں نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جسے پانی بھی نہیں مٹا سکتا، آپ سوتے اور جاگتے ہوئے اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ سو آپ ایک لشکر بھیجیں، ہم ان جیسے دو گنا لشکر بھیجیں گے اور آپ اپنے اطاعت گزاروں کے ہمراہ نافرمانوں سے جنگ کریں اور آپ خرچ کریں، ہم آپ پر خرچ کریں گے۔'' اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مجید اپنی حفاظت میں کتابت صحائف کا محتاج نہیں ہے کہ جسے پانی کے ساتھ مٹایا جا سکے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کی جیسا کہ اُمت محمدیہ کے وصف کو بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے: ''ان کی اَناجیل (قرآنی سورتیں) ان کے سینوں میں محفوظ ہیں۔'' برخلاف اہل کتاب کے کہ ان کی کتب کی حفاظت کا واحد ذریعہ صرف کتابت تھا اور وہ صرف دیکھ کر تلاوت کر سکتے تھے، زبانی تلاوت پر انھیں قدرت حاصل نہ تھی۔''[1]

حفظِ قرآن مجید کے ضمن میں صرف تلاوت یا زبانی یاد کرنے ہی پر اکتفا نہ کیا گیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس کی کتابت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ تو یہ دونوں صورتیں حفاظت قرآن کے حوالے سے ایک دوسرے کو تقویت بخشتی ہیں۔ جب ایک صورت میں غلطی کا اندیشہ ہوتا ہے تو دوسری صورت اس کی تصحیح کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے جب بھی آپ ﷺ پر وحی اتاری جاتی تو آپ ﷺ حاضرین کو سنانے کے ساتھ ساتھ فی الفور کاتبین وحی میں سے کسی کو بلوا کر وہ وحی لکھوا دیا کرتے تھے۔[2]

امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس کتاب (قرآن مجید) کے حفظ کے لیے اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، خاص کر لیتا ہے۔ اس نے ایسے ثقہ ائمہ کو اس کام پر مامور کیا جنھوں نے اس کی تصحیح کی، اس میں حصولِ کمال

① مجموع الفتاوٰی: 13/400. ② مدخل إلی علم القرآن الکریم، ص: 34.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی خاطر اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں۔ انھوں نے قرآن کو حرف بحرف آپ ﷺ سے نقل کیا۔ ان لوگوں نے نہ تو کسی حذف و اثبات اور حرکت و سکون کو چھوڑا اور نہ انھیں کسی شک و شبہ کا سامنا کرنا پڑا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے مکمل، بعض نے اکثر اور بعض نے قرآن کا کچھ حصہ آپ ﷺ کی زندگی ہی میں یاد کر لیا تھا۔''[1]

قراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام میں حفظ قرآن کی صورت حال یہ تھی کہ ایک جم غفیر نے آپ ﷺ کے دور میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ ان میں خلفائے راشدین، سیدنا سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابن مسعود، ابو ہریرہ، ابن عباس، ابن زبیر، ابن عمر، عبد اللہ بن عمرو بن عاص، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ اسی طرح انصار صحابہ میں سے سیدنا ابی بن کعب، زید بن ثابت، معاذ بن جبل، ابو درداء اور ابو زید رضی اللہ عنہم حافظ قرآن تھے۔ آپ ﷺ کے دور میں کثیر تعداد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید حفظ کیا، یہی وجہ ہے کہ روایات میں منقول ہے کہ واقعہ بئر معونہ میں ستر (70) قراء شہید کیے گئے۔''[2]

اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

«أَخَذْتُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَلَا يُنَازِعُنِيْ فِيْهَا أَحَدٌ»

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست ستر سورتیں حاصل کی ہیں، ان کے متعلق کوئی شخص مجھ سے بحث نہیں کر سکتا۔''[3]

واضح رہے کہ حفظِ قرآن صرف مرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خاصہ نہ تھا بلکہ اس میدان میں صحابیات بھی پیچھے نہ تھیں، چنانچہ امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کئی صحابیات نے بھی یہ میدان سر کیا، جبکہ اس موضوع پر بحث کرنے والوں نے اس پر بحث نہیں کی۔ حافظات صحابیات کے ضمن میں ابن سعد رحمہ اللہ نے ''طبقات'' میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ سیدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا بنت عبد اللہ بن حارث، جو کہ حافظہ قرآن تھیں، کے پاس

[1] النشر: 6/1. [2] صحیح البخاري، حدیث:4079،4078. [3] مسند أحمد، حدیث:4330.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے انھیں شہیدہ کا لقب عطا فرمایا۔ جب آپ ﷺ نے غزوۂ بدر کا ارادہ فرمایا تو انھوں نے بھی ساتھ چلنے کی اجازت طلب کی تاکہ وہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی نگرانی کریں، اس نیت سے کہ ہوسکتا ہے اللہ انھیں شہادت سے سرفراز کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ آپ کو شہادت کے درجے پر فائز فرمائیں گے اور ساتھ ہی فرمایا کہ آپ اپنے اہل خانہ کی امامت کروائیں۔ نیز آپ ﷺ نے ان کے لیے ایک مؤذن مقرر فرمادیا۔ ان کا ایک غلام اور لونڈی تھی جنھیں انھوں نے مدبر بنا رکھا تھا۔ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں غلام اور لونڈی نے ان کو دبوچ لیا حتیٰ کہ شہید کر دیا۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے قتل کی اطلاع ملی تو فرمانے لگے: سچ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ آپ ﷺ ہم سے کہا کرتے تھے چلو بھئی شہیدہ کی ملاقات کے لیے چلتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک مسلمہ حافظہ کو کس قدر عزت سے نوازا کہ آپ ﷺ خود ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے۔‘‘ ①

تابعی قرائے کرام رحمہم اللہ...

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا تھا، ان کے بعد تابعین عظام رحمہم اللہ نے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دینا شروع کی۔ ②

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگرد بکثرت ہوئے اور مختلف دیار و اَمصار میں پھیل گئے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے: ③

مدینہ کے معروف قراء تابعین...

- سیدنا معاذ بن حارث المعروف بہ معاذ القاری (ت 63ھ)
- سیدنا سعید بن مسیب (ت 94ھ)
- سیدنا عروہ بن زبیر (ت 95ھ)
- سیدنا عمر بن عبدالعزیز (ت 101ھ)
- سیدنا عطاء بن یسار (ت 103ھ)
- سیدنا سالم بن عبداللہ بن عمر (ت 106ھ)
- سیدنا سلیمان بن یسار (ت 107ھ)

① الإتقان: 71/1، وما بعدها. ② النشر: 8/1. ③ جمال القراء: 425/2، النشر: 8/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⊙ سیدنا مسلم بن جندب (ت 110ھ)
⊙ سیدنا عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج (ت 117ھ)
⊙ سیدنا محمد بن مسلم بن شہاب زہری (ت 124ھ)
⊙ سیدنا زید بن اسلم (ت 130ھ) رحمہم اللہ

مکہ کے معروف قراء تابعین

⊙ سیدنا عبید بن عمیر (ت 74ھ)
⊙ سیدنا عکرمہ مولی ابن عباس (ت 105ھ)
⊙ سیدنا طاؤس (ت 106ھ)
⊙ سیدنا عبداللہ بن عمیر اللیثی (ت 113ھ)
⊙ سیدنا عطاء بن ابی رباح (ت 114ھ)
⊙ سیدنا عبداللہ بن ابی ملیکہ (ت 117ھ) رحمہم اللہ

کوفہ کے معروف قراء تابعین

⊙ سیدنا عمرو بن شرحبیل (ت بعد 60ھ)
⊙ سیدنا علقمہ بن قیس (ت 62ھ)
⊙ سیدنا مسروق بن اجدع (ت 63ھ)
⊙ سیدنا عبید بن عمرو السلمانی (ت 72ھ)
⊙ سیدنا ابوعبدالرحمن عبداللہ بن حبیب السلمی (ت 74ھ)
⊙ سیدنا اسود بن یزید نخعی (ت 75ھ)
⊙ سیدنا عمرو بن میمون (ت 75ھ)
⊙ سیدنا عبید بن نضلہ (ت حدود 75ھ)
⊙ سیدنا زر بن حبیش (ت 82ھ)
⊙ سیدنا ربیع بن خثیم (ت قبل 90ھ)
⊙ سیدنا سعید بن جبیر (وفات 95ھ کے لگ بھگ)
⊙ سیدنا ابراہیم بن یزید نخعی (ت 96ھ)
⊙ سیدنا عامر بن شراحیل شعبی (ت 105ھ)
⊙ سیدنا حارث بن قیس جعفی (انھوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔)
⊙ سیدنا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر۔

بصرہ کے معروف قراء تابعین

⊙ سیدنا عامر بن عبدقیس (ت 55ھ)
⊙ سیدنا ابوالعالیہ رفیع بن مہران ریاحی (ت 90ھ)
⊙ سیدنا یحییٰ بن یعمر العدوانی (ت 90ھ)
⊙ سیدنا نصر بن عاصم اللیثی (ت قبل 100ھ)
⊙ سیدنا ابورجاء عطاردی (ت 105ھ)
⊙ سیدنا حسن بصری (ت 110ھ)
⊙ سیدنا محمد بن سیرین (ت 110ھ)
⊙ سیدنا قتادہ بن دعامہ (ت 117ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⊙ سیدنا معاذ بن معاذ عنبری (ت 196ھ) ⊙ سیدنا جابر بن زید ازدی رحمہ اللہ

شام کے معروف قراء تابعین...

⊙ سیدنا مغیرہ بن ابی شہاب مخزومی رحمہ اللہ (ت 91ھ) ⊙ سیدنا خلیفہ بن سعد صاحب ابی الدرداء رحمہ اللہ

تبع تابعین میں سے قرائے کرام...

امام سخاوی رحمہ اللہ امام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:

«ثُمَّ قَامَ مِنْ بَعْدِهِمْ بِالْقُرْآنِ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ أَسْنَانُ مَنْ ذَكَرْنَا وَلَا قَدَمُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ تَجَرَّدُوا لِلْقِرَاءَةِ وَاشْتَدَّتْ بِهَا عِنَايَتُهُمْ وَلَهَا طَلَبُهُمْ حَتَّى صَارُوا بِذٰلِكَ أَئِمَّةً يَأْخُذُهَا النَّاسُ عَنْهُمْ وَيَقْتَدُونَ بِهِمْ فِيهَا»

''صحابہ رضی اللہ عنہم کے جانشینوں میں حصولِ قرآن کے سلسلے میں صحابہ رضی اللہ عنہم جیسی ہمت اور طاقت نہ تھی۔ انھوں نے صرف قراءات کو اپنا مرکز ومحور بنا کر تمام تر توجہ قراءات میں صرف کی۔ لوگ ان سے قراءات نقل کرنے لگے حتیٰ کہ وہ اس فن کے امام ومقتدا بن گئے۔''[1]

مدینہ کے معروف قراء تبع تابعین...

⊙ سیدنا ابوجعفر یزید بن قعقاع (متوفی 130 یا 133ھ) ⊙ سیدنا شیبہ بن نصاح (متوفی 130 یا 138ھ)

⊙ سیدنا نافع بن ابی نعیم (متوفی 169 یا 170ھ) رحمہم اللہ

مکہ میں معروف قراء تبع تابعین...

⊙ سیدنا حمید بن قیس الاعرج (متوفی 120ھ) ⊙ سیدنا محمد بن محیصن (متوفی 122 یا 123ھ)

⊙ سیدنا عبداللہ بن کثیر مکی (متوفی 130ھ) رحمہم اللہ

کوفہ کے معروف قراء تبع تابعین...

⊙ سیدنا یحییٰ بن وثاب (متوفی 103ھ) ⊙ سیدنا عاصم بن ابی النجود (متوفی 127ھ)

① جمال القراء: 428/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⊙ سیدنا سلیمان الاعمش (متوفی 148ھ) ⊙ سیدنا حمزہ زیات (متوفی 156ھ)

⊙ سیدنا علی بن حمزہ کسائی (متوفی 189ھ) رحمۃ اللہ علیہ

بصرہ کے معروف قراء تبع تابعین رحمہم اللہ:

⊙ سیدنا عبداللہ بن ابواسحاق حضرمی (متوفی 117ھ) ⊙ سیدنا عاصم جحدری (متوفی 130ھ)

⊙ سیدنا عیسیٰ بن عمر ثقفی (متوفی 149ھ) ⊙ سیدنا ابوعمرو بن العلاء (متوفی 154ھ)

⊙ سیدنا یعقوب حضرمی (متوفی 205ھ) رحمۃ اللہ علیہ

شام کے معروف قراء تبع تابعین رحمہم اللہ:

⊙ سیدنا عبداللہ بن عامر (متوفی 118ھ) ⊙ سیدنا عطیہ بن قیس کلابی (متوفی 121ھ)

⊙ سیدنا یحییٰ بن حارث ذماری (متوفی 145ھ) ⊙ سیدنا شریح بن یزید حضرمی (متوفی 203ھ) رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 833ھ) فرماتے ہیں:

«ثُمَّ إِنَّ الْقُرَّاءَ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ الْمَذْكُوْرِيْنَ كَثُرُوْا وَتَفَرَّقُوْا فِي الْبِلَادِ وَانْتَشَرُوْا وَخَلَفَهُمْ أُمَمٌ بَعْدَ أُمَمٍ عُرِفَتْ طَبَقَاتُهُمْ وَاخْتَلَفَتْ صِفَاتُهُمْ فَكَانَ مِنْهُمُ الْمُتْقِنُ لِلتِّلَاوَةِ الْمَشْهُوْرُ بِالرِّوَايَةِ وَالدِّرَايَةِ وَمِنْهُمُ الْمُقْتَصِرُ عَلٰى وَصْفٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْصَافِ وَكَثُرَ بَيْنَهُمْ لِذٰلِكَ الْاِخْتِلَافُ وَقَلَّ الضَّبْطُ وَاتَّسَعَ الْخَرْقُ وَكَادَ الْبَاطِلُ يَلْتَبِسُ بِالْحَقِّ فَقَامَ جَهَابِذَةُ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ وَصَنَادِيْدُ الْأَئِمَّةِ فَبَالَغُوْا فِي الْاِجْتِهَادِ وَبَيَّنُوا الْحَقَّ الْمُرَادَ وَجَمَعُوا الْحُرُوْفَ وَالْقِرَاءَاتِ وَعَزَوُا الْوُجُوْهَ وَالرِّوَايَاتِ وَمَيَّزُوْا بَيْنَ الْمَشْهُوْرِ وَالشَّاذِّ وَالصَّحِيْحِ وَالْفَاذِّ بِأُصُوْلٍ أَصَّلُوْهَا وَأَرْكَانٍ فَصَّلُوْهَا»

’’پھر ان مذکورہ حضرات کے بعد بکثرت قرائے کرام پیدا ہوئے جو مختلف شہروں اور علاقوں میں پھیل گئے۔ پھر ان کے جانشین نسل در نسل چلتے رہے جن کے طبقات کو جانا گیا تو ان کی صفات مختلف ٹھہریں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے تھے جو روایت و درایت کے اعتبار سے مشہور و متقن ثابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے اور کچھ متوسط درجے کے لوگ تھے جن میں پچھلوں جیسی صفات کا فقدان تھا جس کی وجہ سے ان کے مابین بکثرت اختلاف رونما ہوا، ضبط ومہارت میں کمی واقع ہوئی اور قریب تھا کہ حق و باطل خلط ملط ہوجائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے علماء کی ایسی زبردست جماعت کھڑی کی جنھوں نے زبردست کوشش کر کے حق کو واضح کیا۔ انھوں نے نہ صرف حروف وقراءات کو جمع کیا، بلکہ وجوہ وروایات کی نسبتوں کی بھی وضاحت فرمائی۔ انھوں نے ایسے اُصول وارکان وضع کیے جن کی بنا پر اُنھوں نے صحیح، مشہور اور شاذ وغریب روایات کو الگ الگ کیا۔''[1]

تو گویا وہ قرآن جو رسول اللہ ﷺ نے تلقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بذریعہ جبریل علیہ السلام حاصل کیا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝﴾

''اور بلاشبہ یقیناً آپ کو قرآن ایک کمال حکمت والے، سب کچھ جاننے والے کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔''[2]

اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے پڑھا، پھر اسے تابعین کو پڑھایا اور انھوں نے تبع تابعین کو پڑھایا اور یونہی تلقی، مشافہہ اور سماع کے ذریعے سے یہ قرآن مجید اپنی قراءات کے ساتھ ہم تک پہنچا، چنانچہ ہم اگلی فصل میں انھی جہابذہ کا تذکرہ کریں گے جن کی سندیں آج دنیا میں معروف ہیں۔

[1] النشر: 9/1. [2] النمل 6:27.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءِ عشرہ کے مختصر حالات اور ان کی اسانید

اہل فن کے ہاں یہ بات واضح ہے کہ ائمہ عشرہ میں سے ہر امام کے دو دو راوی ہیں۔ ان میں سے کچھ راوی تو ایسے ہیں جنھوں نے اپنے شیخ سے بلا واسطہ نقل کیا ہے، جیسا کہ سیدنا قالون اور سیدنا ورش رحمہما اللہ نے امام نافع رحمہ اللہ سے، سیدنا شعبہ رحمہ اللہ وحفص رحمہ اللہ نے امام عاصم رحمہ اللہ سے، سیدنا ابوالحارث اور سیدنا دوری علی رحمہما اللہ نے امام کسائی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ بعض رواۃ نے ایک واسطے سے اپنے ائمہ سے نقل کیا ہے، جیسے سیدنا دوری رحمہ اللہ اور سیدنا سوسی رحمہ اللہ نے شیخ یزیدی رحمہ اللہ کے واسطے سے اپنے شیخ امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَفَاضَ عَلَى يَحْيَى الْيَزِيدِيِّ سَيْبَهُ فَأَصْبَحَ بِالْعَذْبِ الْفُرَاتِ مُعَلَّلَا

''سیدنا ابوعمرو رحمہ اللہ نے شیخ یحیٰ یزیدی رحمہ اللہ پر اپنے علم کی بارش برسا کر انھیں سیراب کیا تو وہ پیاس دور کرنے والے پانی (علم) سے مالا مال ہو گئے۔''①

اسی طرح سیدنا خلف رحمہ اللہ اور سیدنا خلاد رحمہ اللہ نے بھی امام حمزہ رحمہ اللہ سے ایک واسطے کے ساتھ نقل کیا ہے، جیسا کہ امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَى خَلَفٌ عَنْهُ وَخَلَّادٌ الَّذِي رَوَاهُ سُلَيْمٌ مُتْقِنًا وَمُحَصَّلَا

''خلف اور خلاد رحمہما اللہ نے بواسطہ سلیم رحمہ اللہ، امام حمزہ رحمہ اللہ سے اپنی قراءت کو روایت کیا ہے اور یہ ایسا خلاف ہے جسے سیدنا سلیم رحمہ اللہ نے امام حمزہ رحمہ اللہ سے محفوظ اور جمع کیا ہے۔''②

بعض رواۃ ایسے بھی ہیں جنھوں نے اپنے شیخ سے ایک سے زائد واسطوں سے نقل کیا ہے، جیسے سیدنا

① متن الشاطبیۃ، شعر نمبر: 30. ② متن الشاطبیۃ: شعر نمبر، 38.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزی و سیدنا قنبل رحمہ اللہ نے امام کی رحمہ اللہ سے اور سیدنا ہشام و سیدنا ابن ذکوان رحمہ اللہ نے امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ سے نقل فرمایا ہے۔ تفصیل کے لیے امام ابن الجزری کی کتاب ''المنجد المقرئین'' اور ''النشر في القراءات العشر'' کی طرف رجوع فرمائیں۔ اب ہم ذیل میں قرائے عشرہ کے مختصر حالات اور ان کی اسانید کے متعلق بحث کرتے ہیں۔

① امام ابوعبدالرحمٰن نافع بن عبدالرحمٰن مدنی رحمہ اللہ

امام نافع مدنی رحمہ اللہ قرائے عشرہ میں پہلے قاری ہیں جن کا نام: ابورویم نافع بن عبدالرحمٰن بن ابی نعیم لیثی ہے۔

امام نافع مدنی رحمہ اللہ عبدالملک بن مروان کے دور خلافت میں 70ھ کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔

امام نافع مدنی رحمہ اللہ نے ستر تابعین سے قراءت حاصل کی۔[1]

امام نافع مدنی رحمہ اللہ کے متعلق امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«نَافِعٌ إِمَامُ النَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ»

''نافع قراءت میں لوگوں کے امام ہیں۔''

ایک اور قول ہے:

«قِرَاءَةُ نَافِعٍ سُنَّةٌ»

''نافع کی قراءت سنت ہے۔''[2]

امام اصمعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ الْفُقَهَاءِ الْعُبَّادِ»

''(امام نافع) قراء، فقہاء اور عبادت گزاروں میں سے تھے۔''[3]

امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ إِمَامَ النَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ بِالْمَدِينَةِ اِنْتَهَتْ إِلَيْهِ رِيَاسَةُ الْإِقْرَاءِ بِهَا وَأَجْمَعَ

① السیر: 336/7، النشر: 132/1، معرفة القراء: 64 ② السیر: 337/7. ③ تہذیب التہذیب: 407/10.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

النَّاسَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّابِعِيْنَ أَقْرَأَ بِهَا أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ سَنَةً»

''امام نافع رحمہ اللہ مدینہ میں قراءت کے امام تھے اور علم قراءت کی ریاست آپ پر ختم ہوتی ہے اور آپ نے تابعین کے بعد مدینہ میں ستر سال سے زائد پڑھایا۔''[1]

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَأَمَّا الْكَرِيمُ السِّرِّ فِي الطِّيبِ نَافِعٌ ۔۔۔ فَذَاكَ الَّذِي اخْتَارَ الْمَدِينَةَ مَنْزِلَا

''پس رہے امام نافع جو خوشبو کے متعلق راز والے ہیں جنھوں نے مدینہ طیبہ کو اپنا مسکن بنایا۔''[2]

عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«سَأَلْتُ أَبِي أَيُّ الْقِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: قِرَاءَةُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ. قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ تَكُنْ؟ قَالَ: قِرَاءَةُ عَاصِمٍ»

''میں نے اپنے باپ احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ کو کون سی قراءت زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: اہل مدینہ کی قراءت۔ میں نے کہا: اگر یہ نہ ہو تو؟ انھوں نے فرمایا: امام عاصم رحمہ اللہ کی قراءت۔''[3]

امام ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«أَدْرَكْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَهُمْ يَقُولُونَ: قِرَاءَةُ نَافِعٍ سُنَّةٌ»

''میں نے مدینہ والوں کو یہ کہتے ہوئے پایا ہے کہ امام نافع رحمہ اللہ کی قراءت سنت ہے۔''[4]

احمد بن ہلال مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«قَالَ لِي الشَّيْبَانِيُّ: قَالَ لِي رَجُلٌ مِمَّنْ قَرَأَ عَلَى نَافِعٍ: إِنَّ نَافِعًا كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ يُشَمُّ مِنْ فِيهِ رَائِحَةُ الْمِسْكِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ! أَتَتَطَيَّبُ كُلَّمَا قَعَدْتَ تُقْرِئُ النَّاسَ؟ قَالَ: مَا أَمَسُّ طِيبًا وَلٰكِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي فِيَّ فَمِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ أُشَمُّ مِنْ فِيَّ هٰذِهِ الرَّائِحَةَ»

① النشر: 111/2. ② حرز الأماني، شعر نمبر: 25. ③ النشر: 211/1. ④ تهذيب التهذيب: 363/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مجھ سے شیبانی نے ایسے آدمی کے واسطے سے بیان کیا ہے جس نے امام نافع رحمہ اللہ سے پڑھا ہے کہ امام نافع رحمہ اللہ جب گفتگو کرتے تھے تو ان کے منہ سے کستوری کی خوشبو پھوٹتی تھی۔ میں نے ان سے پوچھا: ابوعبداللہ! جب آپ لوگوں کو پڑھانے کے لیے بیٹھتے ہیں تو کستوری لگا کر آتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، دراصل خواب میں میری نبی کریم ﷺ کے ساتھ ملاقات ہوئی اور انھوں نے میرے منہ میں کچھ پڑھا۔ اس دن سے لے کر آج تک میں اپنے منہ میں یہ خوشبو محسوس کرتا ہوں۔''[1]

امام ذہبی رحمہ اللہ نے الإمام، حبرُ القرآنِ جیسے عظیم القابات سے ان کا ذکر کیا ہے۔[2]

لیث بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«حَجَجْتُ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَمِائَةٍ وَإِمَامُ النَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ بِالْمَدِينَةِ نَافِعُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ. قُلْتُ: لَا رَيْبَ أَنَّ الرَّجُلَ رَأْسٌ فِي حَيَاةِ مَشَايِخِهِ»

''میں نے 113 ہجری میں حج کیا تو اس وقت مدینہ میں لوگوں کے قراءات کے امام نافع بن ابی نعیم رحمہ اللہ تھے۔ میں نے کہا: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ شخص اپنے مشائخ کی موجودگی ہی میں ایک بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔''[3]

ابن مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ نَافِعٌ عَالِمًا بِوُجُوهِ الْقِرَاءَاتِ مُتَّبِعًا لِآثَارِ الْأَئِمَّةِ الْمَاضِينَ»

''امام نافع رحمہ اللہ وجوہِ قراءات کے عالم تھے اور پچھلے ائمہ کے آثار کی اتباع کرنے والے تھے۔''[4]

امام نافع مدنی رحمہ اللہ 169 ھ کو مدینہ منورہ میں 99 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ نَافِعٌ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَقَرَأَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَكِلَاهُمَا قَرَآ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَرَأَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ»[5]

① معرفة القراء، ص: 64. ② السير: 336/7. ③ السير: 337/7. ④ طبقات القراء، ص: 70. ⑤ نشر القراءات العشر، ص: 605.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

واسطے: تین واسطوں سے ان کی قراءت ہم تک پہنچتی ہے۔
امام نافع مدنی رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے دو مشہور راوی ہیں:
① عیسیٰ بن میناء بن وردان زرقی مدنی المعروف بہ قالون: ان کی ولادت 120ھ اور وفات 220ھ میں ہوئی۔
② ابوسعید عثمان بن سعید مصری المعروف بہ ورش بصری: ان کی ولادت 110ھ اور وفات 197ھ میں ہوئی۔
ان دونوں حضرات نے امام نافع رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی جنھوں نے تابعین کی ایک جماعت سے قراءت حاصل کی اور ان کی سند اوپر بیان ہوگئی ہے۔

② عبداللہ بن کثیر بن عمرو بن عبداللہ مکی رحمہ اللہ

امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ قرائے عشرہ میں دوسرے قاری ہیں۔ ان کا نام: ابومعبد عبداللہ بن کثیر بن عمرو بن عبداللہ بن زاذان بن فیروز بن ہرمز داری مکی ہے۔
امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں 45ھ میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔
امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنھیں سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا ابوایوب انصاری، سیدنا انس بن مالک اور سیدنا عبداللہ بن سائب مخزومی رضی اللہ عنہم سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ ①
امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کے متعلق امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
«وَكَانَ إِمَامَ النَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ بِمَكَّةَ لَمْ يُنَازِعْهُ فِيهَا مُنَازِعٌ»
''امام ابن کثیر رحمہ اللہ مکہ میں لوگوں کے قراءت کے امام تھے۔ اس میں ان سے کسی کو کوئی اختلاف نہیں تھا۔'' ②
امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
«إِمَامُ الْمَكِّيِّينَ فِي الْقِرَاءَةِ»
''امام ابن کثیر رحمہ اللہ قراءت میں اہل مکہ کے امام تھے۔'' ③
امام ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
«كَانَ ابْنُ كَثِيرٍ الْمُقْرِئُ ثِقَةً لَهُ أَحَادِيثُ صَالِحَةٌ»

① شرح الشاطبية لملاعلي قاري، ص:12. ② النشر:120/1. ③ معرفة القراء الكبار، ص:49.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابن کثیر مکی مقری رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔ان کی احادیث صالح ہیں۔''[1]

امام ابوعمرو بن علاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« وَكَانَ ابنُ كَثِيرٍ أَعْلَمَ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنْ مُجَاهِدٍ »

''امام ابن کثیر رحمہ اللہ، امام مجاہد رحمہ اللہ سے بھی زیادہ عربیت کا علم رکھتے تھے۔''[2]

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَمَكَّةُ عَبْدُ اللهِ فِيهَا مُقَامُهُ ۔۔۔ هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ كَاثِرُ الْقَوْمِ مُعْتَلَا

''اور مکہ میں عبداللہ کی اقامت کی جگہ ہے یہ ابن کثیر ہیں جو کہ اپنی قوم کے نام آور ہیں اور بلند ہیں۔''[3]

امام ابن مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« لَمْ يَزَلْ هُوَ الْإِمَامَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ حَتَّى مَاتَ »

''امام ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی وفات تک مکہ میں قراءت کے متفقہ امام رہے۔''[4]

ابن العماد حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَفَضْلُهُ وَعِلْمُهُ وَشُهْرَتُهُ تُغْنِي عَنِ الْإِطْنَابِ فِي أَوْصَافِهِ»

''ان کے فضائل، علم اور شہرت اس سے مستغنی ہیں کہ ان کے اوصاف کا ذکر طوالت و تفصیل سے کیا جائے۔''[5]

امام ابن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«لَمْ يَكُنْ بِمَكَّةَ أَحَدٌ أَقْرَأَ مِنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ»

''مکہ میں حمید بن قیس اور عبداللہ بن کثیر رحمہما اللہ سے بڑھ کر کوئی قاری نہیں تھا۔''[6]

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَحَدِيثُ ابْنِ كَثِيرٍ مُخَرَّجٌ فِي الْكُتُبِ السِّتَّةِ»

''ابن کثیر رحمہ اللہ کی احادیث کتب ستہ میں موجود ہیں۔''[7]

① السير:5/319. ② غاية النهاية:1/445. ③ حرز الأماني شعر نمبر:27. ④ النشر:1/121. ⑤ شذرات الذهب:1/151. ⑥ السير:5/320. ⑦ معرفة القراء:1/88.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«رَأَيْتُ أَبَا عَمْرِو بْنَ الْعَلَاءِ يَقْرَأُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ»

''میں نے امام ابو عمرو بن علاء رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ عبداللہ بن کثیر رحمہ اللہ کو قراءت سنا رہے تھے۔'' [1]

جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَثِيرٍ فَصِيحًا بِالْقُرْآنِ»

''میں نے عبداللہ بن کثیر رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ بڑے فصیح انداز میں قرآن پڑھ رہے تھے۔'' [2]

عبدالوہاب بن سلار شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ وَرِعًا زَاهِدًا وَأَجْمَعَ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى قِرَاءَتِهِ بَعْدَ وَفَاةِ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ»

''ابن کثیر رحمہ اللہ زہد و ورع سے متصف تھے۔ امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اہل مکہ نے ان کی قراءت پر اتفاق کیا۔'' [3]

امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ ہشام بن عبدالملک کے دور میں 120ھ میں مکہ میں فوت ہوئے۔ ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ ابْنُ كَثِيرٍ عَلَى مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ وَقَرَأَ مُجَاهِدٌ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ الْمَخْزُوْمِيِّ وَكِلَاهُمَا قَرَآ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَرَأَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ» [4]

واسطے: تین واسطوں سے ان کی قراءت ہم تک پہنچتی ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ مکی سے روایت کرنے والے دو مشہور راوی ہیں:

① احمد بن محمد بزی: ان کی ولادت 170 اور وفات 250 ہجری میں ہوئی۔ ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ نَافِعِ بْنِ أَبِي بَزَّه الْبَزِّيُّ عَلَى عِكْرِمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عَامِرِ الْمَكِّيِّ وَقَرَأَ الْمَكِّيُّ عَلَى شِبْلِ بْنِ عَبَّادٍ وَقَرَأَ شِبْلٌ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ»

[1] السیر: 5/320. [2] السیر: 5/320. [3] طبقات القراء، ص: 65. [4] نشر القراءات العشر، ص: 420.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ محمد بن عبدالرحمن قنبل مکی: ان کی ولادت 195 اور وفات 291 ہجری میں ہوئی۔ ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ أَبُو عمرو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخزُومِيُّ الْمُلَقَّبُ بِقُنْبُلٍ عَلٰى أَبِي الْحَسَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنِ الْقَوَّاسِ (وَهُوَ بَكَّارٌ) وَقَرَأَ النَّوَّاسُ عَلٰى أَبِي الْإِخْرِيطِ وَقَرَأَ أَبُو الْإِخْرِيطِ عَلٰى إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقِسْطِ وَقَرَأَ إِسْمَاعِيلُ عَلٰى شِبْلِ بْنِ عَبَّادٍ وَقَرَأَ شِبْلٌ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ»

③ ابو عمرو بن علاء بصری رحمہ اللہ

امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ قرائے عشرہ میں تیسرے قاری ہیں۔ ان کا نام: زبان بن علاء بن عمار بن عریان بن عبداللہ مازنی بصری ہے۔

امام ابو عمرو بصری 68ھ میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔

امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنھوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سمیت متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کے متعلق امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ بِالْقُرْآنِ وَالْعَرَبِيَّةِ مَعَ الصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ وَالدِّيْنِ»

''امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ صداقت، امانت اور دیانت کے ساتھ ساتھ قرآن اور عربیت کے سب سے بڑے عالم تھے۔''[1]

ابو عمرو دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَإِلَيْهِ انْتَهَتِ الْإِمَامَةُ فِي الْقِرَاءَةِ بِالْبَصْرَةِ»

''بصرہ میں قراءت کی امامت ان پر ختم ہوگئی۔''[2]

نضر بن شمیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ «سَيِّدُ الْعُلَمَاءِ» علماء کے سردار ہیں۔[3]

امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① النشر: 134/1. ② معرفة القراء الكبار، ص: 59. ③ تهذيب التهذيب: 180/12.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«كَانَ عَلَّامَةَ زَمَانِهِ فِي اللُّغَةِ وَالنَّحْوِ وَعِلْمِ الْقُرْآنِ وَمِنْ كِبَارِ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِينَ»

''امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ لغت، نحو اور علوم قرآن میں اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے بلکہ آپ کا شمار کبار باعمل علماء میں ہوتا تھا۔''(1)

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ فَوَالِدُهُ الْعَلَا ... أَفَاضَ عَلَى يَحْيَى الْيَزِيدِيِّ سَيْبَهُ
فَأَصْبَحَ بِالْعَذْبِ الْفُرَاتِ مُعَلَّلَا

''سیدنا ابوعمرو رحمہ اللہ کے والد علاء ہیں انھوں نے شیخ یحییٰ یزیدی رحمہ اللہ پر اپنے علم کی بارش برسا کر انھیں سیراب کیا تو وہ پیاس دور کرنے والے پانی (علم) سے مالا مال ہو گئے۔''(2)

ابومعاویہ ازہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِوُجُوهِ الْقِرَاءَاتِ وَأَلْفَاظِ الْعَرَبِ وَنَوَادِرِ كَلَامِهِمْ وَفَصِيحِ أَشْعَارِهِمْ»

''ابوعمرو بصری رحمہ اللہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ وجوہِ قراءات، الفاظِ عرب، ان کے نادر کلام اور فصیح اشعار کا علم رکھتے تھے۔''(3)

ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ أَبُو عَمْرٍو مُقَدَّمًا فِي عَصْرِهِ، عَالِمًا بِالْقِرَاءَةِ وَوُجُوهِهَا، قُدْوَةً فِي الْعِلْمِ وَاللُّغَةِ، إِمَامَ النَّاسِ فِي الْعَرَبِيَّةِ وَكَانَ مَعَ عِلْمِهِ بِاللُّغَةِ وَفِقْهِهِ بِالْعَرَبِيَّةِ مُتَمَسِّكًا بِالْآثَارِ»

''ابوعمرو رحمہ اللہ اپنے زمانے میں قراءت اور اس کی وجوہ کے علم کی وجہ سے مقدم تھے، علم اور لغت میں نمونہ تھے، عربیت میں لوگوں کے امام تھے، آپ لغت اور عربیت کی فہم وبصیرت کے ساتھ ساتھ آثار کی بھی پیروی کرنے والے تھے۔''(4)

(1) البداية والنهاية: 433/13. (2) حرز الأماني، شعر نمبر: 30,29. (3) تهذيب التهذيب: 180/12.
(4) تهذيب التهذيب: 198/12.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَوُجُوهِهِمْ»

''ابوعمرو رحمہ اللہ عرب کے معزز اور صاحب تکریم لوگوں میں سے تھے۔''[1]

ابومعاویہ ازہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ فِي عَصْرِهِ بِالْبَصْرَةِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْقِرَاءَةِ لَمْ يَبْلُغُوا مَبْلَغَهُ»

''ابوعمرو رحمہ اللہ کے زمانے میں بصرہ میں قراء کی ایک جماعت موجود تھی جو ان کے علم تک نہ پہنچ سکے تھے۔''[2]

عبدالوہاب بن سلار شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ فِي فَصِّ خَاتَمِهِ مَنْقُوشٌ هٰذَا الْبَيْتَ:

وَإِنَّ امْرَأً دُنْيَاهُ أَكْبَرُ هَمِّهِ لَمُسْتَمْسِكٌ مِنْهَا بِحَبْلِ غُرُورِ

''آپ کے انگوٹھی کے نگینے میں یہ شعر لکھا ہوا تھا: ''اگر کسی آدمی کا سب سے بڑا غم دنیا ہی بن جائے تو وہ دھوکے کی ایک رسی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے۔''[3]

یزیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«سَأَلْتُ يَوْمًا أَبَا عَمْرٍو أَنْ يُصَلِّيَ بِنَا وَكَانَ يَكْرَهُ الْإِمَامَةَ بِالنَّاسِ فَتَقَدَّمَ إِلَى الْمِحْرَابِ فَغُشِيَ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ لَمَّا أَفَاقَ: مَا بِكَ، فَقَالَ: لَمَّا قُلْتُ: اِسْتَوُوا رَحِمَكُمُ اللهُ خُيِّلَ إِلَيَّ وَاعِظٌ مِنْ نَفْسِي يَقُولُ: هَلِ اسْتَوَيْتَ لِلّٰهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ»

''میں نے ایک دن ابوعمرو رحمہ اللہ سے کہا کہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں جبکہ وہ لوگوں کی امامت کو ناپسند کرتے تھے۔ وہ محراب کی طرف بڑھے تو ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش میں آئے تو کہا گیا: آپ کو کیا ہوا تھا؟ فرمانے لگے: جب میں نے یہ کہا: ''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، صفیں سیدھی کرلو'' تو میرے دل میں جو واعظ ہے، اس نے مجھے کہا: کیا تو خود پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کے لیے سیدھا ہوا ہے۔''[4]

① معرفة القراء، ص:6. ② تهذيب التهذيب:12/180. ③ طبقات القراء، ص:77. ④ طبقات القراء، ص:77.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عباس بن فضل انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَا رَأَتْ عَيْنَايَ مِثْلَ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ وَمَا بِأَقْطَارِهَا مِثْلَهُ وَعَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ يَلِدْنَ مِثْلَ أَبِي عَمْرٍو»

''میری آنکھوں نے ابو عمرو بن علاء رحمہ اللہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا اور نہ روئے زمین پر ان جیسا کوئی ہے بلکہ عورتیں ان جیسا پیدا کرنے سے عاجز آ چکی ہیں۔''[1]

امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ 154ھ کو کوفہ میں فوت ہوئے۔ ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ أَبُو عَمْرٍو عَلَى نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ وَيَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَكِلَاهُمَا قَرَآ عَلَى أَبِي الْأَسْوَدِ وَقَرَأَ أَبُو الْأَسْوَدِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَكِلَاهُمَا قَرَآ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ»[2]

واسطے: تین واسطوں سے ان کی قراءت ہم تک پہنچی ہے۔

امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے دو مشہور راوی ہیں:

① ابو عمرو حفص بن عمر بن عبدالعزیز بن صہبان ازدی دوری رحمہ اللہ: ان کی ولادت 150 اور وفات 246 ہجری میں ہوئی۔

② ابو شعیب صالح بن زیاد بن عبداللہ بن اسماعیل سوسی رحمہ اللہ: ان کی ولادت 171 اور وفات 261 ہجری میں ہوئی۔

ان دونوں نے امام یحییٰ بن مبارک یزیدی رحمہ اللہ سے، انھوں نے امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی۔ ان کی سند اوپر مذکور ہے۔

④ ابو عمران عبداللہ بن عامر بن یزید بن تمیم بن ربیعہ شامی رحمہ اللہ

امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ قرائے عشرہ میں چوتھے قاری ہیں۔ ان کا نام: ابو عمران عبداللہ بن عامر بن یزید بن تمیم بن ربیعہ بن عامر یحصبی ہے۔

① طبقات القراء، ص: 77. ② نشر القراءات العشر، ص: 461.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ 21ھ میں باتاء کے مقام رحاب میں پیدا ہوئے۔

امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنھوں نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے علوم کی تحصیل و تکمیل کی جن میں سیدنا ابودردا، سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا واثلہ بن اسقع، سیدنا فضالہ بن عبید، سیدنا معاویہ بن ابوسفیان اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ کے متعلق امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«إِمَامُ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْقِرَاءَةِ»

''ابن عامر رحمہ اللہ قراءت میں اہل شام کے امام تھے۔''

یحییٰ ذماری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ ابْنُ عَامِرٍ قَاضِيَ الْجُنْدِ وَكَانَ عَلٰى بِنَاءِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ وَكَانَ رَئِيسَ الْمَسْجِدِ لَا يَرٰى فِيهِ بِدْعَةً إِلَّا غَيَّرَهَا»

''ابن عامر رحمہ اللہ جند کے قاضی تھے۔ دمشق کی مسجد کی تعمیر پر ان کی ذمہ داری تھی اور وہ مسجد کے رئیس تھے۔ جب مسجد میں کسی بدعت کو دیکھتے تو اس کو تبدیل کر دیتے تھے۔''[1]

ابوعلی اہوازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ إِمَامًا عَالِمًا ثِقَةً فِيمَا أَتَاهُ حَافِظًا لِمَا رَوَاهُ مُتقِنًا لِمَا وَعَاهُ عَارِفًا فَهِمًا قَيِّمًا فِيمَا جَاءَ بِهِ صَادِقًا فِيمَا نَقَلَهُ مِنْ أَفَاضِلِ الْمُسْلِمِينَ وَخِيَارِ التَّابِعِينَ وَأَجِلَّةِ الرَّاوِينَ، لَا يُتَّهَمُ فِي دِينِهِ وَلَا يُشَكُّ فِي يَقِينِهِ وَلَا يُرْتَابُ فِي أَمَانَتِهِ وَلَا يُطْعَنُ عَلَيْهِ فِي رِوَايَتِهِ، صَحِيحٌ نَقْلُهُ فَصِيحٌ قَوْلُهُ، عَالِيًا فِي قَدْرِهِ مُصِيبًا فِي أَمْرِهِ مَشْهُورًا فِي عِلْمِهِ مَرْجُوعًا إِلٰى فَهْمِهِ وَلَمْ يَتَعَدَّ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْأَثَرَ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلًا يُخَالِفُ فِيهِ الْخَبَرَ»

''ابن عامر رحمہ اللہ امام اور عالم تھے۔ اس علم میں جو ان کے پاس تھا، ثقہ تھے۔ جس کو روایت کیا، اس کے حافظ تھے۔ جس کو زبانی یاد کیا، اس میں پختہ تھے۔ پہچان رکھنے والے اور ذی فہم تھے۔

[1] معرفة القراء، ص: 46. [2] السير: 350/9.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس چیز میں جس کو لے کر آتے تھے، مضبوطی والے تھے۔ اس چیز میں جس کو نقل کرتے، سچے تھے۔ فضلائے مسلمین میں سے تھے۔ تابعین کے پسندیدہ تھے۔ اکثر روایت کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کے دین میں تہمت نہیں لگائی گئی، ان کے یقین میں شک نہیں کیا گیا، ان کی امانت داری میں شبہ نہیں کیا گیا اور ان پر روایت کرنے میں طعن نہیں کیا گیا۔ ان کا روایت کو نقل کرنا صحیح ہے، ان کی بات فصیح ہے، اپنے مرتبے میں بلند ہیں، اپنے کام میں درستی کو پانے والے ہیں، اپنے علم میں مشہور ہیں، ان کے فہم کی طرف رجوع کیا گیا ہے، احادیث و آثار سے آگے نہیں بڑھتے اور نہ انھوں نے کوئی ایسی بات کہی جو حدیث کے مخالف ہو۔''[1]

امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ إِمَامًا كَبِيرًا وَتَابِعِيًّا جَلِيلًا وَعَالِمًا شَهِيرًا، أَمَّ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْجَامِعِ الْأُمَوِيِّ سِنِيْنَ كَثِيْرَةً فِيْ أَيَّامِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَقَبْلَهُ وَبَعْدَهُ فَكَانَ يَأْتَمُّ بِهِ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَنَاهِيْكَ بِذٰلِكَ مَنْقَبَةً»

''ابن عامر شامی رحمہ اللہ بہت بڑے امام، جلیل القدر تابعی اور شہرت یافتہ عالم دین تھے جنھوں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دورِ حکومت میں بلکہ اس سے پہلے اور بعد کے ادوار میں بھی جامع اموی میں کئی سال تک مسلمانوں کی امامت کروائی اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ امیر المومنین ہونے کے باوجود ان کی اقتدا میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ ابن عامر رحمہ اللہ کی منقبت کے لیے یہی بات کافی ہے۔''[2]

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَأَمَّا دِمَشْقُ الشَّامِ دَارُ ابْنِ عَامِرٍ فَتِلْكَ بِعَبْدِ اللهِ طَابَتْ مُحَلَّلَا

''اور رہا شام کے دمشق کا علاقہ جو کہ ابن عامر کا وطن ہے۔ پس یہ عبداللہ کی وجہ سے جائے نزول ہونے کے اعتبار سے عمدہ ہو گیا تھا۔''[3]

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«فَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيُّ مُقْرِئُ الشَّامِيِّيْنَ فَصُدُوْقٌ مَا عَلِمْتُ بِهِ بَأْسًا

① غاية النهاية:425/1. ② النشر:495/1. ③ حرز الأماني، شعر نمبر:32.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي قِرَاءَتِهِ مَنْ لَا يَعْلَمْ وَهِيَ قِرَاءَةٌ حَسَنَةٌ»

''عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ شامیوں کے قاری اور صدوق تھے۔ میں ان کے متعلق کوئی حرج والی بات نہیں جانتا۔ ان کی قراءت میں اس شخص نے کلام کیا جو علم نہیں رکھتا، حالانکہ ان کی قراءت تو بہت اچھی ہے۔''[1]

امام ابن عامر رحمہ اللہ عاشوراء کے دن 118ھ میں دمشق میں فوت ہوئے۔ قراء میں سب سے پہلے آپ کی وفات ہوئی۔ ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ ابْنُ عَامِرٍ عَلَى أَبِي هَاشِمِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ أَبِي شِهَابِ الْمَخْزُوْمِيِّ وَقَرَأَ الْمُغِيْرَةُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَقَرَأَ عُثْمَانُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ»[2]

واسطے: دو واسطوں سے ان کی قراءت ہم تک پہنچتی ہے۔

امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے دو مشہور راوی ہیں:

① ابو الولید ہشام بن عمار دمشقی: ان کی ولادت 153 اور وفات 245 ہجری میں ہوئی۔

② محمد بن سلیمان بن احمد ابن ذکوان قرشی: ان کی ولادت 173 اور وفات 242 ہجری میں ہوئی۔

ان دونوں نے ایوب بن تمیم تمیمی سے، انھوں نے یحییٰ بن حارث ذماری سے، انھوں نے عبداللہ بن عامر شامی سے قراءت حاصل کی۔ سند اوپر مذکور ہے۔

⑤ ابوبکر عاصم بن ابی النجود کوفی رحمہ اللہ

امام عاصم کوفی رحمہ اللہ قرائے عشرہ میں پانچویں قاری ہیں۔ ان کا نام: ابوبکر عاصم بن ابی نجود اسدی ہے۔

امام عاصم کوفی رحمہ اللہ کے ابتدائی حالات مفقود ہیں، لہٰذا ان کی تاریخ ولادت پر مطلع نہیں ہوا جاسکا۔

امام عاصم کوفی رحمہ اللہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنھوں نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا دور پایا ہے اور ان سے استفادہ کیا ہے۔

امام عاصم کوفی رحمہ اللہ کے متعلق امام ابواسحاق سبیعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① میزان الاعتدال: 449/2. ② نشر القراءات العشر، ص: 494.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَقْرَأَ لِلْقُرْآنِ مِنْ عَاصِم»

''میں نے امام عاصم رحمہ اللہ سے بڑھ کر قرآن کا قاری نہیں دیکھا۔''[1]

عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«سَأَلْتُ أَبِي عَنْ عَاصِمٍ فَقَالَ: رَجُلٌ صَالِحٌ ثِقَةٌ خَيْرٌ»

''میں نے اپنے والد سے امام عاصم رحمہ اللہ کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: وہ صالح، ثقہ اور نیک شخص ہیں۔''[2]

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اَلْإِمَامُ الْكَبِيرُ مُقْرِئُ الْعَصْرِ»

''آپ بہت بڑے امام اور اپنے زمانے کے قراء میں سے ہیں۔''[3]

ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«لَمَّا هَلَكَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَلَسَ عَاصِمٌ يُقْرِئُ النَّاسَ وَكَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ حَتّٰى كَأَنَّ فِي حُنْجَرَتِهِ جَلَاجِلَ»

''جب ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ فوت ہوئے تو عاصم رحمہ اللہ بیٹھ کر لوگوں کو قرآن پڑھانے لگے۔ قرآن پڑھتے ہوئے آپ کی آواز سب سے خوبصورت تھی حتی کہ ایسے لگتا تھا گویا کہ آپ کے گلے میں گھنٹیاں بج رہی ہوں۔''[4]

یحییٰ بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَا رَأَيْتُ أَفْصَحَ مِنْ عَاصِمٍ وَكَانَ فَصِيحًا إِذَا تَكَلَّمَ يَكَادُ تَأْخُذُهُ الْخُيَلَاءُ»

''میں نے امام عاصم رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی فصیح انسان نہیں دیکھا۔ وہ اس قدر فصیح تھے کہ جب گفتگو کرتے تو قریب ہوتا تھا کہ ان کو فخر آ گھیرے۔''[5]

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① النشر:1/532. ② النشر:1/532. ③ السیر:5/256. ④ السیر:5/257. ⑤ طبقات القراء، ص:84.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وبِالْكُوفَةِ الْغَرَّاءِ مِنْهُمْ ثَلَاثَةٌ أَذَاعُوا فَقَدْ ضَاعَتْ شَذًا وَقَرَنْفُلَا

فَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ وَعَاصِمٌ اسْمُهُ فَشُعْبَةُ رَاوِيهِ الْمُبَرِّزُ أَفْضَلَا

''ان قرائے سبعہ میں سے تین مشہور روشن امام شہر کوفہ میں ہوئے ہیں اور وہیں انھوں نے اپنے علم کو پھیلایا ہے جن کے علم کی بدولت شہر کوفہ خوشبو سے مہک اٹھا۔ امام ابوبکر جن کا نام عاصم ہے، ان کے راویوں میں سے ابوبکر شعبہ بن عیاش ہیں جو پسندیدہ شخصیت اور اپنے رفقاء میں فضیلت والے تھے۔'' [1]

عبدالوہاب بن سالار شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَأَدْرَكَ أَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَيْسَ أَحدٌ مِنَ الْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ أَكْثَرُ رِوَايَةً لِلْحَدِيْثِ وَالْآثَارِ مِنْ عَاصِمٍ وَكَانَ فَصِيْحًا نَحْوِيًا»

''امام عاصم رحمہ اللہ نے 24 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے اور قرائے سبعہ میں سے کوئی بھی امام عاصم رحمہ اللہ سے بڑھ کے احادیث وآثار کا راوی نہیں اور وہ فصیح اور نحوی تھے۔''[2]

امام عاصم رحمہ اللہ 127ھ کے اواخر میں کوفہ میں فوت ہوئے۔ ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ عَاصِمٌ عَلَى أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدِاللهِ بْنِ حَبِيْبٍ السُّلَمِيِّ وَقَرَأَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ قَرَؤُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ» [1]

واسطے: تین واسطوں سے ان کی قراءت ہم تک پہنچی ہے۔

امام عاصم کوفی رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے دو مشہور راوی ہیں:

① ابوبکر شعبہ بن عیاش بن سالم اسدی نہشلی کوفی: ان کی ولادت 95 اور وفات 193 ہجری میں ہوئی۔

② ابوعمر بن ابوداود حفص بن سلیمان بن مغیرہ اسدی کوفی: ان کی ولادت 90 اور وفات 180 ہجری میں ہوئی۔

ان دونوں حضرات نے امام عاصم رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی۔ جن کی سند اوپر بیان ہوگئی ہے۔

① حرز الأماني، شعر نمبر: 35،34. ② طبقات القراء، ص: 84. ① نشر القراءات العشر، ص: 531.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ ابوعمارہ حمزہ بن حبیب بن عمارہ بن اسماعیل کوفی ﷫

امام حمزہ کوفی ﷫ قرائے عشرہ میں چھٹے قاری ہیں۔ ان کا نام: ابو عمارہ حمزہ بن حبیب بن عمارہ بن اسماعیل کوفی زیات ہے۔

امام حمزہ کوفی ﷫ ہشام بن عبدالملک کے دور خلافت میں 80ھ میں حلوان میں پیدا ہوئے۔

امام حمزہ کوفی ﷫ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنھوں نے صحابہ کرام ﷺ کا دور پایا ہے اور بعض صحابہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

امام حمزہ کوفی ﷫ کے متعلق امام ابن جزری ﷫ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ ثِقَةً كَبِيْرًا حُجَّةً رَضِيًا قَيِّمًا بِكِتَابِ اللهِ مُجَوِّدًا عَارِفًا بِالْفَرَائِضِ وَالْعَرَبِيَّةِ حَافِظًا لِلْحَدِيْثِ وَرِعًا عَابِدًا خَاشِعًا نَاسِكًا زَاهِدًا قَانِتًا لِلّٰهِ لَم يَكُنْ لَهُ نَظِيْرٌ»

''امام حمزہ ﷫ ثقہ، امام کبیر، حجت اور پسندیدہ تھے، کتاب اللہ کو تھامنے والے، عمدہ قرآن پڑھنے والے، فرائض اور عربیت کی پہچان رکھنے والے اور حدیث کے حافظ تھے۔ آپ متقی، عبادت گزار، خشوع اختیار کرنے والے، تقرب الٰہی حاصل کرنے والے، زاہد اور اللہ رب العزت کے فرماں بردار تھے۔ ان کی کوئی نظیر نہیں تھی۔''[①]

امام ابوحنیفہ ﷫ ان سے کہا کرتے تھے:

«شَيْئَانِ غَلَبْتَنَا عَلَيْهِمَا لَسْنَا نُنَازِعُكَ عَلَيْهِمَا: اَلْقُرْآنُ وَالْفَرَائِضُ»

''دو چیزوں میں تو ہم پر غالب ہے، ان میں ہم تجھ سے کوئی جھگڑا نہیں کر سکتے: قرآن اور علم فرائض۔''[②]

آپ کے استاد امام سلیمان بن مہران اعمش ﷫ ان کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے:

«هٰذَا حَبْرُ الْقُرْآنِ»

''یہ قرآن کا سب سے بڑا عالم ہے۔''[③]

ابومنذر یعلی بن عقیل ﷫ فرماتے ہیں کہ امام اعمش ﷫ جب امام حمزہ ﷫ کو آتے دیکھتے تو فرماتے:

① النشر: 565/1. ② النشر: 565/1. ③ النشر: 565/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ»

''عاجزی کرنے والوں کو بشارت دیجیے۔''[1]

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَحَمْزَةُ مَا أَزْكَاهُ مِنْ مُتَوَرِّعٍ إِمَامًا صَبُورًا لِلْقُرآنِ مُرَتِّلَا

''حمزہ بن حبیب زیات کوفی رحمہ اللہ کے تقویٰ کے کیا کہنے ہیں! وہ اپنے زمانے کے امام و پیشوا اور بہت بڑے صابر اور قرآن مجید کو خوب ترتیل سے پڑھنے والے تھے۔''[2]

امام کسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«لَمْ أَرَ شَخْصًا أَلْفَظَ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ حَمْزَةَ»

''میں نے امام حمزہ رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی شخص کو بھی کتاب اللہ پڑھتے نہیں دیکھا۔''[3]

یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«غَلَبَ حَمْزَةُ النَّاسَ عَلَى الْقُرآنِ وَالْفَرَائِضِ»

''قرآن اور علم فرائض کی بدولت امام حمزہ رحمہ اللہ لوگوں پر غالب تھے۔''[4]

عبدالوہاب بن سلار شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ حَمْزَةُ عَظِيمَ الشَّأْنِ جَلِيلَ الْقَدْرِ وَمَا وُصِفَ أَحَدٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ السَّبْعَةِ بِمَا وُصِفَ بِهِ مِنَ الزُّهْدِ وَالْوَرَعِ»

''امام حمزہ رحمہ اللہ عظیم الشان اور جلیل القدر تھے۔ ائمہ سبعہ میں سے جو زہد و ورع ان کا بیان کیا جاتا ہے، وہ کسی کا بھی بیان نہیں کیا گیا۔''[5]

شعیب بن حرب رحمہ اللہ اصحاب الحدیث سے فرمایا کرتے تھے:

«تَسْأَلُونِي عَنِ الْحَدِيثِ وَلَا تَسْأَلُونِي عَنِ الدُّرِّ فَقِيلَ لَهُ: وَمَا الدُّرُّ؟ قَالَ: قِرَاءَةُ حَمْزَةَ»

① طبقات القراء، ص: 92. ② حرز الأماني، شعر نمبر: 37. ③ طبقات القراء، ص:92. ④ طبقات القراء، ص:92. ⑤ طبقات القراء، ص:167.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

’’تم مجھ سے حدیث کے متعلق تو پوچھتے ہو لیکن موتیوں کے متعلق نہیں پوچھتے۔کہا گیا: وہ موتی کیا ہیں؟ فرمایا: حمزہ کی قراءت۔‘‘[1]

شریک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

«مَا عَلِمْتُ بِالْكُوفَةِ أَقْرَأُ مِنْهُ وَلَا أَفْضَلَ مِنْهُ وَمَنْ مِثْلُ حَمْزَةَ»

’’میں نے کوفہ میں امام حمزہ رحمہ اللہ سے بڑھ کر نہ تو کوئی قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے افضل۔ بھلا امام حمزہ کی مثل کون ہوسکتا ہے؟‘‘[2]

امام حمزہ کوفی رحمہ اللہ ابوجعفر منصور عباس کے دور میں 156ھ میں حلوان میں فوت ہوئے۔ ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ حَمْزَةُ عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْأَعْمَشِ وَقَرَأَ سُلَيْمَانُ عَلٰى يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ الْأَسَدِيِّ وَقَرَأَ يَحْيَى بْنُ وَثَّابٍ الْأَسَدِيُّ عَلٰى عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَقَرَأَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ»[3]

واسطے: چار واسطوں سے ان کی قراءت ہم تک پہنچتی ہے۔

امام حمزہ کوفی رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے دو مشہور راوی ہیں:

① ابومحمد خلف بن ہشام بن ثعلب بن خلف بن تغلب بن ہشیم بن ثعلب بن داؤد بن مقسم بن غالب اسدی بغدادی: ان کی ولادت 150 اور وفات 229 ہجری میں ہوئی۔

② خلاد بن خالد کوفی: ان کی ولادت نامعلوم ہے اور وفات 220 ہجری میں ہوئی۔

ان دونوں نے ابوعیسیٰ سلیم بن عیسیٰ بن سلیم بن عامر بن غالب بن سعید بن سلیم بن داؤد سے قراءت حاصل کی، انھوں نے حمزہ بن عمارہ بن اسماعیل سے۔ امام حمزہ رحمہ اللہ کی بقیہ سند اوپر مذکور ہے۔

⑦ ابوالحسن علی بن حمزہ کسائی کوفی رحمہ اللہ

امام کسائی کوفی رحمہ اللہ قراءِ عشرہ میں ساتویں قاری ہیں۔ ان کا نام: ابوحسن علی بن حمزہ بن عبداللہ بن تمیم بن فیروز نحوی کسائی ہے۔

[1] طبقات القراء، ص:170. [2] طبقات القراء، ص:170. [3] نشر القراءات العشر، ص:563.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امام کسائی رحمہ اللہ کا سن پیدائش قطعیت کے ساتھ نہیں ملتا، البتہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ان کی پیدائش 120ھ کے لگ بھگ ہوئی ہے۔

امام کسائی رحمہ اللہ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے جنھوں نے متعدد تابعین سے استفادہ کیا۔

امام کسائی رحمہ اللہ کے متعلق امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ إِمَامَ النَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي زَمَانِهِ وَأَعْلَمَهُمْ بِالْقِرَاءَةِ»

''امام کسائی رحمہ اللہ اپنے زمانے میں علم قراءت کے امام تھے اور ان سب سے زیادہ قراءت کا علم رکھتے تھے۔''[1]

ابوبکر ابن الانباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اِجْتَمَعَتْ فِي الْكِسَائِيِّ أُمُورٌ: كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ بِالنَّحْوِ وَأَوْحَدَهُمْ فِي الْغَرِيبِ وَكَانَ أَوْحَدَ النَّاسِ فِي الْقُرْآنِ»

''امام کسائی رحمہ اللہ میں چند خوبیاں اکٹھی ہوگئی تھیں: سب سے بڑھ کر علم نحو کو جانتے تھے، غریب الفاظ اور قرآن کے بارے میں بے مثال تھے۔''[2]

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَا رَأَيْتُ بِعَيْنَيَّ هَاتَيْنِ أَصْدَقَ مِنْ لَهْجَةِ الْكِسَائِيِّ»

''میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں سے امام کسائی رحمہ اللہ سے بڑھ کے سچے لہجے والا کوئی نہیں دیکھا۔''[3]

امام فراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«نَاظَرْتُ الْكِسَائِيَّ يَوْمًا وَزِدْتُ فَكَأَنِّي كُنْتُ طَائِرًا أَشْرَبُ مِنْ بَحْرٍ»

''ایک دن میں نے امام کسائی رحمہ اللہ سے مناظرہ کیا تو میرے علم میں اضافہ ہوگیا۔ مجھے ایسے لگا جیسے میں ایک پرندہ ہوں اور ایک سمندر سے پانی پی رہا ہوں۔''[4]

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① النشر:1/586. ② النشر:1/586. ③ النشر:1/586. ④ معرفة القراء، ص:76.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَأَمَّا عَلِيٌّ فَالْكِسَائِيُّ نَعْتُهُ لِمَا كَانَ فِي الْإِحْرَامِ فِيهِ تَسَرْبَلَا

''اور رہے علی بن حمزہ جو کسائی کے لقب سے معروف ہیں۔ جو احرام کی چادر ہی سے قمیص یا شلوار کا کام لیا کرتے تھے۔''[1]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَبَحَّرَ فِي النَّحْوِ فَهُوَ عِيَالٌ عَلَى الْكِسَائِيِّ»

''جو شخص نحو میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ امام کسائی کا محتاج ہے۔''[2]

امام کسائی کوفی رحمہ اللہ 189ھ میں ''رَی'' کے قریب ایک بستی رنبویہ میں ستر سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ یاد رہے کہ اسی دن ان کے خالہ زاد بھائی اور مشہور فقیہ محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ نے بھی وفات پائی۔ اس پر خلیفہ ہارون الرشید نے کہا تھا: ہم نے فقہ اور نحو دونوں کو ایک ہی دن شہر ''رنبویہ'' میں دفن کر دیا ہے۔[3]

ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ الْكِسَائِيُّ عَلَى أَبِي عُمَارَةَ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّيَّاتِ وَقَرَأَ حَمْزَةُ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْيَامِيِّ وَقَرَأَ طَلْحَةُ عَلَى يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ الْأَسَدِيِّ وَقَرَأَ يَحْيَى بْنُ وَثَّابٍ الْأَسَدِيُّ عَلَى عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ وَقَرَأَ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ»[4]

واسطے: پانچ واسطوں سے ان کی قراءت ہم تک پہنچتی ہے۔

امام کسائی کوفی رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے دو مشہور راوی ہیں:

① ابو الحارث لیث بن خالد بغدادی: ان کی ولادت نامعلوم ہے اور وفات 240 ہجری میں ہوئی۔

② ابو عمرو حفص بن عمر بن عبدالعزیز بن صہبان ازدی دوری: ان کی ولادت 150 اور وفات 246 ہجری میں ہوئی۔

ان دونوں حضرات نے امام کسائی رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی۔ جن کی سند اوپر بیان ہوگئی ہے۔

① حرز الأماني، شعر نمبر: 39. ② السير: 132/9. ③ طبقات القراء، ص: 89. ④ نشر القراءات العشر، ص: 585.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ ابوجعفر یزید بن قعقاع رحمہ اللہ

امام ابوجعفر مدنی رحمہ اللہ قرائے عشرہ میں سے آٹھویں قاری ہیں۔ ان کا نام: ابوجعفر یزید بن قعقاع مخزومی ہے۔

امام ابوجعفر مدنی رحمہ اللہ کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہو سکی۔

امام ابوجعفر مدنی رحمہ اللہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنھوں نے کبار صحابہ کرام: سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے استفادہ کیا۔

امام ابوجعفر رحمہ اللہ کے متعلق امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ تَابِعِيًّا كَبِيْرَ الْقَدْرِ إِنْتَهَتْ إِلَيْهِ رِيَاسَةُ الْقِرَاءَةِ بِالْمَدِيْنَةِ»

''آپ بلند مرتبہ تابعی تھے۔ مدینہ میں قراءات کی ریاست ان پر ختم ہوتی ہے۔''[1]

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ إِمَامَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِي الْقِرَاءَةِ وَكَانَ ثِقَةً»

''آپ قراءت میں اہل مدینہ کے امام اور ثقہ تھے۔''[2]

ابوالزناد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«لَمْ يَكُنْ بِالْمَدِيْنَةِ أَحَدٌ أَقْرَأَ لِلسُّنَّةِ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ»

''مدینہ میں ابوجعفر رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی بھی سنت کا قاری نہیں تھا۔''[3]

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَجُلًا صَالِحًا»

''ابوجعفر رحمہ اللہ صالح آدمی تھے۔''[4]

یعقوب بن ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ إِمَامَ النَّاسِ بِالْمَدِيْنَةِ أَبُوْ جَعْفَرٍ»

① النشر:1/605. ② النشر:1/605. ③ النشر:1/606. ④ النشر:1/606.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"مدینہ میں لوگوں کے امام ابوجعفر رحمہ اللہ تھے۔"[1]

امام ابوجعفر مدنی رحمہ اللہ 130ھ میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«لَمَّا غُسِّلَ أَبُوْ جَعْفَرٍ بَعْدَ وَفَاتِهِ نَظَرُوْا مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلٰى فُؤَادِهِ مِثْلَ وَرَقَةِ الْمُصْحَفِ قَالَ: فَمَا شَكَّ أَحَدٌ مِمَّنْ حَضَرَ أَنَّهُ نُوْرُ الْقُرْآنِ»

"وفات کے بعد جب آپ کو غسل دیا گیا تو لوگوں نے آپ کے سینے اور دل کے درمیان قرآن مجید کے ورق کی مانند ایک روشن چیز دیکھی۔ حاضرین میں سے کسی نے بھی اس بات میں شک نہیں کیا کہ یہ قرآن کا نور ہے۔"[2]

ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ أَبُوْ جَعْفَرٍ عَلٰى عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَيَّاشٍ الْمَخْزُوْمِيِّ وَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَرَأَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ»[3]

واسطے: دو واسطوں سے ان کی قراءت ہم تک پہنچی ہے۔

امام ابوجعفر مدنی رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے دو مشہور راوی ہیں:

① ابوالحارث عیسیٰ بن وردان مدنی: ان کی ولادت نامعلوم ہے اور وفات 160 ہجری کے لگ بھگ ہے۔

② ابوربیع سلمان بن مسلم بن جماز: ان کی ولادت نامعلوم ہے اور وفات 170 ہجری کے تھوڑا عرصہ بعد ہوئی۔

ان دونوں حضرات نے امام ابوجعفر رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی۔ جن کی سند اوپر بیان ہوگئی ہے۔

⑨ ابومحمد یعقوب بن اسحاق بن یزید بن ابواسحاق حضرمی بصری رحمہ اللہ

امام یعقوب حضرمی کوفی رحمہ اللہ قرائے عشرہ میں سے نویں قاری ہیں۔ ان کا نام: ابومحمد یعقوب بن اسحاق بن زید بن عبداللہ بن ابی اسحاق حضرمی بصری ہے۔

امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ 117ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے۔

① النشر: 1/605. ② النشر: 1/605. ③ نشر القراءات العشر، ص: 605.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ کے متعلق امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ إِمَامًا كَبِيْرًا ثِقَةً عَالِمًا صَالِحًا دَيِّنًا إِنْتَهَتْ إِلَيْهِ رِيَاسَةُ الْقِرَاءَةِ بَعْدَ أَبِي عَمْرٍو»

''آپ بہت بڑے امام، قابل اعتماد، عالم، صالح اور نہایت دیندار تھے۔ ابو عمرو رحمہ اللہ کے بعد قراءت کی ریاست آپ پر ختم ہوتی ہے۔''[1]

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اَلْإِمَامُ الْمجَوِّدُ الْحَافِظُ مُقْرِئُ الْبَصْرَةِ»

''یعقوب حضرمی رحمہ اللہ امام، مجود، حافظ اور بصرہ کے قاری تھے۔''[2]

امام ذہبی رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں:

«وَكَانَ يُقْرِئُ النَّاسَ عَلَانِيَةً بِحَرْفِهِ بِالْبَصْرَةِ فِي أَيَّامِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى الْقَطَّانِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ وَالْقَاضِي أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَيَحْيَى الْيَزِيْدِيِّ وَسُلَيْمٍ وَالشَّافِعِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ وَعَدَدٍ كَثِيْرٍ مِنْ أَئِمَّةِ الدِّيْنِ»

''امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ بصرہ میں سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ قطان، عبدالرحمن بن مہدی، قاضی ابو یوسف، محمد بن حسن، یحییٰ یزیدی، سلیم، امام شافعی، یزید بن ہارون اور دیگر بہت سارے ائمہ دین رحمہم اللہ کے زمانے میں علانیہ طور پر اپنی قراءت پڑھایا کرتے تھے۔''[3]

ابو طاہر بن سوار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ يَعْقُوبُ حَاذِقًا بِالْقِرَاءَةِ قَيِّمًا بِهَا مُتَحَرِّيًا نَحْوِيًّا فَاضِلًا»

''امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ قراءت میں ماہر اور ان کے محافظ تھے، بہتر قراءت کو اختیار کرنے والے، نحوی اور فاضل تھے۔''[4]

امام ابوحاتم بجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[1] النشر:1/606. [2] السیر:10/169. [3] السیر:10/170. [4] السیر:10/174.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«هُوَ أَعْلَمُ مَنْ رَأَيْتُ بِالْحُرُوفِ وَالْاِخْتِلَافِ فِي الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا وَمَذَاهِبِهَا وَمَذَاهِبِ النَّحْوِيِّ وَأَرْوَى النَّاسِ لِحُرُوفِ الْقُرْآنِ وَحَدِيثِ الْفُقَهَاءِ»

''جن کو میں نے دیکھا ہے، ان میں سے آپ کو قراءت کے حروف و اختلافات، اس کے علل ومذاہب اور نحو کے مذاہب میں سب سے زیادہ علم والا دیکھا ہے۔ آپ حروف قرآن اور فقہاء کی احادیث کو روایت کرنے میں لوگوں سے برتر تھے۔''[1]

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَتَقَدَّمَ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ وَفَاقَ النَّاسَ فِي الْقِرَاءَةِ وَمَا هُوَ بِدُونِ الْكِسَائِيِّ بَلْ هُوَ أَرْجَحُ مِنْهُ عِنْدَ أَئِمَّةٍ لٰكِنْ رُزِقَ أَبُو الْحَسَنِ سَعَادَةً»

''آپ علم حدیث میں مقدم تھے اور قراءت میں لوگوں پر فوقیت رکھتے تھے۔ آپ امام کسائی رحمہ اللہ سے کم نہ تھے بلکہ ائمہ کے ہاں ان سے بڑھ کر تھے، البتہ ابوالحسن (کسائی) کو اللہ تعالیٰ نے سعادت سے مالا مال کر رکھا تھا۔''[2]

علی بن جعفر سعیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ يَعْقُوبُ أَقْرَأَ أَهْلِ زَمَانِهِ وَكَانَ لَا يَلْحَنُ فِي كَلَامِهِ»

''یعقوب رحمہ اللہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے قاری تھے اور آپ اپنی گفتگو میں غلطی نہیں کرتے تھے۔''[3]

ابوالقاسم ہذلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«لَمْ يُرَ فِي زَمَنِهِ مِثْلُهُ كَانَ عَالِمًا بِالْعَرَبِيَّةِ وَوُجُوهِهَا وَالْقُرْآنِ وَاخْتِلَافِهِ فَاضِلًا تَقِيًّا نَقِيًّا وَرِعًا زَاهِدًا»

''ان کے زمانے میں ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا گیا۔ آپ عربیت اور اس کی وجوہ، قرآن اور اس کے اختلافات کا علم رکھتے تھے۔ آپ فاضل، متقی، صاف دل اور زہد و ورع کے پیکر تھے۔''[4]

① النشر: 631/1. ② السیر: 170/10. ③ السیر: 173/10. ④ السیر: 173/10، معرفۃ القراء، ص: 94.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ 205ھ میں 88 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ يَعْقُوبُ عَلَى أَبِي عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ وَقَرَأَ أَبُو عَمْرٍو عَلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَقَرَأَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ عَلَى أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ وَقَرَأَ أَبُو الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيُّ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ»

واسطے: چار واسطوں سے ان کی قراءت ہم تک پہنچی ہے۔

امام یعقوب حضرمی رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے دو مشہور راوی ہیں:

① ابوعبداللہ محمد بن متوکل لؤلؤی بصری المعروف بہ رویس: ان کی ولادت نامعلوم ہے اور وفات 238 ہجری میں ہوئی۔

② ابوحسن روح بن عبدالمومن ہذلی: ان کی ولادت 150 اور وفات 235 ہجری میں ہوئی۔

ان دونوں حضرات نے امام یعقوب رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی۔ جن کی سند اوپر بیان ہوگئی ہے۔

⑩ خلف بن ہشام بزار المعروف بہ خلف العاشر رحمہ اللہ

امام خلف بزار رحمہ اللہ یہ امام حمزہ رحمہ اللہ کے راوی بھی ہیں اور قراءت کے دسویں امام بھی۔ ان کا نام: ابومحمد خلف بن ہشام بن ثعلب بن خلف اسدی بغدادی بزار ہے۔

امام خلف العاشر رحمہ اللہ 150ھ میں پیدا ہوئے۔

امام خلف بزار رحمہ اللہ کے متعلق امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَكَانَ إِمَامًا كَبِيرًا عَالِمًا ثِقَةً زَاهِدًا عَابِدًا»

''خلف رحمہ اللہ بہت بڑے امام، عالم، قابلِ اعتماد، زاہد اور عابد تھے۔''[2]

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ»

① نشر القراءات العشر: 461. ② النشر: 1/647.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''خلف العاشر رحمہ اللہ امام، حافظ، حجت اور شیخ الاسلام تھے۔''[1]

حمدان بن ہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام خلف رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

«أَشْكَلَ عَلَيَّ بَابٌ مِنَ النَّحْوِ فَأَنْفَقْتُ ثَمَانِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ حَتَّى حَذِقْتُهُ»

''نحو کا ایک باب مجھ پر مشکل ہو گیا تو میں نے (اس کو سمجھنے کے لیے) اسی ہزار درہم خرچ کیا یہاں تک کہ میں اس میں ماہر ہو گیا۔''[2]

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كَانَ عَابِدًا فَاضِلًا»

''امام خلف رحمہ اللہ عبادت گزار اور فاضل شخصیت تھے۔''[3]

حسین بن فہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَا رَأَيْتُ أَنْبَلَ مِنْ خَلَفِ بْنِ هِشَامٍ كَانَ يَبْدَأُ بِأَهْلِ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَأْذَنُ لِأَصْحَابِ الْحَدِيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا مِنْ حَدِيْثِ أَبِي عَوَانَةَ خَمْسِيْنَ حَدِيْثًا»

''میں نے خلف بن ہشام رحمہ اللہ سے بڑھ کر ذہین نہیں دیکھا۔ وہ اہل قرآن سے ابتدا کرتے، پھر اصحاب حدیث کو اجازت دیتے۔ وہ ہم پر ابوعوانہ کی حدیثوں سے پچاس احادیث پڑھا کرتے تھے۔''[4]

امام ادریس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام خلف رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

«حَفِظْتُ الْقُرْآنَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَأَقْرَأْتُ النَّاسَ قُرْآنًا وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةٍ»

''دس سال کی عمر میں، میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور تیرہ سال کی عمر میں لوگوں کو قرآن پڑھانا شروع کر دیا۔''[5]

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَلَهُ اِخْتِيَارٌ فِي الْحُرُوْفِ صَحِيْحٌ ثَابِتٌ لَيْسَ بِشَاذٍّ أَصْلًا وَلَا يَكَادُ يَخْرُجُ فِيْهِ عَنِ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ وَأَخَذَ عَنْهُ خَلْقٌ لَا يُحْصَوْنَ»

(1) السیر: 10/536. (2) السیر: 10/577. (3) السیر: 10/578. (4) السیر: 10/579. (5) طبقات القراء، ص:98.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''امام خلف رحمہ اللہ کا اختیار حروف میں صحیح ثابت ہے، شاذ نہیں اور اس میں وہ قراءاتِ سبعہ سے نہیں نکلتا اور ان سے اتنی تعداد میں لوگوں نے پڑھا جن کا شمار ممکن نہیں۔'' [1]

عبدالوہاب بن سلار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«أحد أئمة القرّاء، ورُواة الحديث من الثقات»

''آپ قراءت کے اماموں میں سے ایک امام اور ثقہ راویوں میں سے ہیں۔'' [2]

امام خلف العاشر رحمہ اللہ جمادی الأخری 229ھ میں دورِ جہمیہ میں روپوشی کے عالم میں فوت ہوئے۔ ان کی سند یہ ہے:

«قَرَأَ خَلَفٌ عَلٰی سُلَیْمِ بْنِ عِیْسٰی بْنِ سُلَیْمٍ وَقَرَأَ سُلَیْمٌ عَلٰی حَمْزَةَ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ إِسْمَاعِیْلَ وَقَرَأَ حَمْزَةُ عَلٰی أَبِي إِسْحَاقَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّبِیْعِيِّ وَقَرَأَ أَبُوْ إِسْحَاقَ عَلٰی زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ وَقَرَأَ زِرُّ بْنُ حُبَیْشٍ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَكِلَاهُمَا قَرَآ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ» [3]

واسطے: پانچ واسطوں سے ان کی قراءت ہم تک پہنچتی ہے۔

امام خلف العاشر رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے دو مشہور راوی ہیں:

① ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن عثمان الوراق بغدادی: ان کی ولادت نامعلوم ہے اور وفات 286 ہجری میں ہوئی۔

② ابوالحسن ادریس بن عبدالکریم حداد: ان کی ولادت 199 اور وفات 292 ہجری میں ہوئی۔

ان دونوں حضرات نے امام خلف رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی۔ جن کی سند اوپر بیان ہوگئی ہے۔ [4]

بلاشبہ عالی سند کا حصول سلف صالحین کے نزدیک جہاں سنت کا درجہ رکھتا ہے، وہاں قربِ الٰہی کا ذریعہ بھی ہے، چنانچہ قرائے عشرہ کی اسانید کے ذکر کرنے کے بعد عالی اور نازل سند کے متعلق امام سیوطی رحمہ اللہ کا ایک خوبصورت ضابطہ پیش کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

① سیر: 537/10. ② طبقات القراء، ص: 96. ③ نشر القراءات العشر، ص: 531، 563. ④ تفصیل کے لیے دیکھیں: الاختیار في القراءات العشر از سبط الخیاط: 1/42-165، غایة النهایة اور النشر از ابن جزري، معرفة القراء الکبار از امام ذهبي، الإقناع از ابن الباذش۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصحاب حدیث نے عالی اور نازل سند کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے:

① ایسی صحیح سند جو ضعف سے محفوظ ہو اور عدد کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ سے قرب ہو، یہ علو کی سب سے بہتر قسم ہے۔ موجودہ دور میں عالی سند کی اس قسم میں 14 واسطے موجود ہیں۔ اس کی نظیر قراءات میں سیدنا ابن ذکوان رحمہ اللہ کی امام ابن عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ یا 15 واسطے موجود ہیں۔ قراءات میں اس کی مثال قراءتِ عاصم بروایت حفص اور قراءتِ یعقوب بروایت رویس ہیں۔

② محدثین کے ہاں علو کی دوسری قسم ائمہ حدیث میں سے کسی امام کی طرف قرب ہے، جیسے اعمش رحمہ اللہ، ہشیم رحمہ اللہ، ابن جریج رحمہ اللہ، اوزاعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ ہیں۔ علم قراءات میں اس کی مثال امام نافع رحمہ اللہ اور امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی قراءت ہے جس میں ان ائمہ تک 12 واسطے ہیں۔

③ محدثین کے ہاں تیسری قسم ہے کتبِ ستہ میں سے کسی ایک کی روایت کرنے کی نسبت کا علو۔ وہ یوں کہ اگر ایک محدث کسی حدیث کو کتب ستہ کے طریق سے بیان کرتا ہے تو وہ نازل ہو اور اگر ان کے علاوہ کسی اور طریق سے بیان کرے تو وہ عالی ہو۔ قراءات میں اس کی مثال کتبِ معروفہ: تیسیر اور شاطبیہ وغیرہ ہیں۔ موافقات، اِبدال، مساوات اور مصافحات، علو کی اس قسم کے قبیل سے ہیں:

موافقت: اس سے مراد یہ ہے کہ اصحابِ کتب میں سے کسی ایک کے ساتھ کسی دوسرے طریق سے (جو نسبتاً کم واسطوں والا ہو) اس کے شیخ پر اکٹھا ہونا۔ صاحب کتاب اگر اسے اپنے طریق سے بیان کرتا تو وہ سند عالی نہ بنتی۔ کبھی اس فن میں اس کی مثال نہیں بھی ملتی۔ علم قراءات میں امام بزی رحمہ اللہ نے جو مکی رحمہ اللہ سے بطریق ابن نبان بواسطہ ابو ربیعہ روایت کیا ہے، اس کو حافظ ابن جزری رحمہ اللہ نے بواسطہ کتاب المفتاح از ابومنصور محمد بن عبدالملک بن خیرون رحمہ اللہ سے اور کتاب المصباح از ابوالکرم شہرزوری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔ ان دونوں حضرات، یعنی ابومنصور رحمہ اللہ اور شہرزوری رحمہ اللہ نے یہ قراءت عبدالسعید بن عتاب رحمہ اللہ سے پڑھی ہے۔ امام جزری رحمہ اللہ کا ان دونوں طریقوں میں سے کسی ایک طریق کے مطابق نقل کرنا، اصول حدیث کی روشنی میں 'موافقت' کہلائے گا۔

بدل: اس سے مراد یہ ہے کہ کسی مصنف کے استاد کے ایک یا زیادہ اساتذہ تک اس مصنف کی سند کے علاوہ کسی ایسی سند کے ساتھ پہنچنا جس میں واسطے کم ہوں۔ یہ صورت کبھی عالی نہیں ہوئی یا بالفاظ دیگر اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال نہیں ملی۔ یہاں ہم اس کی مثال میں امام ابوعمرو رحمہ اللہ کی قراءت، جو دوری رحمہ اللہ نے ابن مجاہد بواسطہ ابوالزعراء نقل کی، پیش کرتے ہیں۔

اس قراءت کو امام دانی رحمہ اللہ نے ابوالقاسم عبدالعزیز بن جعفر بغدادی رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوطاہر رحمہ اللہ سے بواسطہ ابن مجاہد نقل کیا ہے اور کتاب المصباح سے اس طرح نقل کیا ہے کہ اس قراءت کو ابوالکرم رحمہ اللہ نے ابوالقاسم یحییٰ بن احمد السبتی رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوالحسن حمامی رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوطاہر رحمہ اللہ سے حاصل کیا۔ امام جزری رحمہ اللہ کا اس قراءت کو بطریق مصباح نقل کرنا امام دانی رحمہ اللہ کے استاد کے لیے بدل کہلائے گا۔

مساوات: اکثر طور پر روایت کے رواۃ عدد میں برابر ہوں تو اسے مساوات کہتے ہیں، گویا کہ وہ راوی صاحب کتاب سے ملے ہیں، اس سے مصافحہ کیا اور یہ روایت نقل کی ہے۔ اس کی مثال امام نافع رحمہ اللہ کی قراءت ہے جسے امام شاطبی رحمہ اللہ نے ابوعبداللہ محمد بن علی نفزی رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوعبداللہ بن غلام رحمہ اللہ سے، انھوں نے سلیمان بن نجاح رحمہ اللہ وغیرہ سے، انھوں نے ابوعمرو دانی رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوالفتح فارس بن احمد رحمہ اللہ سے، انھوں نے عبدالباقی رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوالحسن بن بویان بن حسن رحمہ اللہ سے، انھوں ابراہیم بن عمر مقری رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوالحسن بن بویان رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوبکر بن اشعث رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوجعفر الربعی المعروف بہ ابونشیط رحمہ اللہ سے، انھوں نے سیدنا قالون رحمہ اللہ سے اور انھوں نے امام نافع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

اسی قراءت کو امام جزری رحمہ اللہ نے ابوبکر خیاط رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابومحمد بغدادی رحمہ اللہ وغیرہ سے، انھوں نے صائغ رحمہ اللہ سے، انھوں نے کمال بن فارس رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوالیمن کندی رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد حریری رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابوبکر خیاط رحمہ اللہ سے، انھوں نے غرضی رحمہ اللہ سے، انھوں نے ابن بویان رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔ یہ امام ابن جزری رحمہ اللہ کے لیے مساوات ہے کیونکہ ابن جزری رحمہ اللہ اور ابن بویان رحمہ اللہ کے مابین سات واسطے ہیں۔ امام شاطبی رحمہ اللہ اور امام ابن جزری رحمہ اللہ کے مابین بھی اتنے ہی واسطے ہیں تو جس نے امام ابن جزری رحمہ اللہ سے قراءت حاصل کی، گویا اس نے امام شاطبی رحمہ اللہ سے مصافحہ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باعتبار سند قراء کی تقسیم اور اس طرح کے دیگر مسائل

مذکورہ تقسیم تو علمائے حدیث کے ہاں تھی۔ قرائے کرام کے ہاں اسناد کی تقسیم، قراءت، روایت، طریق اور وجہ کو سامنے رکھ کر کی جاتی ہے۔

قراءت: اگر اختلاف ائمہ سبعہ یا عشرہ میں سے کسی ایک سے منقول ہو اور تمام طرق و روایات اس اختلاف کو نقل کرنے میں متفق ہوں تو اسے اصطلاحاً 'قراءت' کہا جائے گا۔

روایت: اگر اختلاف کی نسبت امام کے راوی کی طرف ہو تو اسے 'روایت' کہا جائے گا۔

طریق: اگر اختلاف کی نسبت راوی کے شاگرد یا اس کے شاگردوں میں سے نیچے تک کسی ایک کی طرف ہو تو اسے 'طریق' کہا جائے گا۔

وجہ: اگر اختلاف کی نسبت شاگرد کے استاد کی طرف اس طرح ہو کہ وہ اختلاف اس کے لیے اختیاری ہو تو اسے 'وجہ' کہتے ہیں۔

④ علو کی چوتھی قسم: شیخ کی وفات کا اپنے ساتھی، جس سے راوی نے اخذ کیا ہے، مقدم ہونا، مثلاً تاج بن مکتوم رحمہ اللہ سے اخذ کرنا، ابوالمعالی بن اللّبان رحمہ اللہ سے اخذ کرنے میں اعلیٰ ہے اور ابن اللبان رحمہ اللہ سے نقل کرنا، برہان شامی رحمہ اللہ سے نقل کرنے سے اعلیٰ ہے، اگرچہ یہ تینوں ابوحیان رحمہ اللہ سے نقل میں برابر ہیں لیکن پہلے کی وفات دوسرے سے اور دوسرے کی وفات تیسرے سے مقدم ہے۔

⑤ علو کی پانچویں قسم: علو شیخ کی موت کی وجہ سے ہو، نہ کہ کسی اور امر یا دوسرے استاد کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے۔ یہ علو کب حاصل ہوتا ہے؟ بعض محدثین کا خیال ہے کہ سند کو علو کا یہ درجہ اس وقت حاصل ہوگا جب اس سند سے روایت کرتے ہوئے شیخ کی موت کو پچاس برس بیت چکے ہوں۔ امام ابن مندہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق پچاس کے بجائے تیس سال گزر چکے ہوں۔ اس قول کی بنا پر ابن جزری رحمہ اللہ کے وہ شاگرد جن کا تعلق 863ھ سے ہے، ان کا نقل کرنا عالی ہے کیونکہ ابن جزری رحمہ اللہ آخری شخص ہیں جن کی سند عالی ہے اور 863ھ تک ان کی موت کو تیس سال گزر چکے ہیں۔[1]

قراء کی اسانید کے تسلسل کو سامنے رکھتے ہوئے علماء نے کہا ہے کہ قراءات توقیفی ہیں۔[2]

① الإتقان: 1/207-210، گیارہویں نوع، کچھ اختصار اور تصرف کے ساتھ۔ ② البرهان للزركشي: 1/321.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن عبدالشکور رحمہ اللہ مسلم الثبوت میں اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اسانید قراءات بالاجماع صحیح ہیں اور علماء بلکہ اُمت کے ہاں انھیں تلقی بالقبول حاصل ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ اگر ان اسانید کے معارض کوئی سند آ جائے تو وہ ناقابل التفات ہے۔ قرائے عشرہ کی اسانید صحیح ترین ہونے کے ساتھ ساتھ انھیں امت کے ہاں شرف قبولیت بھی حاصل ہے۔''①

علماء نے قراءات کے توقیفی ہونے اور ان کے متعلق عدم تواتر والے شبہات کو دور کرنے کے لیے سندوں کا اہتمام کیا تھا۔ جو بھی قراءات کے معاملے میں تتبع اور تحقیق کرے گا، اس پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ قرائے کرام اپنی قراءات کی نسبت صحت سند کی بنیاد پر آپ ﷺ کی طرف کرتے ہیں۔

① فواتح الرحموت: 10/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹا باب

نصوص، تواتر اور اجماعِ امت کی روشنی میں حجیتِ قراءات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نصوص علمائے سلف کی روشنی میں قراءات کی حجیت

علوم شرعیہ میں سے کوئی علم ایسا نہیں ہے جس میں قراءات سے استفادہ اور معاونت حاصل نہ کی گئی ہو، خواہ وہ علم صرف ونحو اور بلاغت کا ہو یا کتب لغت وغیرہ کا۔ ان تمام میں قراءات قرآنیہ بنیادی رکن اور اساسی حیثیت کی حامل ہیں۔ علمائے کرام نے اس امر کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے، جیسا کہ علامہ عبدالعال سالم علی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب أثر القراءة في الدراسة النحوية میں، علامہ عبدالوہاب حمودہ رحمہ اللہ نے القراءات واللهجات میں، علامہ عبدہ الراجحی رحمہ اللہ نے اللهجات في القراءات القرآنية میں، علامہ محمد عبدالخالق عضیمہ رحمہ اللہ نے دراسات لأسلوب القرآن الكريم میں، ڈاکٹر محمد سالم محیسن نے القراءات وأثرها في علوم العربية میں اور علامہ عبدالصبور شاہین نے القراءات القرآنية في ضوء علم اللغة والحديث میں اس بات کی وضاحت فرمائی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا علوم عربیہ کی ترقی قرآن اور علوم قرآن کی وجہ سے ہوئی ہے؟ شیخ سعید افغانی رحمہ اللہ قرآن مجید کے بارے میں بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

«هُوَ النَّصُ الصَّحِيحُ الْمُجْمَعُ عَلَى الْاِحْتِجَاجِ بِهِ فِي اللُّغَةِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَعُلُوْمِ الْبَلَاغَةِ، وَقِرَاءَاتُهُ جَمِيعًا الْوَاصِلَةُ إِلَيْنَا بِالسَّنَدِ الصَّحِيحِ حُجَّةٌ لَا تُضَاهِيهَا حُجَّةٌ، أَمَّا طُرُقُهُ الْمُخْتَلِفَةُ فِي الْأَدَاءِ فَهِيَ كَذٰلِكَ إِذْ أَنَّهَا مَرْوِيَّةٌ عَنِ الصَّحَابَةِ وَقُرَّاءِ التَّابِعِينَ وَهُمْ جَمِيعًا مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِكَلَامِهِمُ الْعَادِيْ بَلْهَ قِرَاءَاتُهُمُ الَّتِي تَحَرَّوْا ضَبْطَهَا جُهْدَ طَاقَتِهِمْ كَمَا سَمِعُوْهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَنْسٰى بَعْدَ ذٰلِكَ أَنَّ أَئِمَّةَ الْقُرَّاءِ كَأَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ وَالْكِسَائِيْ وَيَعْقُوْبَ الْحَضْرَمِيْ هُمْ أَئِمَّةٌ فِي اللُّغَةِ وَالنَّحْوِ أَيْضًا»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلاغت، نحو، صرف اور لغت میں قرآن مجید سے استدلال کرنا بالکل صحیح اور مجمع علیہ ہے۔ قرآن مجید کی تمام قراءات ہم تک صحتِ سند کے ساتھ پہنچی ہیں۔ یہ ایسی دلیل ہیں جن کا کوئی مد مقابل نہیں ہے اور ہاں، ان قراءات کی ادائیگی کے مختلف طریقے بھی اسی قبیل سے ہیں کیونکہ وہ صحابہ اور قرا، تابعین سے منقول ہیں۔ یہ تمام حضرات ایسی قابل اعتماد شخصیات تھیں کہ انھوں نے قراءات کو اپنی بھرپور کوشش کے ساتھ آپ ﷺ سے سنا اور انھیں لکھ کر محفوظ کیا۔ اس باب میں ان کی بات حجت سمجھی جاتی تھی۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ ابوعمرو بصری، کسائی اور یعقوب حضرمی رحمہم اللہ نہ صرف قراءات کے امام تھے بلکہ لغت اور نحو کے بھی امام تھے۔''[1]

شیخ محمد عبدالخالق عضیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اَلْقُرْآنُ الْكَرِيمُ حُجَّةٌ فِي الْعَرَبِيَّةِ بِقِرَاءَاتِهِ الْمُتَوَاتِرَةِ وَغَيْرِ الْمُتَوَاتِرَةِ كَمَا هُوَ حُجَّةٌ فِي الشَّرِيعَةِ فَالْقِرَاءَةُ الشَّاذَّةُ الَّتِي فَقَدَتْ شَرْطَ التَّوَاتُرِ لَا تَقِلُّ شَأْنًا عَنْ أَوْثَقِ مَا نُقِلَ إِلَيْنَا مِنْ أَلْفَاظِ اللُّغَةِ وَأَسَالِيبِهَا وَقَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّ نَقْلَ اللُّغَةِ يَكْتَفِي فِيهِ بِرِوَايَةِ الْآحَادِ»

''قرآن مجید خواہ متواتر قراءات سے ہو یا غیر متواتر قراءات سے، عربیت میں ویسے ہی حجت ہے جیسے شریعت میں۔ قراءاتِ شاذہ میں، اگرچہ تواتر کی شرط مفقود ہوتی ہے لیکن چونکہ یہ ثقہ کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہیں، لہٰذا لغت اور اسلوبِ لغت میں ان کی حیثیت یا شان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، کیونکہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نقلِ لغت میں خبر واحد بھی کفایت کر جاتی ہے۔''[2]

سو قرآن مجید، قراءاتِ صحیحہ اور احادیث نبویہ ﷺ عقائد و احکام کے اخذ کرنے میں مصدر و منبع ہیں۔ شریعت اور علوم شریعت میں انھیں نہایت اہم مقام حاصل ہے، اس لیے مفسر قرآن کے لیے ضروری ہے کہ وہ قراءات کا علم رکھتا ہو کیونکہ جب کوئی مفسر کسی قرآنی آیت کے معنی کی وضاحت کرتا ہے تو قراءات مختلفہ اس مسئلے کو کھول کر بیان کرتی ہیں جبکہ ایک قراءت سے معنی اس طرح واضح نہیں ہوتا۔ جو آیت ایک سے زائد معانی کا احتمال رکھتی ہو، بسا اوقات قراءات کے ذریعے سے ان میں سے راجح معنی کی وضاحت

[1] أصول النحو، ص: 29،28. [2] دراسات لأسلوب القرآن: 2/1.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کا نطق اور کیفیتِ ادا معلوم ہوتی ہے جس میں نہ صرف نظم و معانی قرآن کا اعجاز حاصل ہوتا ہے بلکہ الفاظ کی ترکیب اور کلمات کے حروف کا اعجاز بھی حاصل ہوتا ہے۔"[1]

ایک فقیہ آدمی قراءاتِ متنوعہ سے قرآن مجید کا تفقہ اور احکامِ شرعیہ کے استنباط میں فائدہ اٹھاتا ہے جیسا کہ امام قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«لم تزل العلماء تستنبط من كل حرف يقرأ به قارئ معنى لا يوجد في قراءة الآخر ذلك المعنى فالقراءات حجة الفقهاء في الاستنباط ومحجتهم في الاهتداء إلى سواء الصراط»

''ہمیشہ سے علماء کا یہ طرزِ عمل رہا ہے کہ وہ مختلف حروف سے ایسے مسائل و معانی اخذ کرتے چلے آئے ہیں جو دوسری قراءت میں نہیں پائے جاتے تھے۔ سو قراءات فقہاء کے نزدیک استنباطِ مسائل کے لیے حجت ہیں۔ علمائے کرام ان قراءات سے حصولِ صراطِ مستقیم کے لیے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔''[2]

جب قراءات کا مرتبہ و مقام اس قدر واضح اور بلند ہے تو اس کے بارے میں متبحر ماہرین علمائے قراءات کے اقوال نقل کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔

اُمت اِسلامیہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی آسانی کی غرض سے انھیں کئی لغات پر قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی لیکن شرط یہ تھی کہ وہ آپ سے سماع کی بنا پر ہو، نہ کہ ان کی لغت کے مطابق جس کا ان کی لغت تقاضا کرتی ہو اور جو ان کا عادتاً محاورہ بن چکا ہو کیونکہ قراءات میں رائے اور اجتہاد کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

ہم قراءات کی حجیت کو اقوالِ سلف، تواتر اور اُمت اِسلامیہ کے اجماع کی روشنی میں ذکر کریں گے تاکہ قراءات کی حجیت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہ جائے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقوال ملاحظہ فرمائیں:

① امام طبری رحمہ اللہ (310ھ) فرماتے ہیں:

① الإتقان: 174/4، أسرار التعبير في القرآن، ص: 22-25. ② لطائف الإشارات: 171/1 «إتحاف فضلاء البشر» کے مقارنہ کے ساتھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«كُلُّ مَا صَحَّ عِنْدَنَا مِنَ الْقِرَاءَاتِ أَنَّهُ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأُمَّتِهِ مِنَ الْأَحْرُفِ السَّبْعَةِ الَّتِي أَذِنَ اللّٰهُ لَهُ وَلَهُمْ أَنْ يَقْرَؤُوا بِهَا الْقُرْآنَ فَلَيْسَ لَنَا أَنْ نُخَطِّئَ مَنْ قَرَأَ بِهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِخَطِّ الْمُصْحَفِ»

''آپ ﷺ نے احرفِ سبعہ میں سے جو قراءات بھی اُمت کو پڑھائیں، ہمارے نزدیک وہ صحیح ہیں کیونکہ یہ وہ قراءات ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اجازت دی تھی کہ وہ ان کے ساتھ قرآن پڑھیں۔ جب کسی پڑھنے والے کی قراءت رسمِ مصحف کے موافق ہو تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ اسے غلط کہیں۔''(1)

② ابن خالویہ رحمہ اللہ (370ھ) فرماتے ہیں:

«فَإِنِّي تَدَبَّرْتُ قِرَاءَةَ الْأَئِمَّةِ السَّبْعَةِ مِنْ أَهْلِ الْأَمْصَارِ الْخَمْسَةِ الْمَعْرُوفِيْنَ بِصِحَّةِ النَّقْلِ وَإِتْقَانِ الْحِفْظِ الْمَأْمُونِيْنَ عَلَى تَأْدِيَةِ الرِّوَايَةِ وَاللَّفْظِ فَرَأَيْتُ كُلًّا مِنْهُمْ قَدْ ذَهَبَ فِي إِعْرَابِ مَا انْفَرَدَ بِهِ مِنْ حَرْفِهِ مَذْهَبًا مِنْ مَذَاهِبِ الْعَرَبِيَّةِ لَا يُدْفَعُ وَقَصَدَ مِنَ الْقِيَاسِ وَجْهًا لَا يُمْنَعُ فَوَافَقَ بِاللَّفْظِ وَالْحِكَايَةِ طَرِيْقَ النَّقْلِ وَالرِّوَايَةِ غَيْرُ مُؤَثِّرٍ لِلْاِخْتِيَارِ عَلَى وَاجِبِ الْآثَارِ»

''میں نے پانچ معروف شہروں کے ائمہ سبعہ جو کہ صحتِ نقل اور پختگی حفظ کے حوالے سے معروف اور الفاظِ روایت کی ادائیگی کے حوالے سے امانت دار ہیں، کی قراءات پر غور وفکر کیا تو میں نے ہر ہر امام کو دیکھا کہ جس حرف کے اختیار میں وہ منفرد ہے، وہ عربیت کے موافق ہے اور قیاس کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ ان کا مذہب طریقِ نقل کے بیان میں لفظ وحکایت کے موافق ہے اور آثار کے اختیار میں روایت غیر مؤثر نہیں ہوتی ہے۔''(2)

③ مزید فرماتے ہیں:

«قَدْ أَجْمَعَ النَّاسُ جَمِيْعًا أَنَّ اللُّغَةَ إِذَا وَرَدَتْ فِي الْقُرْآنِ فِيْهِ أَفْصَحُ مِمَّا فِي غَيْرِ الْقُرْآنِ لَا خِلَافَ فِي ذٰلِكَ»

(1) الإبانة، ص:60. (2) الحجة، ص:61.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس بات پر لوگوں کا بلااختلاف اجماع ہے کہ جو لغت قرآن میں پائی جاتی ہے، وہ غیر قرآن والی لغت سے زیادہ فصیح ہوتی ہے۔''

(۴) امام خطابی رحمہ اللہ (388ھ) فرماتے ہیں:

«إن أصحاب القراءات من أهل الحجاز والشام والعراق كلٌّ منهم عزا قراءته التي اختارها إلى رجل من الصحابة قرأها على رسول الله ﷺ لم يستثن من جملة القرآن شيئًا»

''حجاز، شام اور عراق کے قرائے کرام میں سے ہر ایک کی مختار قراءت کسی نہ کسی ایسے صحابی کی طرف منسوب ہے جس نے یہ قراءت رسول اللہ ﷺ سے حاصل کی۔ پورے قرآن مجید میں ایک بھی قراءت اس اصول سے مستثنیٰ نہیں۔''

⑤ قاضی ابوالطیب رحمہ اللہ (403ھ) اپنی کتاب ''الانتصار'' میں فرماتے ہیں:

«لَمْ يَقْصِدْ عُثْمَانُ قَصْدَ أَبِي بَكْرٍ فِي جَمْعِ نَفْسِ الْقُرْآنِ بَيْنَ لَوْحَيْنِ وَإِنَّمَا قَصَدَ جَمْعَهُمْ عَلَى الْقِرَاءَاتِ الثَّابِتَةِ الْمَعْرُوفَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِلْغَاءَ مَا لَيْسَ كَذٰلِكَ»

''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جمع قرآن کا مقصد محض سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح قرآن مجید کو دو گتوں میں جمع کرنا نہیں تھا بلکہ ان کا مقصد تو رسول اللہ ﷺ سے منقولہ، متواترہ، معروفہ اور ثابتہ قراءات کو جمع کرنا تھا اور جن کی شان یہ نہ تھی، ان سے قرآن کو خالی کرنا تھا۔''[3]

⑥ مکی بن ابی طالب قیسی رحمہ اللہ (437ھ) فرماتے ہیں:

«اَلْقِرَاءَاتُ الثَّابِتَةُ كُلُّهَا عِنْدَنَا مِنَ السُّنَّةِ الَّتِي لَا مَدْفَعَ فِيهَا لِأَحَدٍ فَاعْلَمْ»

''یہ بات جان لینی چاہیے کہ جو قراءات ہمارے ہاں ثابت ہیں، وہ تمام ایسی سنت سے ثابت ہیں جس کو رد کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔''[4]

⑦ امام ابوعمرو دانی رحمہ اللہ (444ھ) فرماتے ہیں:

① المزهر:257/1. ② الاعلام:273/2. ③ أبحاث في قراءات القرآن الكريم از الشيخ القاضي، ص:25.
④ التبصرة، ص:60.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

«وَأَئِمَّةُ الْقُرَّاءِ لَا تَعْمَلُ فِي شَيْئٍ مِنْ حُرُوْفِ الْقُرْآنِ عَلَى الْأَفْشٰى فِي اللُّغَةِ وَالْأَقْيَسِ فِي الْعَرَبِيَّةِ بَلْ عَلَى الْأَثْبَتِ فِي الْأَثَرِ وَالْأَصَحِّ فِي النَّقْلِ وَإِذَا ثَبَتَتِ الرِّوَايَةُ لَمْ يَرُدَّهَا قِيَاسُ عَرَبِيَّةٍ وَلَا فُشُوُّ لُغَةٍ لِأَنَّ الْقِرَاءَةَ سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ يَلْزَمُ قَبُوْلُهَا وَالْمَصِيْرُ إِلَيْهَا»

''ائمہ قراءات کسی بھی فصیح ترین لغت یا عربیت کے زیادہ قرین قیاس وجہ پر قراءات کی بنیاد نہیں رکھتے تھے بلکہ ان کے ہاں جو وجہ نقل و روایت میں زیادہ فصیح ہوتی، قراءت ٹھہرتی۔ جب کوئی روایت ان سے صحیح طریقے سے ثابت ہوجائے تو اسے (قوی نحوی وجہ پر) قیاس اور فصیح لغت رد نہیں کرسکتی کیونکہ قراءات سنت متبعہ ہے، اس کو قبول کرنا اور اس کی طرف رجوع کرنا ہم پر لازم ہے۔''[1]

⑧ امام ابن حزم رحمہ اللہ (456ھ) ان نحویوں کے موقف، جو کہ قراءات کے خلاف ہیں، کے غیر حقیقی ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

«وَلَا عَجَبَ أَعْجَبُ مِمَّنْ إِنْ وَجَدَ لِامْرِئِ الْقَيْسِ أَوْ لِزُهَيْرٍ أَوْ لِجَرِيْرٍ أَوِ الْحَطِيْئَةِ أَوِ الطِّرِمَّاحِ أَوْ لِأَعْرَابِيٍّ أَسَدِيٍّ أَوْ أَسْلَمِيٍّ أَوْ تَمِيْمِيٍّ أَوْ مِنْ سَائِرِ أَبْنَاءِ الْعَرَبِ بَوَّالٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لَفْظًا فِيْ شِعْرٍ أَوْ نَثْرٍ جَعَلَهُ فِي اللُّغَةِ وَقَطَعَ بِهِ وَلَمْ يَعْتَرِضْ عَلَيْهِ. ثُمَّ إِذَا وَجَدَ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَالِقِ اللُّغَاتِ وَأَهْلِهَا كَلَامًا لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ وَلَا جَعَلَهُ حُجَّةً وَجَعَلَ يَصْرِفُهُ عَنْ وَجْهِهِ وَيُحَرِّفُهُ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَتَحَيَّلُ فِيْ إِحَالَتِهِ عَمَّا أَوْقَعَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَإِذَا وَجَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَلَامًا فَعَلَ بِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ، قَبْلَ أَنْ يُكْرِمَهُ اللّٰهُ بِالنُّبُوَّةِ وَأَيَّامَ كَوْنِهِ فَتًى بِمَكَّةَ بِلَاشَكٍّ عِنْدَ كُلِّ ذِيْ مَسْكَةٍ مِنْ عَقْلٍ، أَعْلَمَ بِلُغَةِ قَوْمِهِ وَأَفْصَحَ فِيْهَا وَأَوْلٰى بِأَنْ يَكُوْنَ مَا نَطَقَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ حُجَّةً مِنْ كُلِّ خِنْدِفِيٍّ وَقَيْسِيٍّ وَرَبِيْعِيٍّ وَإِيَادِيٍّ وَتَمِيْمِيٍّ وَقُضَاعِيٍّ وَحِمْيَرِيٍّ فَكَيْفَ بَعْدُ أَنِ اخْتَصَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلنِّذَارَةِ وَاجْتَبَاهُ لِلْوَسَاطَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ وَأَجْرٰى عَلٰى لِسَانِهِ كَلَامَهُ وَضَمِنَ

[1] منجد المقرئین، ص: 243، الإتقان: 1/259.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفظه و حفظ ما يأتي به»

’’اس شخص سے زیادہ عجیب (کم عقل) اور کون ہوسکتا ہے جو امرؤ القیس، زہیر، جریر، حطیہ، طرماح یا سلمی، اسعدی اور تمیمی اعرابی یا ان کے علاوہ کسی بھی عربی شاعر کی کوئی کچی پکی بات جو اس نے اپنی نظم یا نثر میں کہی ہوتی ہے، اس پر پکا ہو جاتا ہے، اسے حرف آخر سمجھتا ہے اور اس سے پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں ہوتا لیکن پھر اگر یہی آدمی اللہ تعالیٰ، جو لغات اور اہل لغات کا خالق ہے، کے کلام میں کوئی ایسی بات پاتا ہے تو اس کی طرف توجہ نہیں کرتا، اسے قابل حجت نہیں سمجھتا، اس میں تحریف کرنے کے درپے ہو جاتا ہے اور ایسی دور از کار تاویلات کرتا ہے جو اس کے ذہن کی پیداوار ہوتی ہیں اور یہی معاملہ رسول اللہ ﷺ کے کلام کے ساتھ کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم قبل از نبوت جب مکہ میں ایک عام نوجوان تھے، اس وقت بھی ہر ذی عقل وشعور کے نزدیک بلاشبہ اپنی قوم کی لغت کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اور سب سے زیادہ فصیح ادا والے تھے۔ حمیری، قضاعی، تمیمی، ایادی، ربیعی، قیسی اور خندفی جیسے تمام قبائل (کے ادباء) آپ کی زبان کو زیادہ حجت تسلیم کرتے تھے تو یہ کیسے ممکن ہے جب اللہ نے آپ کو نبوت و رسالت کے لیے چن لیا، اپنی مخلوق اور اپنے مابین واسطہ بنایا اور آپ کی زبان مبارک پر اپنا کلام جاری کیا تو پھر آپ کی زبان میں نقص آ گیا ہو۔‘‘[1]

⑨ امام رازی رحمہ اللہ (606ھ) فرماتے ہیں:

«إذَا جَوَّزْنَا إثْبَاتَ اللُّغَةِ بِشِعْرٍ مَجْهُوْلٍ فَجَوَازُ إثْبَاتِهَا بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ أَوْلٰى، وَكَثِيْرًا مَا نَرَى النَّحْوِيِّيْنَ مُتَحَيِّرِيْنَ فِيْ تَقْرِيْرِ الْأَلْفَاظِ الْوَارِدَةِ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا اسْتَشْهَدُوْا فِيْ تَقْرِيْرِهَا بِبَيْتٍ مَجْهُوْلٍ فَرِحُوْا بِهِ وَأَنَا شَدِيْدُ التَّعَجُّبِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُمْ إِذَا جَعَلُوْا وِرْدَ الْقُرْآنِ دَلِيْلًا عَلٰى صِحَّتِهَا كَانَ أَوْلٰى»

’’جب ہم مجہول شعر سے لغت کے اثبات کو جواز فراہم کرتے ہیں تو قرآن اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ ہم اکثر نحویوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ قرآن مجید میں وارد الفاظ کے بارے میں حیران وششدر

[1] الفصل في الملل والنحل: 192/3.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں، پھر جب کسی غیر معروف شعر کو اس کے استشہاد میں پیش کرتے ہیں تو اس وقت بڑے خوش ہوتے ہیں۔ مجھے ان پر انتہائی تعجب ہوتا ہے، اگر وہ قرآن میں وارد لفظ سے اس مجہول شعر کے لیے استدلال کرتے تو یہ زیادہ مناسب تھا (نہ کہ اس کے برعکس)۔‘‘[1]

⑩ علامہ ابن منیر رحمہ اللہ (633ھ) فرماتے ہیں:

«وَلَيْسَ غَرَضُنَا تَصْحِيحَ الْقِرَاءَةِ بِقَوَاعِدِ الْعَرَبِيَّةِ، بَلْ تَصْحِيحُ قَوَاعِدِ الْعَرَبِيَّةِ بِالْقِرَاءَةِ»

’’ہمارا یہ مقصد نہیں کہ قواعد عربیہ کو سامنے رکھتے ہوئے قراءات کی تصحیح کریں بلکہ ہمارا مطلوب تو یہ ہے کہ قراءات کو سامنے رکھتے ہوئے قواعد عربیہ کی تصحیح کی جائے۔‘‘[2]

⑪ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

«وَسَبَبُ تَنَوُّعِ الْقِرَاءَاتِ فِيمَا احْتَمَلَهُ خَطُّ الْمُصْحَفِ هُوَ تَجْوِيزُ الشَّارِعِ وَتَسْوِيغُهُ ذٰلِكَ لَهُمْ؛ إِذْ مَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلَى السُّنَّةِ وَالْاِتِّبَاعِ لَا إِلَى الرَّأْيِ وَالْاِبْتِدَاعِ»

’’تنوع قراءات کا سبب رسمِ عثمانی میں ان کا احتمال ہے اور یہ احتمال شارع کی مرضی اور صوابدید پر تھا کیونکہ اس رسم کی اصل بھی تو سنت اور اتباع ہی ہے نہ کہ رائے اور بدعت۔‘‘[3]

⑫ امام ابوحیان رحمہ اللہ (745ھ) فرماتے ہیں:

«وَلَسْنَا مُتَعَبِّدِينَ بِقَوْلِ نُحَاةِ الْبَصْرَةِ وَلَا غَيْرِهِمْ مِمَّنْ خَالَفَهُمْ فَكَمْ حُكْمٍ ثَبَتَ بِنَقْلِ الْكُوفِيِّينَ مِنْ كَلَامِ الْعَرَبِ لَمْ يَنْقُلْهُ الْبَصْرِيُّونَ وَكَمْ حُكْمٍ ثَبَتَ بِنَقْلِ الْبَصْرِيِّينَ لَمْ يَنْقُلْهُ الْكُوفِيُّونَ»

’’ہم نہ تو بصری نحویوں کے قول کے پجاری ہیں اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کے کیونکہ کتنے ہی ایسے احکام کلام عرب میں موجود ہیں جو کوفیوں کے ہاں ثابت شدہ ہیں لیکن بصریوں نے ان کو نقل نہیں کیا اور کتنے ہی ایسے احکام ہیں جو بصریوں کے ہاں ثابت شدہ ہیں لیکن کوفیوں نے ان کو نقل نہیں کیا۔‘‘[4]

① تفسیر الکبیر للرازی: 193/3. ② الانتصاف علی الکشاف: 471/1. ③ مجموع الفتاویٰ: 402/13.
④ البحر المحیط: 156/3.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑬ امام دمامینی رحمہ اللہ (827ھ) فرماتے ہیں:

«لا یکون نقل القراء ۃ اقل من نقل ناقلي العربیۃ والأشعار والأقوال، فکیف یقلق فیما نقلہ الثقات بأنہ لم یجئ مثلہ؟ ولو نقل ناقلون عن مجھول الحال لقبلوہ فقبول ھذا أولی»

''ناقلین قراءات کی تعداد، عربی اقوال و اشعار کے ناقلین سے کم نہیں ہے تو جسے ثقہ لوگ نقل کریں، اس کی بابت یہ کہنا کہ یہ اس کے مثل نہیں ہے، کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟ اگر ناقلین غیر معروف شخص سے کسی چیز (شعر وغیرہ) کو نقل کریں تو یہ اسے تو قبول کر لیتے ہیں تو جسے ثقہ لوگ نقل کریں، اس کو تو بالاولی قبول کرنا چاہیے۔''[1]

⑭ امام ابن جزری رحمہ اللہ (833ھ) فرماتے ہیں:

«کُلُّ قِرَاءَۃٍ وَافَقَتِ الْعَرَبِیَّۃَ وَلَوْ بِوَجْہٍ وَوَافَقَتْ أَحَدَ الْمَصَاحِفِ الْعُثْمَانِیَّۃِ وَلَوِ احْتِمَالًا وَصَحَّ سَنَدُھَا فَھِيَ الْقِرَاءَۃُ الصَّحِیْحَۃُ الَّتِي لَا یَجُوْزُ رَدُّھَا وَلَا یَحِلُّ إِنْکَارُھَا»

''ہر وہ قراءت جو کسی عربی (نحوی) وجہ کے موافق ہو، رسم مصحف کے مطابق ہو، خواہ یہ مطابقت تقدیری ہی ہو اور اس کی سند صحیح ہو تو وہ قراءت صحیح ہوگی۔ اس کو رد کرنا یا اس کا انکار کرنا صحیح اور جائز نہیں ہوگا۔''[2]

⑮ امام ابن جزری رحمہ اللہ (833ھ) ہی فرماتے ہیں:

«وَکُلُّ مَا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ ذٰلِکَ فَقَدْ وَجَبَ قَبُوْلُہٗ وَلَمْ یَسَعْ أَحَدًا مِنَ الْأُمَّۃِ رَدُّہٗ وَلَزِمَ الْإِیْمَانُ بِہٖ وَإِنَّ کُلَّہٗ مُنَزَّلٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ إِذْ کُلُّ قِرَاءَۃٍ مِنْھَا مَعَ الْأُخْرٰی بِمَنْزِلَۃِ الْآیَۃِ مَعَ الْآیَۃِ یَجِبُ الْإِیْمَانُ بِھَا کُلِّھَا وَاتِّبَاعُ مَا تَضَمَّنَتْہُ مِنَ الْمَعْنٰی عِلْمًا وَعَمَلًا وَلَا یَجُوْزُ تَرْکُ مُوْجَبِ إِحْدَاھُمَا لِأَجْلِ الْأُخْرٰی ظَنًّا أَنَّ ذٰلِکَ تَعَارُضٌ»

''ان قراءات میں سے جو بھی نبی کریم ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہیں، ان کو قبول کرنا

① المواھب الفتحیۃ:54/1، عن اللغۃ والنحو، ص:97. ② النشر:9/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واجب ہے۔ امت میں سے کسی کو بھی ان کو رد کرنے کی جرأت نہیں اور ان پر ایمان لانا لازم ہے کہ وہ تمام کی تمام منزل من اللہ ہیں۔ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے (یوں کہا جائے گا کہ) ہر قراءت دوسری قراءت کے لیے ایسے ہی ہے جیسے ایک آیت دوسری آیت کے ساتھ۔ ان تمام پر ایمان لانا لازم ہے۔ یہ قراءات علمی اور عقلی طور پر جن معانی کا احاطہ کیے ہوئے ہیں، ان کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ ایک قراءت دوسری کے متعارض ہے، کسی قراءت کو رد کرنا جائز نہیں ہے۔''[1]

⑯ امام سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) فرماتے ہیں:

«فَكُلُّ مَا وَرَدَ أَنَّهُ قُرِئَ بِهِ جَازَ الْإِحْتِجَاجُ بِهِ فِي الْعَرَبِيَّةِ، سَوَاءٌ كَانَ مُتَوَاتِرًا، أَمْ آحَادًا، أَمْ شَاذًّا»

''ہر وہ چیز جس کی قراءت وارد ہے، وہ عربی قواعد سازی میں قابلِ حجت ہے، خواہ متواتر ہو، آحاد ہو یا شاذ۔''[2]

⑰ امام قسطلانی رحمہ اللہ (923ھ) فرماتے ہیں:

«لَمْ تَزَلِ الْعُلَمَاءُ تَسْتَنْبِطُ مِنْ كُلِّ حَرْفٍ يَقْرَأُ بِهِ قَارِئٌ مَعْنًى لَا يُوجَدُ فِي قِرَاءَةِ الْآخَرِ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى فَالْقِرَاءَاتُ حُجَّةُ الْفُقَهَاءِ فِي الْإِسْتِنْبَاطِ وَمَحَجَّتِهِمْ فِي الْإِهْتِدَاءِ إِلٰى سَوَاءِ الصِّرَاطِ»

''ہمیشہ سے علماء کا یہ طرزِ عمل رہا ہے کہ وہ مختلف حروف سے ایسے مسائل و معانی اخذ کرتے چلے آئے ہیں جو دوسری قراءت میں نہیں پائے جاتے تھے۔ سو قراءات فقہاء کے نزدیک استنباط مسائل کے لیے حجت ہیں، علمائے کرام ان قراءات سے حصولِ صراطِ مستقیم کے لیے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔''[3]

⑱ شیخ رشید رضا رحمہ اللہ (1354ھ) فرماتے ہیں:

«نَحْنُ لَا يُرَوِّعُنَا مَا يَرَاهُ الْمُفَسِّرُونَ مِنَ الصُّعُوبَةِ فِي إِعْرَابِ بَعْضِ الْآيَاتِ أَوْ فِي

① النشر:1/51. ② الاقتراح از سیوطی، ص:48. ③ لطائف الإشارات:1/171.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حكمها لأن لهم مذاهب في النحو والفقه يزينون بها القرآن فلا يفهمونه إلا منها. والقرآن فوق النحو والفقه والمذاهب كلها فهو أصل الأصول فما وافقه فهو مقبول وما خالفه فهو مردود مرذول وإنما يهمنا ما يقوله علماء الصحابة والتابعين فيه فهو العون الأكبر لنا على فهمه»

"بعض آیات کے اعراب اور ان کے حکم میں مفسرین کو جو مشکل درپیش ہے، ہم اس کو پیش نظر نہیں رکھ سکتے کیونکہ نحو و فقہ میں ان کے ایسے ایسے مذاہب ہیں جن کے ساتھ وہ قرآن کریم کو مزین کرتے ہیں اور انہی کے ساتھ وہ قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ قرآن مجید نحو، فقہ اور تمام مذاہب سے بالاتر ہے اور یہ اصل الاصول ہے۔ جو چیز اس کے موافق ہوگی، وہ قابل قبول ہوگی اور جو اس کے مخالف ہوگی، وہ قابل رد ہوگی۔ ہمارے نزدیک اہم بات صاحب علم وفضل صحابہ وتابعین کے اقوال ہیں جو قرآن کریم کے فہم میں ہمارے لیے بہت بڑے معاون ہیں۔"[1]

① تفسیر المنار در تفسیر سورۃ المائدۃ، آیۃ:606.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نصوصِ تواتر کی روشنی میں حجیت قراءات

① ابواسحاق زجاج رحمہ اللہ (324ھ) فرماتے ہیں:

«إِنَّ الْقِرَاءَةَ سُنَّةٌ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَقْرَأَ قَارِئٌ بِمَا لَمْ يَقْرَأْ بِهِ الصَّحَابَةُ أَوِ التَّابِعُوْنَ أَوْ مَنْ كَانَ مِنْ قُرَّاءِ الْأَمْصَارِ الْمَشْهُوْرِيْنَ فِي الْقِرَاءَةِ»

''قراءات سنت (متواترہ) ہے۔ کسی قاری کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ایسی قراءات پڑھے جسے صحابہ، تابعین یا ان قراء نے جو مختلف شہروں میں قراءات کے حوالے سے معروف تھے، نہیں پڑھی تھی۔''①

② قاضی عبدالجبار رحمہ اللہ (415ھ) فرماتے ہیں:

«إِنَّ الصَّحَابَةَ جَمَعُوا النَّاسَ عَلَى الْمُصْحَفِ وَلَمْ يَمْنَعُوْنَا مِمَّا ثَبَتَ بِالتَّوَاتُرِ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ وَأَنَّ الْقِرَاءَاتِ الْمُخْتَلِفَةَ مَعْلُوْمَةٌ عِنْدَنَا لِثُبُوْتِهَا عَنْ طَرِيْقِ التَّوَاتُرِ الَّذِيْ لَا يَقْبَلُ الشَّكَّ فِيْهَا وَ مَعْرِفَةُ أَصَحِّ الْقِرَاءَاتِ ضَرُوْرَةٌ مِنَ الضَّرُوْرِيَّاتِ الْوَاجِبَةِ عَلَيْنَا»

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لوگوں کو مصحفِ عثمانی پر جمع کیا۔ انھوں نے منزل متواتر قراءات میں سے کچھ بھی ہم تک پہنچنے سے نہیں روکا۔ قراءاتِ متنوعہ ثبوت کے اعتبار سے متواتر ہیں جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور صحیح ترین قراءات کا علم حاصل کرنا ہم پر واجب ضروریات میں سے ایک اہم ضرورت ہے۔''②

③ امام قشیری رحمہ اللہ (475ھ) زجاج کا جس نے بعض قراءات پر اعتراض کیا ہے، تعاقب کرتے ہوئے

① معاني القرآن وإعرابه:1/482. ② المغني از قاضي عبدالجبار، ص:60,59.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں:

«وَمِثْلُ هٰذَا الْكَلَامِ مَرْدُوْدٌ عِنْدَ أَئِمَّةِ الدِّيْنِ لِأَنَّ الْقِرَاءَاتِ الَّتِيْ قَرَأَ بِهَا أَئِمَّةُ الْقُرَّاءِ ثَبَتَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ تَوَاتُرًا يَعْرِفُهُ أَهْلُ الصَّنْعَةِ، وَإِذَا ثَبَتَتْ شَيْئٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَنْ رَدَّ ذٰلِكَ فَقَدْ رَدَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَقْبَحَ مَا قَرَأَ بِهِ وَهٰذَا مَقَامٌ مَحْذُوْرٌ لَا تُقَلِّدُ فِيْهِ أَئِمَّةَ اللُّغَةِ وَالنَّحْوِ»

''اس طرح کی بات ائمہ دین کے ہاں مردود ہے جیسا کہ اہل فن جانتے ہیں کہ جو قراءات، ائمہ قراءات نے نقل کی ہیں، آپ ﷺ سے بطریق تواتر ثابت ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ کسی چیز کی تردید کرنا ایسے ہی ہے جیسے اس نے نبی ﷺ کی تردید کی اور آپ ﷺ نے جس چیز کی تلاوت کی، اسے اس نے قبیح سمجھا۔ یہ بہت خطرناک بات ہے، اس معاملے میں ائمہ لغت و نحو کی پیروی نہیں کی جائے گی۔''[1]

④ اسی طرح امام قشیری رحمہ اللہ (475ھ) فرماتے ہیں:

«قَالَ قَوْمٌ هٰذَا قَبِيْحٌ وَهٰذَا مَحَالٌ، لِأَنَّهُ إِذَا ثَبَتَتِ الْقِرَاءَةُ بِالتَّوَاتُرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَهُوَ الْفَصِيْحُ لَا الْقَبِيْحُ»

''بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ قبیح اور محال ہے کیونکہ جب کوئی قراءت نبی ﷺ سے ثابت ہوتی ہے تو وہ فصیح ہوتی ہے نہ کہ قبیح۔''[2]

⑤ مبرد نحوی نے جب قراءات محکمہ پر اعتراض کیا تو اس کے تعاقب میں امام حریری رحمہ اللہ (516ھ) لکھتے ہیں:

«وَهٰذَا مِنْ جُمْلَةِ سَقَطَاتِهِ وَعَظِيْمِ هَفَوَاتِهِ فَإِنَّ هٰذِهِ الْقِرَاءَةَ مِنَ السَّبْعَةِ الْمُتَوَاتِرَةِ وَقَدْ وَقَعَ فِيْ وَرْطَةٍ وَقَعَ فِيْ مِثْلِهَا بَعْضُ النُّحَاةِ بِنَاءً عَلٰى أَنَّ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعَ عِنْدَهُمْ غَيْرُ مُتَوَاتِرَةٍ وَأَنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ يَقْرَأَ بِالرَّأْيِ وَهُوَ مَذْهَبٌ بَاطِلٌ وَخَيَالٌ فَارِغٌ»

① إبراز المعاني، ص: 275. ② جامع أحكام القرآن: 93/7.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ مبرد کا تساہل اور بالکل فضول قسم کی بکواس ہے کیونکہ یہ قراءات تو سبعہ متواترہ میں سے ہے۔ اسی طرح بعض نحوی اس غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں جن کے ہاں قراءات غیر متواترہ ہیں کہ جیسے چاہو، اپنی مرضی کے مطابق پڑھ لو تو یہ خیال اور مذہب باطل اور ناقابل التفات ہے۔''[1]

⑥ اسی طرح ابن ساعاتی رحمہ اللہ (694ھ) نے لکھا ہے:

«اَلْقِرَاءَاتُ السَّبْعُ مُتَوَاتِرَةٌ وَ إِلَّا لَكَانَ بَعْضُ الْقُرْآنِ غَيْرَ مُتَوَاتِرَةٍ كَقِرَاءَةِ مَالِكِ وَ مَلِكِ وَ نَحْوِهَا»

''قراءاتِ سبعہ متواتر ہیں، ہاں قرآن کا بعض حصہ غیر متواتر ہے، جیسا کہ مالک اور ملک وغیرہ کی قراءات۔''[2]

⑦ اسی طرح ابن ابی شریف رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ سروجی حنفی رحمہ اللہ (710ھ) نے اہل سنت والجماعت سے قراءاتِ سبعہ کا تواتر نقل کیا ہے۔[1]

⑧ علامہ عبدالوہاب سبکی رحمہ اللہ (771ھ) فرماتے ہیں:

«اَلْقِرَاءَاتُ السَّبْعُ الَّتِي اقْتَصَرَ عَلَيْهَا الشَّاطِبِيُّ وَالثَّلَاثُ الَّتِي هِيَ قِرَاءَةُ أَبِي جَعْفَرٍ وَقِرَاءَةُ يَعْقُوبَ وَقِرَاءَةُ خَلَفٍ مُتَوَاتِرَةٌ مَعْلُومَةٌ مِنَ الدِّينِ بِالضَّرُورَةِ وَكُلُّ حَرْفٍ اِنْفَرَدَ بِهِ وَاحِدٌ مِنَ الْعَشَرَةِ مَعْلُومٌ مِنَ الدِّينِ بِالضَّرُورَةِ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُكَابِرُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا جَاهِلٌ وَلَيْسَ تَوَاتُرُ شَيْءٍ مِنْهَا مَقْصُورًا عَلٰى مَنْ قَرَأَ بِالرِّوَايَاتِ بَلْ هِيَ مُتَوَاتِرَةٌ عِنْدَ كُلِّ مُسْلِمٍ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ مَعَ ذٰلِكَ عَامِيًّا جِلْفًا لَا يَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ حَرْفًا وَلِهٰذَا تَقْرِيرٌ طَوِيلٌ وَبُرْهَانٌ عَرِيضٌ لَا يَسَعُ هٰذِهِ الْوَرَقَةُ شَرْحُهُ وَحَظُّ كُلِّ مُسْلِمٍ وَحَقُّهُ أَنْ يَدِينَ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَيَجْزِمَ نَفْسَهُ بِأَنَّ مَا ذَكَرْنَاهُ مُتَوَاتِرٌ مَعْلُومٌ بِالْيَقِينِ لَا يَتَطَرَّقُ الظُّنُونُ وَلَا الْاِرْتِيَابُ إِلٰى شَيْءٍ مِنْهُ وَاللهُ أَعْلَمُ»

[1] درّة الغواص، ص: 95، کچھ تصرف کے ساتھ۔ [2] بدیع النظام از ابن ساعاتي، ص: 56، مخطوط [1] الدرر اللوامع از ابن أبي شریف، ص: 87.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’قراءات سبعہ جنہیں امام شاطبی رحمہ اللہ نے نقل کیا اور ان کے علاوہ قراءات ثلاثہ جو ابوجعفر رحمہ اللہ، یعقوب رحمہ اللہ اور خلف العاشر رحمہ اللہ کی قراءات پر مشتمل ہیں، یہ متواتر اور دین میں اٹل حقیقت ہیں۔ اگر ائمہ عشرہ میں سے کوئی بھی کسی حرف کو نقل کرنے میں منفرد ہے تو وہ حرف بھی دین کی اٹل حقیقت اور لازمی حصہ ہے کیونکہ وہ حرف بھی آپ ﷺ پر نازل شدہ حروف میں سے ایک ہے۔ قراءات ثابتہ میں سے کسی ایک کا بھی انکار صرف جاہل آدمی ہی کر سکتا ہے۔ ان قراءات کا تواتر صرف ان کے نقل کرنے والوں کی حد تک نہیں بلکہ ان کا تواتر تو ہر اس شخص کے ہاں مسلّم ہے جو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار کرتا ہے، بھلے وہ کتنا ہی سادہ لوح کیوں نہ ہو اور اس نے قرآن کا ایک حرف بھی یاد نہ کیا ہو۔ اس بات پر وسیع وعریض دلائل ہیں جن کی تفصیل یہاں سما نہیں سکتی۔ ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری اور حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرتے ہوئے یہ پختہ عقیدہ رکھے کہ جس تواتر کا ہم نے ذکر کیا ہے، وہ یقینی طور پر ثابت ہے۔ اس میں شک اور ظن کی کوئی گنجائش نہیں۔‘‘[1]

⑨ مزید فرماتے ہیں:

«إِنَّ كُلَّ قِرَاءَةٍ مُتَوَاتِرَةٍ قُرْآنٌ وَكُلُّ قُرْآنٍ قِرَاءَةٌ وَأَصْبَحَتْ أُمَّةُ الْإِسْلَامِيَّةِ آمِنَةً مِنْ أَنْ يَكُوْنَ نَقْلُ الْقُرْآنِ آحَادًا فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ»

’’ہر قراءتِ متواترہ قرآن ہے اور تمام کا تمام قرآن قراءات ہے۔ امتِ اسلامیہ اس بات سے بالکل بے خوف ہے کہ قرآن مجید کو کسی بھی زمانے میں بطریقِ آحاد نقل کیا گیا ہو۔‘‘[2]

⑩ امام زرکشی رحمہ اللہ (794ھ) فرماتے ہیں:

«وَقَدِ انْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى صِحَّةِ قِرَاءَةِ الْقُرَّاءِ الْعَشَرَةِ وَأَنَّ هٰذِهِ الْقِرَاءَةَ سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ لَا مَجَالَ لِلْاِجْتِهَادِ فِيْهَا»

’’قرائے عشرہ کی قراءت کے تواتر پر اجماع ہو چکا ہے اور قراءات سنتِ متبعہ ہیں، ان میں اجتہاد کو کوئی عمل دخل نہیں ہے۔‘‘[3]

① النشر: 1/46. ② رفع الحاجب لابن السبكي، ص: 128. ③ البرهان: 1/322.

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

ہاں شیعہ نے اس اجماع سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ وہ تواترِ قراءات کی نفی کرتے ہیں، لیکن اس گمراہ کن فرقے کا اختلاف اُمت اِسلامیہ کے اجماع کے لیے مضر نہیں ہے۔ امت اسلامیہ کا قراءات کے متواتر ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔"[1]

⑪ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغۡ مَآ أُنزِلَ إِلَيۡكَ مِن رَّبِّكَۖ وَإِن لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهُۥۚ وَٱللَّهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلۡكَٰفِرِينَ﴾

"اے رسول (ﷺ)! جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے، اس کو آگے پہنچایئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے حق رسالت ہی ادا نہ کیا۔ اللہ آپ کو کافروں سے بچائے گا اور وہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں عطا کرے گا۔"[2]

اس آیت میں اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو ابلاغِ رسالت کا حکم دیا ہے اور اس میں کوتاہی کی صورت میں انجام سے بھی باخبر کیا ہے۔ امام زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«إِنَّ الْمُرَادَ بِالْبَلَاغِ فِي الْآيَةِ إِنَّمَا هُوَ التَّوَاتُرُ»

"اس آیت میں ابلاغ سے مراد تواتر ہے۔"[3]

⑫ امام ابن جزری رحمہ اللہ (833ھ) نحویوں کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

«وَأَنَّى يَسَعُهُمْ إِنْكَارُ قِرَاءَةٍ تَوَاتَرَتْ وَاسْتَفَاضَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا نُوَيْسٌ لَا اِعْتِبَارَ بِهِمْ لَا مَعْرِفَةَ لَهُمْ بِالْقِرَاءَاتِ وَلَا بِالْآثَارِ جَمَدُوْا عَلَى مَا عَلِمُوْا مِنَ الْقِيَاسَاتِ وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ أَحَاطُوْا بِجَمِيْعِ لُغَاتِ الْعَرَبِ أَفْصَحِهَا وَفَصِيْحِهَا حَتّٰى لَوْ قِيْلَ لِأَحَدِهِمْ شَيْئٌ مِنَ الْقُرْآنِ عَلٰى غَيْرِ النَّحْوِ الَّذِيْ أَنْزَلَهُ اللهُ يُوَافِقُ قِيَاسًا ظَاهِرًا عِنْدَهُ لَمْ يَقْرَأْ بِذٰلِكَ أَحَدٌ لَقَطَعَ لَهُ بِالصِّحَّةِ كَمَا أَنَّهُ لَوْ سُئِلَ عَنْ قِرَاءَةٍ مُتَوَاتِرَةٍ لَا يَعْرِفُ لَهَا قِيَاسًا لَأَنْكَرَهَا وَلَقَطَعَ بِشُذُوْذِهَا»

"ان لوگوں کا رسول اللہ ﷺ سے بطریقِ تواتر اور مشہور ثابت شدہ چیز کا انکار ماسوائے تارِ عنکبوت

[1] أثر القراءات في الفقه الإسلامي، ص: 130-132. [2] المائدة 5: 67. [3] البرهان: 2/127.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اور کچھ نہیں ہے۔ ان لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا کیونکہ نہ انھیں قراءات کی کچھ معرفت ہے اور نہ وہ آثار کے متعلق کچھ فہم رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے قیاسات پر قراءات کو محمول کیا اور وہ سمجھ بیٹھے کہ انھوں نے عربی کی تمام فصیح ترین لغات کو جمع کر لیا ہے حتیٰ کہ جب ان سے قرآن مجید میں سے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جاتا ہے جو اگرچہ اس انداز کے مطابق نہ ہو جس پر اللہ نے قرآن نازل کیا ہے لیکن وہ ان کے ظاہری قیاس کے مطابق ہو، خواہ اس کی کسی نے قراءت نہ بھی کی ہو تو اسے فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ اور اگر ان سے ایسی متواتر قراءت کے بارے میں پوچھا جائے جو ان کے خیال میں قیاس کے مخالف ہو تو اس کا انکار کر دیتے ہیں اور قطعی طور پر اسے شاذ قرار دے دیتے ہیں۔"[1]

⑬ امام موصوف رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

«فَالَّذِي وَصَلَ إِلَيْنَا الْيَوْمَ مُتَوَاتِرًا وَصَحِيحًا مَقْطُوعًا بِهِ قِرَاءَاتُ الْأَئِمَّةِ الْعَشَرَةِ وَرُوَاتِهِمُ الْمَشْهُورِينَ هٰذَا الَّذِي تَحَرَّرَ مِنْ أَقْوَالِ الْعُلَمَاءِ وَعَلَيْهِ النَّاسُ الْيَوْمَ بِالشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَمِصْرَ وَالْحِجَازِ»

"آج جو قراءات ہم تک پہنچی ہیں، وہ صحیح اور متواتر ہیں۔ ان کے بارے میں یہ بات قطعی طور پر ثابت شدہ ہے کہ وہ ائمہ عشرہ اور ان کے رواۃ کی قراءات ہیں۔ یہ بات علماء کے اقوال کا ماحاصل ہے اور یہی مذہب آج کل شام، عراق، مصر اور حجاز کے لوگوں کا ہے۔"[2]

⑭ احمد الونشریسی رحمہ اللہ (914ھ) نے لکھا ہے:

«وَعَلَيْنَا جَمِيعًا أَنْ نُؤْمِنَ بِأَنَّ كُلَّ مَا فِي الْقِرَاءَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ مَرْوِيٌّ وَلَا يَجُوزُ دِينًا وَلَا يُمْكِنُ عَقْلًا أَنْ يَكُونَ شَيْئٌ فِي الْمَنْقُولِ بِهِ آتِيًا مِنْ تَصْحِيفٍ أَوْ تَحْرِيفٍ»

"ہم سب پر واجب ہے کہ منقول قراءاتِ متواترہ پر ایمان لائیں۔ یہ بات دینی اور عقلی طور پر ناممکن ہے کہ کوئی معمول بہ چیز ایسے طریق سے آئی ہو جس میں تصحیف (غلطی) یا تحریف ہو۔"[3]

⑮ شیخ زکریا انصاری رحمہ اللہ (926ھ) فرماتے ہیں:

① منجد المقرئین، ص:241. ② منجد المقرئین، ص:24،23. ③ المعیار المعرب:87.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«وَالْقِرَاءَاتُ السَّبْعُ الْمَرْوِيَّةُ عَنِ الْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ مُتَوَاتِرَةٌ نُقِلَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْنَا مُتَوَاتِرَةً»

''قراءاتِ سبعہ جو قرائے سبعہ سے منقول ہیں، متواتر ہیں اور نبی کریم ﷺ سے ہم تک بطریق تواتر ہی پہنچی ہیں۔''[1]

⑯ اسی طرح ابن نُجَیم رحمہ اللہ (970ھ) نے لکھا ہے:

«وَلَوْ تَأَمَّلْنَا فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ لَوَجَدْنَاهَا تَوَاتَرَتْ وَاشْتَهَرَتْ وَاسْتَفَاضَتْ وَتَنَاقَلَهَا النَّاسُ جِيلًا بَعْدَ جِيلٍ بِالْقَبُولِ وَهٰذِهِ الْقِرَاءَاتُ قَدْ وَافَقَتِ الْمُصْحَفَ وَمَا فِي الْمُصْحَفِ مَشْهُورٌ وَمُتَوَاتِرٌ وَأَجْمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ جِيلًا بَعْدَ جِيلٍ»

''اگر ہم قراءاتِ سبعہ میں غوروخوض کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قراءت متواترہ، مشہورہ اور (علمائے فن کے ہاں) مقبولہ ہے۔ نسل درنسل لوگوں نے ان کو نقل کیا اور یہ قراءات مصحف عثمانی کے موافق ہیں۔ جو قراءات مصحف عثمانی کے مطابق ہیں، وہ مشہور اور متواتر ہیں اور ان پر نسل در نسل لوگوں نے اجماع نقل کیا ہے۔''[2]

⑰ اسی طرح امیر بادشاہ رحمہ اللہ (توفی فی حدود:972ھ) نے بھی لکھا ہے:

«وَالْقُرْآنُ كُلُّهُ مُتَوَاتِرٌ إِجْمَاعًا»

''مکمل قرآن مجید بالاجماع متواتر ہے۔''[3]

⑱ ملا علی قاری رحمہ اللہ (1014ھ) فرماتے ہیں:

«فَالْمُتَوَاتِرُ لَا يَجُوزُ إِنْكَارُهُ لِأَنَّ الْأُمَّةَ الْإِسْلَامِيَّةَ قَدْ أَجْمَعَتْ عَلَيْهِ. وَتَوَاتُرُ الْقِرَاءَاتِ مِنَ الْأُمُورِ الضَّرُورِيَّةِ الَّتِي يَجِبُ الْعِلْمُ بِهَا»

''متواتر کا انکار صحیح نہیں کیونکہ اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے۔ قراءات کا تواتر ایسے حتمی اُمور میں سے ہے جن کو جاننا واجب ہے۔''[4]

① غاية الوصول شرح لب الأصول، ص: 34. ② فتح الغفار: 87/1. ③ تيسير التحرير في أصول الفقه: 12/3. ④ الفقه الأكبر، ص: 167.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۶) اسی طرح سید محمد الطباطبائی (1242ھ) جو کہ امامیہ شیعہ کے بہت بڑے عالم ہیں، نے لکھا ہے:

«وَقَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى تَوَاتُرِ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ......»

''علماء نے قراءات سبعہ پر تواتر نقل کیا ہے اور مطلق طور پر قراءات سبعہ کے تواتر کے قائلین میں سے علامہ ابن المطہر، ابن فہد، محدث حرملی اور فاضل جواد وغیرہ ہیں۔''[1]

(۱۷) نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ (1307ھ) فرماتے ہیں:

«وَقَدِ ادَّعٰى أَهْلُ الْأُصُولِ تَوَاتُرَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ بَلِ الْعَشْرِ»

''اہل اصول کا دعویٰ ہے کہ تمام قراءاتِ سبعہ بلکہ عشرہ متواتر ہیں۔''[2]

خلاصۂ کلام یہ نکلا کہ ائمۂ دین نے قراءات سبعہ وعشرہ کو متواتر قرار دیا ہے، جیسا کہ امام بغوی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر (1/313) میں اور امام جزری رحمہ اللہ نے النشر (1/38-48) میں متعدد ائمہ کرام سے نقل کیا ہے، ان میں سے محی السنہ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمہ اللہ، حافظ مشرق رحمہ اللہ، جن کے علم وفضل پر لوگوں کا اجماع ہے، ابوالعلاء حسن بن احمد ہمدانی رحمہ اللہ، حافظ ومجتہد ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ، حافظ ومجتہد العصر ابوالعباس احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ، تاج الدین سبکی رحمہ اللہ اور ان کے بیٹے اور دیگر کئی ائمہ کرام قابل ذکر ہیں جو قراءات کو متواتر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح امام قسطلانی رحمہ اللہ (923ھ) نے لطائف الاشارات (1/74-77) میں اور علامہ دمیاطی رحمہ اللہ (1186ھ) نے الاتحاف (صفحہ:7) میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔

① مفاتیح الأصول از طباطبی، کتاب میں صفحات کی ترقیم موجود نہیں ہے۔ ② حصول المامول، ص:35.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجماع امت کی روشنی میں حجیت قراءات

① امام ابن مجاہد رحمہ اللہ (324ھ) فرماتے ہیں:

«وَالْقِرَاءَةُ الَّتِي عَلَيْهَا النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ وَالْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةِ وَالشَّامِ هِيَ الْقِرَاءَةُ الَّتِي تَلَقَّوْهَا عَنْ أَوَّلِيهِمْ تَلَقِّيًا وَقَامَ بِهَا فِي كُلِّ مِصْرٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْصَارِ رَجُلٌ مِمَّنْ أَخَذَ عَنِ التَّابِعِينَ أَجْمَعَتِ الْخَاصَّةُ وَالْعَامَّةُ عَلٰى قِرَاءَتِهِ»

''وہ قراءات جو آج کل مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ اور شام میں رائج ہیں، یہ وہ قراءات ہیں جو انھوں نے اپنے پہلوں سے حاصل کیں۔ انھی قراءات کی اشاعت کے لیے ہر شہر میں ایسے لوگ کھڑے ہوئے جنھوں نے تابعین سے وہ قراءات حاصل کیں جس پر سب عام و خاص جمع ہیں۔''[1]

② امام قرطبی رحمہ اللہ (462ھ) فرماتے ہیں:

«وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ عَلَى الْاِعْتِمَادِ عَلٰى مَاصَحَّ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ فِيمَا رَأَوْهُ وَرَوَوْهُ مِنَ الْقِرَاءَاتِ وَكَتَبُوا فِي ذٰلِكَ مُصَنَّفَاتٍ وَاسْتَمَرَّ الْإِجْمَاعُ عَلَى الصَّوَابِ وَحَصَلَ مَا وَعَدَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ حِفْظِ الْكِتَابِ وَعَلٰى هٰذَا الْأَئِمَّةُ الْمُتَقَدِّمُونَ وَالْفُضَلَاءُ الْمُحَقِّقُونَ كَابْنِ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ وَالْقَاضِي أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي الطَّيِّبِ وَغَيْرِهِمَا»

''تمام شہروں کے مسلمانوں کا اس بات پر پختہ اعتماد اور اجماع ہے کہ جو بھی ان ائمہ نے دیکھا، اس کو نقل کیا یا اپنی کتابوں میں لکھا، وہ سب ٹھیک ہے۔ اس سے اللہ کے حفظِ کتاب کے وعدے

① الإعلام: 1/261، کتاب السبعة، ص: 49-52.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بھی تائید ہوتی ہے۔ یہی مذہب قدیم محققین ابن جریر طبری رحمہ اللہ اور قاضی ابوبکر بن ابوطیب رحمہ اللہ وغیرہ کا ہے۔''

③ امام ابن عطیہ رحمہ اللہ (543ھ) فرماتے ہیں:

«ومضت الأعصار والأمصار علی قراءة السبعة بل العشرة وبها یصلّی لأنها تثبت بالإجماع»

''قراءات سبعہ وعشرہ کے ثبوت پر زمانوں کے زمانے اور شہروں کے شہر گزر چکے ہیں اور ان قراءات کی نماز میں تلاوت کی جاتی تھی کیونکہ ان کے ثبوت پر اجماع ہے۔''

④ قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) فرماتے ہیں:

«أجمع المسلمون علی أن من نقص حرفا قاصدا لذلك أو بدل بحرف مكانه أو زاد فیه حرفا مما لم یشتمل علیه المصحف الذي وقع علیه الإجماع أنه كافر»

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید سے قصداً ایک حرف کی کمی کی یا ایک حرف کی دوسرے حرف سے تبدیلی کی یا اجماع امت سے ثابت ہونے والے مصحف پر ایک حرف کی زیادتی کی تو وہ کافر ہے۔''

⑤ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

«ولم ینكر أحد من العلماء قراءة العشرة ولكن من لم یكن عالما بها أو لم تثبت عنده كمن یكون في بلد من بلاد الإسلام بالمغرب أو غیره ولم یتصل به بعض هذه القراءات فلیس له أن یقرأ بما لا یعلمه فإن القراءة كما قال زید بن ثابت سنة یأخذها الآخر عن الأول... وأما من علم نوعا ولم یعلم غیره فلیس له أن یعدل عما علمه إلی ما لم یعلمه ولیس له أن ینكر علی من علم ما لم یعلمه من ذلك ولا أن یخالفه»

① أبحاث في القرآن الكریم، ص: 25. ② المحرر الوجیز: 48/1، أبحاث في قراءات القرآن الكریم، ص: 25. ③ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ: 647/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کسی بھی عالم نے قراءاتِ عشرہ کا انکار نہیں کیا۔ہاں جس کو قراءات کا علم نہیں یا وہ قراءت اس کے نزدیک ثابت نہیں جیسا کہ مغربی اسلامی ممالک کی قراءت تو ایسے آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کی تلاوت کرے کیونکہ قراءات سنت متبعہ ہیں جسے پچھلے لوگ اگلوں سے نقل کرتے ہیں۔ ہاں اگر کسی کو کسی ایسی قسم کا علم ہوا جو اس کے علاوہ کسی کے علم میں نہیں تو اس کے لیے اسے چھوڑ کر غیر معلوم قسم کی طرف جانا مناسب نہیں اور نہ اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کا انکار یا اس کی مخالفت کرے جس کے پاس ایسی قسم کا علم ہو جو اسے معلوم نہیں۔''[1]

⑥ امام زرکشی رحمہ اللہ (794ھ) فرماتے ہیں:

«أَنَّ الْقِرَاءَاتِ تَوْقِيفِيَّةٌ وَلَيْسَتِ اخْتِيَارِيَّةً خِلَافًا لِجَمَاعَةٍ»

''اختلافِ قراءات توقیفی ہے، اختیاری نہیں ہے جیسا کہ ایک جماعت کا یہ موقف بھی ہے۔''[2]

⑦ مزید فرماتے ہیں:

«وَقَدِ انْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى صِحَّةِ قِرَاءَةِ الْقُرَّاءِ الْعَشَرَةِ وَأَنَّ هٰذِهِ الْقِرَاءَةَ سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ لَا مَجَالَ لِلْاِجْتِهَادِ فِيهَا»

''قراءِ عشرہ کی قراءات کے تواتر پر اجماع ہو چکا ہے اور قراءات سنتِ متبعہ ہیں۔ ان میں اجتہاد کو کوئی عمل دخل نہیں ہے۔''[3]

⑧ ملا علی قاری رحمہ اللہ (1014ھ) فرماتے ہیں:

«مَنْ أَنْكَرَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَعَابَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ أَنْكَرَ كَلِمَةً أَوْ قِرَاءَةً مُتَوَاتِرَةً أَوْ زَعَمَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ كَفَرَ إِذَا كَانَ كَوْنُهُ مِنَ الْقُرْآنِ مُجْمَعًا عَلَيْهِ»

''جس نے کتاب اللہ کی کسی آیت کا انکار کیا، اس میں کوئی عیب نکالا یا کسی کلمہ یا قراءت متواترہ کا انکار کیا یا اس نے گمان کیا کہ وہ قرآن نہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ اس نے قرآن مجید میں سے ایسی چیز کا انکار کیا ہے جس پر اجماع ہو چکا ہے۔''[4]

[1] مجموع الفتاوٰی: 393/13۔ [2] البرہان في علوم القرآن: 321/1۔ [3] البرہان: 322/1۔ [4] الفقہ الأکبر، ص: 167۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہداف کے حصول کے لیے اتنی نصوص کا بیان ہی کافی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ قرونِ اولی سے لے کر عصر حاضر تک کے مشاہیر علماء نے قراءاتِ قرآنیہ کو اجماع اور فکر و احساس کے ساتھ قابلِ حجت جانا ہے۔ ان طویل زمانوں میں پیش کی گئی تمام نصوص کا احاطہ کرنا ایک مشکل، بلکہ محال امر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتواں باب

تدوین قراءات کی روشنی میں حجیت قراءات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی تدوین کا پہلا مرحلہ

قراءات قرآنیہ نے اپنی تدوین کے مختلف مراحل اور ادوار طے کیے ہیں جن کا آغاز قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کی تعلیم حاصل کرنے سے ہوتا ہے۔ ابتدا میں قرآن مجید سیکھنے کے لیے پڑھا جاتا تھا، پھر یہ سلسلہ آیات اور سورتوں کی تلاوت کی صورت میں پروان چڑھا اور ثواب کی نیت سے اس کی تلاوت کی جانے لگی، پھر اس کے بعض حصوں یا مکمل قرآن مجید کو حفظ کرنے کا مرحلہ آیا، پھر نبی کریم ﷺ تک قراءات کی سند کی روایت کا سلسلہ شروع ہوا، پھر اس میں ماہر اساتذہ و تلامذہ کا دور آیا، پھر اس کے اصول وقواعد مدوّن کیے گئے اور اس پر مباحث وتالیفات لکھی گئیں۔ ہم ان کو تین مراحل میں تقسیم کریں گے۔

پہلا مرحلہ: یہ مرحلہ قراءات قرآنیہ کے آغاز پر مشتمل ہے۔ اس کا آغاز اس وقت ہوا جب رسول اللہ ﷺ پر غار حرا میں سورۂ علق کی پہلی پانچ آیات نازل ہوئیں۔ آپ ﷺ پر جوں جوں قرآن نازل ہوتا جاتا آپ اس کو لکھواتے جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب دس آیات سیکھ لیتے تو ان کے معانی کو سمجھے اور ان پر عمل کیے بغیر گیارہویں آیت کی طرف منتقل نہ ہوتے۔ اسی لیے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا إِذَا تَعَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ لَمْ يُجَاوِزْهُنَّ حَتَّى يَعْرِفَ مَعَانِيَهُنَّ، وَالْعَمَلَ بِهِنَّ»

''ہم میں سے کوئی آدمی جب دس آیات سیکھتا تو جب تک ان کے معانی کو پہچان نہ لیتا اور ان پر عمل نہ کر لیتا، آگے نہیں بڑھتا تھا۔''[1]

چنانچہ آپ ﷺ کی زندگی میں قرآن مجید کی کتابت مکمل ہوئی اور جس شکل میں بھی قرآن مجید موجود تھا، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسے پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ اسی لیے آپ نے سب سے پہلے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

[1] تفسير الطبري: 1/44، والمنيحة بسلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 895.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو مدینے بھیجا جو دار القراء میں جا کر اترے، پھر ان کے بعد سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو بھیجا پھر سیدنا عمار رضی اللہ عنہ، پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا جو لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ اسی لیے سب سے پہلے جن کو ''المقرئ'' کے کا لقب دیا گیا، وہ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے اور ایک دوسرے کو قرآن کی تعلیم دینے کی وجہ سے ایسی جماعت وجود میں آئی جن کو قراء کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ یہ وہ انصاری نوجوان تھے جو رات کو کسی جگہ اکٹھے ہو جاتے اور قرآن مجید کا دور کرتے۔ ①

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب ستر قرائے کرام جنگِ یمامہ میں شہید کر دیے گئے تو قرآن مجید کی ایک نئے سرے سے تدوین کی گئی اور آخر باہمی مشورے کے ساتھ اس کا نام مصحف رکھا گیا۔ قرآن مجید اور قراءات کی تدوین کی ایک تیسری شکل اس وقت سامنے آئی جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے قراءات کے معتبر اختلافات کے موافق مختلف مصاحف تیار کروائے جو مختلف معلمین قراء کو دے کر مختلف علاقوں میں قرآن کی تعلیم دینے کے لیے روانہ کیے۔ تدوین کی ایک چوتھی شکل انھی مصاحف کو بنیاد بنا کر اس وقت شروع ہوئی جب اس مبارک علم پر مستقل کتابوں کی تصنیف وتالیف کا آغاز ہوا اور پھر یہ سلسلہ سیلِ رواں کی طرح جاری ہو گیا۔

چنانچہ سب سے پہلے یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ (ت 90ھ) نے اس موضوع پر قلم کو حرکت دی۔ امام ابن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے گورنر حجاج بن یوسف کو حکم دیا کہ وہ قرآن مجید کے حروف پر حرکات ونقاط لگوانے کا اہتمام کرے، چنانچہ حجاج نے امام حسن رحمہ اللہ اور امام یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ کو اس کام پر مامور کیا۔ امام یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ نے حرکات ونقاط کا کام مکمل کر لینے کے بعد قراءات قرآنیہ پر ایک کتاب لکھی جس میں انھوں نے رسم کے موافق وجوہ کو جمع فرما دیا۔ لوگ ایک لمبے عرصے تک اسے پڑھتے رہے، یہاں تک کہ امام ابن مجاہد رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب ''السبعة'' لکھی۔ ②

ان کے بعد پھر دوسری صدی میں یہ سلسلہ شروع ہوا جس کی تفصیل مولف اور کتاب کے نام سے ذیل میں درج کی جاتی ہے:

① اختلاف مصاحف الشام والحجاز والعراق: ابن عامر الیحصبی (ت 118ھ)

---

① المغازي: 347/2. ② مقدمتان في علوم القرآن، ص: 275.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② کتاب معانی القرآن: ابان بن تغلب کوفی (ت 141ھ)

③ کتاب القراءات: ابان بن تغلب کوفی (ت 141ھ)

④ کتاب القراءات: مقاتل بن سلیمان (ت 150ھ)

⑤ کتاب القراءات: ابوعمرو بن العلاء (ت 154ھ)

⑥ کتاب القراءات: حمزہ بن حبیب الزیات (ت 156ھ)

⑦ کتاب القراءات: زائدہ بن قدامہ ثقفی (ت 161ھ)

⑧ ہارون بن موسیٰ الأعور (ت 170ھ اور 180ھ کے درمیان) انھوں نے بھی قراءت کے متعلق کتاب لکھی۔ امام ابوحاتم السجستانی فرماتے ہیں: ''بصرہ میں وجوہ قراءات کی ساعت اور تالیف، شاذ کی تلاش اور اسناد کی تحقیق کرنے والا سب سے پہلا شخص ہارون بن موسیٰ الأعور ہے، وہ قراء میں سے تھا۔''①

⑨ کتاب القراءات: ہشیم بن بشیر السلمی (ت 183ھ)

⑩ کتاب القراءات: عباس بن فضل انصاری (ت 186ھ)

⑪ کتاب القراءات: اسحاق بن یوسف ازرق (ت 195ھ)

① غایة النهایة: 348/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی تدوین کا اصولی مرحلہ

یہ مرحلہ قراءاتِ قرآنیہ کے فروغ اور اصول وضوابط کی تدوین کا مرحلہ ہے۔اس مرحلے میں تبحر قرائے کرام نے وجوہ روایات کی نسبتوں سے حروفِ سبعہ اور متنوع قراءات کو الگ الگ جمع کرنے کے ساتھ ساتھ شاذ، صحیح اور غیر صحیح کے مابین امتیازی اصول وضوابط طے کیے۔اس ضمن میں یہ کام تیسری صدی سے شروع ہو کر امام شاطبی رحمہ اللہ تک پہنچا جس کی تفصیل ہم زمانی ترتیب سے ذکر کریں گے۔

تیسری صدی ہجری

① کتاب القراءات: یحییٰ بن مبارک یزیدی (ت 202ھ)

② کتاب القراءات: یحییٰ بن آدم (ت 203ھ)

③ الجامع: یعقوب بن اسحاق الحضرمی (ت 205ھ) آپ نے اس میں مختلف وجوہ قراءات کو قلمبند کیا ہے اور ہر وجہ کو اس کے قاری کی طرف منسوب کیا ہے۔

④ کتاب الکسائی: عبدالرحمٰن بن واقد الواقدی (ت 209ھ)

⑤ کتاب القراءات: عبدالرحمٰن بن واقد الواقدی (ت 209ھ)

⑥ قراءۃ أبی عمرو بن العلاء: ابوزید انصاری نحوی (ت 215ھ)

⑦ قراءۃ نافع وحمزۃ: عبدالصمد بن عبدالرحمٰن ابوالازہر مصری (ت 231ھ)

⑧ کتاب القراءات: سریج بن یونس المروزی البغدادی (ت 235ھ)

⑨ قراءات النبی ﷺ: امام ابوعمرو الدوری (ت 246ھ)

⑩ اختلاف المصاحف: ابوحاتم سہل بن محمد سجستانی (248)

⑪ کتاب القراءات: ہارون بن حاتم کوفی (ت 249ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑩ کتاب القراءات: نصر بن علی جہضمی (ت 250ھ)

⑪ قراءۃ أبی عمرو بن العلاء: احمد بن یزید حلوانی (ت 250ھ)

⑫ کتاب الجامع: ابوعبداللہ محمد بن عیسیٰ اصبہانی (ت 253ھ)

⑬ احمد بن جبیر بن محمد کوفی نزیل انطاکیہ (ت 258ھ)، علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے ہر شہر کی ایک ایک قراءت کو جمع کر کے پانچ قراءات میں کتاب تصنیف فرمائی۔ [1]

⑯ الحجۃ فی علل القراءات السبع: امام حسین بن احمد بن خالویہ (ت 270ھ)

⑰ کتاب حروف المکیین: عبدالوہاب بن فلیح مکی (ت 273ھ)

⑱ قاضی اسماعیل بن اسحاق المالکی (ت 282ھ)، علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے بیس قرائے کرام کی قراءات پر ایک کتاب لکھی، ان میں قرائے سبعہ بھی شامل تھے۔ [2]

⑲ کتاب احتجاج القراءات: امام محمد بن یزید مبرد (ت 285ھ)

⑳ کتاب القراءات: فضل بن شاذان (ت حدود 290ھ)

㉑ کتاب الشواذ: احمد بن یحییٰ ثعلب نحوی (ت 291ھ)

㉒ محمد بن اسحاق ربعی مکی المعروف بہ أبی ربیعۃ (ت 294ھ)، آپ نے بزی اور قنبل کی ابن کثیر سے دونوں روایتوں پر ایک کتاب لکھی ہے۔

چوتھی صدی ہجری

① الجامع: ابوجعفر محمد بن جریر طبری (ت 310ھ)، ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے قراءات پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جس کا نام ''الجامع'' ہے۔ اس میں بیس سے کچھ زائد قراءات جمع ہیں۔ [3]

② کتاب فی احتجاج القراءات: امام ابن سراج (ت 313ھ)

③ کتاب القراءات: یحییٰ بن محمد بن صاعد (ت 318ھ)

④ ابوبکر محمد بن احمد بن عمر داجونی (ت 324ھ)، ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے قراءات پر ایک کتاب لکھی جس میں قرائے سبعہ کے ساتھ امام ابوجعفر کو بیان فرمایا ہے۔ [4]

① النشر: 34/1. ② النشر: 34/1. ③ النشر: 34/1. ④ الفہرست، ص: 28.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ قراءات السبعۃ: ابو بکر احمد بن موسیٰ المعروف بہ ابن المجاہد المقری (324)

⑥ کتاب الشواذ فی القراءات: ابو بکر احمد بن موسیٰ المعروف بہ ابن المجاہد المقری (324)

⑦ الاحتجاج للقراء: ابن درستویہ (ت 330ھ)

⑧ کتاب السبعۃ بعللھا الکبیر: امام محمد حسن انصاری (ت 351ھ)

⑨ کتاب احتجاج القراءات: امام ابو بکر محمد بن حسن بن مقسم العطار (ت 362ھ)

⑩ کتاب السبعۃ بعللھا الکبیر: امام ابو بکر محمد بن حسن بن مقسم العطار (ت 362ھ)

⑪ کتاب السبعۃ الأوسط: امام ابو بکر محمد بن حسن بن مقسم العطار (ت 362ھ)

⑫ کتاب الأوسط: امام ابو بکر محمد بن حسن بن مقسم العطار (ت 362ھ)

⑬ کتاب الأصغر: امام ابو بکر محمد بن حسن بن مقسم العطار (ت 362ھ) یہ کتاب شفاء الصدور کے نام سے معروف ہے۔

⑭ القراءات: حسین بن عبداللہ النحوی المعروف بہ ابن خالویہ (ت 370ھ)

⑮ الحجۃ فی الاحتجاج للقراءات السبع: ابو علی فارسی (ت 377ھ)

⑯ التذکرۃ فی القراءات السبع: ابو الحسن طاہر بن احمد النحوی (ت 380ھ)

⑰ الشامل فی القراءات: ابو بکر احمد بن الحسین بن مہران النیسابوری المقری (ت 381ھ)

⑱ المفصح فی القراءات: عبیداللہ بن محمد الاسدی (ت 387ھ)

⑲ تذکرۃ ابن غلبون فی القراءات الثمان: ابو الحسن طاہر بن عبدالمنعم الحلبی (399)

پانچویں صدی ہجری

① توضیح المشکل فی القراءات: ابو عثمان سعید بن محمد المعروف بہ ابن الحداد القیروانی (المتوفی شہیداً 400)

② المنشا فی القراءات الثمان: فارس بن احمد الحمصی (401)

③ المنتھی فی القراءات العشر: ابو الفضل محمد بن جعفر الخزاعی (408)

④ الکافی فی القراءات السبع: ابو محمد اسماعیل بن احمد السرخسی الہروی (414)

⑤ التیسیر فی القراءات: ابو العباس احمد بن عمار المہدوی (430)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ الهداية في القراءة: ابو العباس احمد بن عمار المهدوی (430)

⑦ التذكرة في اختلاف القراء: ابو محمد مکی بن ابی طالب حموش مقری قیسی (437)

⑧ التبصرة في القراءات السبعة: ابو محمد مکی بن ابی طالب حموش مقری قیسی (437)

⑨ الكشف من وجوه القراءات وعللها: ابو محمد مکی بن ابی طالب حموش مقری قیسی (437)

⑩ الموجز في القراءات: ابو محمد مکی بن ابی طالب حموش مقری قیسی (437)

⑪ الروضة في القراءات العشرة: ابو علی الحسن بن محمد بن ابراہیم المقری البغدادی المالکی (437)

⑫ المفيد في علم القراءات العشرة: ابو نصر احمد بن مسرور البغدادی (442)

⑬ الاقتصاد في رسم المصحف: ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی (444)

⑭ طبقات القراء: ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی (444)

⑮ التيسير في القراءات السبع: ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی (444)، ابن الجزری رحمہ اللہ اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں: ''یہ کتب قراءات میں سے صحیح ترین اور قراءات سبعہ کے باب میں واضح ترین کتاب ہے۔''[1]

⑯ جامع البيان في القراءات السبع: ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی (444)، یہ کتاب قرائے سبعہ کے پانچ سو (500) سے زائد طرق وروایات پر مشتمل ہے۔ ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب اس علم پر بڑی جلیل القدر اور شاندار تصنیف ہے۔ اس میدان میں اس جیسی کوئی دوسری کتاب نہیں لکھی گئی۔[2]

⑰ كتاب المفردات السبع: ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی (444)، اس کتاب میں آپ نے قرائے سبعہ میں سے ہر قاری کی قراءت کو الگ الگ بیان فرمایا ہے۔

⑱ كتاب التهذيب: ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی (444)، اس میں آپ نے قرائے سبعہ میں سے ہر قاری کے تفردات کو بیان فرمایا ہے۔

⑲ التذكار في القراءات العشر: ابو الفتح عبدالواحد بن حسین بن شیطا بغدادی (445)

⑳ الاقناع في القراءات الشاذة: ابو علی حسن بن ابراہیم اہوازی معروف بہ ابن یزداد مقری (446)

㉑ الايضاح في القراءات: ابو علی حسن بن ابراہیم اہوازی معروف بہ ابن یزداد مقری (446)

① تحبير التيسير (مخطوط)، ص:1. ② النشر:1/61.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

㉒ الوجیز فی القراءات الثمانیۃ: ابو علی حسن بن ابراہیم اہوازی معروف بہ ابن یزداد مقری (446)

㉓ القاصد: ابو القاسم عبد الرحمن بن حسن الخزرجی (446)

㉔ الجامع فی القراءات العشر وقراءۃ الأعمش: ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن فارس خیاط بغدادی (450)

㉕ الاکتفاء فی القراءۃ: ابو طاہر اسماعیل بن خلف مقری نحوی (455)

㉖ العنوان: ابو طاہر اسماعیل بن خلف مقری نحوی (455)

㉗ الکامل فی القراءات الخمسین: ابو القاسم یوسف بن علی بن عبادہ الہذلی المغربی (458)

㉘ جماع أبواب وجوہ قراءۃ القرآن: ابوبکر احمد بن حسین البیہقی (458)

㉙ الجامع فی القراءات العشر: نصر بن عبد العزیز الفارسی (461)

㉚ المدخل فی القراءات: حافظ ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر قرطبی (463)

㉛ الاکتفاء فی قراءۃ نافع وأبی عمرو: حافظ ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر قرطبی (463)

㉜ الکامل: یوسف بن علی الہذلی (465)، آپ نے اس میں ائمہ کرام کی پچاس قراءات اور ایک ہزار چار سو انسٹھ (1459) طرق جمع فرمائے ہیں۔

㉝ التلخیص فی القراءات الثمان: ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد بن محمد الطبری (478)

㉞ النبذ النامیۃ فی القراءات الثمانیۃ: ابن البیاز ابو الحسن یحییٰ بن ابراہیم المقری الاندلسی المرسی (496)

㉟ المستنیر فی القراءات العشرۃ البواہر: ابو طاہر بن سوار احمد بن علی المقری البغدادی (499)

㊱ المہذب فی القراءات العشرۃ: ابو منصور الامام الزاہد محمد بن علی الخیاط البغدادی (499)

چھٹی صدی ہجری

① المصباح الزاہر فی القراءات العشرۃ البواہر: ابو الکرم مبارک بن حسن الشہرزوری البغدادی (505)

② مفردۃ یعقوب: عبد الرحمن بن ابوبکر عتیق بن خلف ابن الفحام الصقلی (516)

③ کفایۃ المبتدی وتذکرۃ المنتہی: اس کا دوسرا نام ''الکفایۃ الکبریٰ فی القراءات العشر'' ہے۔ ابو محمد بن الحسین بن بندار القلانسی الواسطی (521)

④ الشمس المنیرۃ فی القراءات السبعۃ الشہیرۃ: ادیب الحسین بن محمد البکری الدباس (524)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ التعلیل فی القراءات العشر: ابوعبداللہ محمد بن سلیمان المالقی (525)

⑥ الکفایۃ فی القراءات الست: ہبۃ اللہ بن احمد الحریری (531)

⑦ سادع الدرر: ابوالحسن علی بن عراق الخوارزمی (فی حدود 539)

⑧ فی القراءات العشرۃ: ابومنصور محمد بن عبدالملک بن خیرون البغدادی المصری (539)

⑨ الغایۃ فی القراءۃ علی طریقۃ ابن مہران: ابوجعفر بن علی المقری المعروف بہ ابن الباذش (540)

⑩ الاقناع فی القراءات السبع: ابوجعفر بن علی المقری المعروف بہ ابن الباذش (540)

⑪ تبصرۃ المبتدی وتذکرۃ المنتہی فی القراءات: شیخ ابومحمد عبداللہ بن علی بن احمد معروف بہ سبط الخیاط (541)

⑫ المبہج فی القراءات الثمانیۃ وقراءۃ الأعمش وابن محیصن واختیار خلف والیزیدی: شیخ ابومحمد عبداللہ بن علی بن یبر المعروف بہ سبط الخیاط البغدادی (541)

⑬ الکشف فی نکت المعانی والاعراب وعلل القراءات المرویۃ عن الائمۃ السبعۃ: شیخ نور الدین ابوالحسن علی بن الحسین بن علی الباقولی المعروف بہ الجامع النحوی (543)

⑭ إلی مذاہب السبعۃ القراء: ابوبکر محمد بن محمد بن عبداللہ الاشبیلی معروف بہ قلیعی (553)

⑮ الاغانی فی القراءات والمعانی: ابو العلاء محمد بن ابی المحاسن بن ابی الفتح الکرمانی۔ مولف جمادی الاولی 563ھ میں اس کی تالیف سے فارغ ہوئے۔

⑯ غایۃ الاختصار فی القراءات العشر لائمۃ الأمصار: ابوالعلاء حسن بن احمد العطار الہمدانی (569)

⑰ حرز الأمانی ووجہ التہانی فی القراءات السبع المثانی: شیخ ابومحمد قاسم بن فیرہ الشاطبی الضریر (590)

یہ کتاب ''شاطبیۃ'' کے نام سے معروف ہے۔ اس میں امام شاطبی نے امام دانی کی کتاب ''التیسیر'' کو نظم کر دیا ہے اور اس کے ایک ہزار ایک سو تہتر (1173) اشعار ہیں۔ علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتاب ''التیسیر'' کی شہرت کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ''شاطبیۃ'' کی تالیف ہے۔[1]

⑱ قصیدۃ فی القراءۃ: شیخ الادیب ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد المعافری الاندلسی (591)

⑲ الخیرۃ فی القراءۃ العشرۃ: ابوالفتح مبارک بن احمد بن رزیق معروف بہ ابن حداد مقری واسطی (596)

[1] تحبیر التیسیر، ص:1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات کی تدوین کا تفصیلی مرحلہ

قراءاتِ قرآنیہ کی تدوین کا تفصیلی مرحلہ وہ مرحلہ ہے جب دنیا کے اندر اس مبارک علم کا خوب پھیلاؤ ہو چکا، اصول وضوابط طے ہونے کے بعد اتفاق کا درجہ حاصل کر چکے تو پھر حاذقینِ فن نے جہاں اس علم کے مختلف امور پر متنوع طرق سے بحث کی، وہاں اس کی شروحات اور مختصرات لکھیں اور دقائق وغوامض کو کھول کھول کر بیان کیا، چنانچہ اس مرحلے میں جو کتب لکھی گئیں، ان کی تفصیل زمانی ترتیب سے ذیل میں درج کی جاتی ہے:

ساتویں صدی ہجری

① قصیدۃ فی قراءۃ نافع: مرجی بن یونس الغافقی (600)

② البرہان فی قراءۃ القرآن: امام فخرالدین محمد بن عمر رازی (606)

③ الجامع الأکبر والبحر الأزخر فی القراءات: شیخ ابوالقاسم عیسیٰ بن عبدالعزیز اللخمی الاسکندری المقری (629)

④ المہند القاضی شرح قصیدۃ الشاطبی: ابوالعباس احمد بن علی الاندلسی (640)

⑤ الافصاح وغایۃ الانشراح فی القراءات السبع: علم الدین محمد بن عبدالصمد سخاوی (643)

⑥ أقوی العُدَد فی القراءات: علم الدین محمد بن عبدالصمد سخاوی (643)

⑦ مراتب الأصول وغرائب الفصول فی القراءات: علم الدین محمد بن عبدالصمد سخاوی (643)

⑧ الفتح الوصید فی شرح القصید: علم الدین محمد بن عبدالصمد سخاوی (643)

⑨ جمال القراء وکمال الاقراء: علم الدین محمد بن عبدالصمد سخاوی (643)

⑩ شرح الشاطبیۃ: محب الدین ابوعبداللہ محمد بن محمود بن النجار بغدادی (643)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑩ الدرة الفريدة في شرح القصيدة: منتخب الدین حسین بن ابوالعز بن رشید ہمدانی (643)
⑪ المبہر فی القراءات العشر: شیخ ابن ابی المکارم احمد بن محمد بن دلۃ (653)
⑦ کنز المعانی: شیخ ابوعبداللہ محمد بن احمد المعروف بہ شعلۃ الموصلی الحنبلی (656)
③ المفید فی شرح القصید: علم الدین قاسم بن احمد ورتی اندلسی (661)
④ مفردات القراء: شیخ ابوشامہ عبدالرحمٰن بن اسماعیل الدمشقی (665)
⑤ إبراز المعانی من حرز الأمانی: شیخ ابوشامہ عبدالرحمٰن بن اسماعیل الدمشقی (665)
⑥ القصیدۃ الدالیۃ: جمال الدین محمد بن عبداللہ بن مالک نحوی (672)
⑧ حوز المعانی فی اختصار حرز الأمانی: جمال الدین محمد بن عبداللہ بن مالک نحوی (672)
⑨ اللآلئ الفریدۃ: شیخ محقق ابوعبداللہ محمد بن الحسن بن محمد الفاسی المقری (672)
⑩ مواقیت فی القراءات: کواشی احمد بن یوسف (680)
⑪ شرح الشاطبیۃ: شیخ عماد الدین ابوالحسن علی بن یعقوب بن شجاع بن ابوزہران موصلی (682)
⑫ کشف الرموز: شیخ تقی الدین یعقوب بن بدران دمشقی معروف بہ الجرایدی (688)

آٹھویں صدی ہجری

① شرح الشاطبیۃ: علاء الدین علی بن احمد (706)
② التکملۃ المفیدۃ: الامام المقری ابوالحسن علی بن ابراہیم کنانی فیجاطی (720)
③ شرح الشاطبیۃ: یوسف بن ابوبکر معروف بہ ابن خطیب بیت الآبار (725)
④ شرح الشاطبیۃ: ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبدالرحیم البارزی (727)
⑤ لذۃ السمع فی القراءات السبع: ابوجعفر احمد بن الحسن المالقی النحوی (728)
⑥ شرح الشاطبیۃ: شہاب الدین احمد بن محمد بن جبارہ مقدسی (728)
⑦ نزہۃ البررۃ فی قراءۃ الأئمۃ العشرۃ: برہان الدین ابراہیم بن عمر الجعبری (732)
⑧ نہج الدماثۃ فی نظم القراءات الثلاثۃ: برہان الدین ابراہیم بن عمر الجعبری (732)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ کنز المعانی: برہان الدین ابراہیم بن عمر الجعبری (732)

⑩ الشرعۃ فی القراءات السبعۃ: برہان الدین ابراہیم بن عمر الجعبری (732)

⑪ الکنز فی القراءات: ابومحمد عبداللہ بن عبدالمومن بن الوجیہ الواسطی (740)

⑫ المختار فی القراءات: ابومحمد عبداللہ بن عبدالمومن بن الوجیہ الواسطی (740)

⑬ تحفۃ البررۃ فی القراءات العشرۃ: ابومحمد عبداللہ بن عبدالمومن بن الوجیہ الواسطی (740)

⑭ جمع الأصول: شیخ زین العابدین ابوالحسن علی بن ابوسعید الدیوانی الواسطی (743)

⑮ عقد اللآلی فی القراءات السبع العوالی: ابوحیان محمد بن یوسف الاندلسی (745)

⑯ المطلوب فی قراءۃ یعقوب: ابوحیان محمد بن یوسف الاندلسی (745)

⑰ شرح الشاطبیۃ: امام بدرالدین حسن بن قاسم معروف بہ ابن ام قاسم مرادی مصری (749)

⑱ الدر النضید فی زوائد القصید: محمد بن یعقوب بن اسماعیل الاسدی المقدسی الشافعی (749)

⑲ نظیرۃ: احمد بن علی بن احمد معروف بہ ابن الفصیح ہمدانی (755)

⑳ العقد النضید فی شرح القصید: علامہ شہاب الدین احمد بن یوسف معروف بہ سمین حلبی (756)

㉑ نظم درالجلا فی قراءۃ السبعۃ الملا: امین الدین عبدالوہاب بن احمد بن وہبان دمشقی حنفی (768)

㉒ البستان فی القراءات الثلاث عشرۃ: سیف الدین ابوبکر عبداللہ بن ایدغدی معروف بہ ابن الجندی (769)

㉓ الجواہر النضید فی شرح القصید: سیف الدین ابوبکر عبداللہ بن ایدغدی معروف بہ ابن الجندی (769)

㉔ شرح الشاطبیۃ: سیدعبداللہ بن محمد حسینی (776)

㉕ نہایات الجمع فی القراءات السبع: شیخ زین الدین سریجا بن محمد الملطی (788)

نویں صدی ہجری

① العلویۃ قصیدۃ فی القراءات السبع المرویۃ: ابوالبقاء علی بن عثمان القاصح العذری المقری (801)

② مصطلح الاشارات فی القراءات الزائدۃ المرویۃ عن الثقات الثلاثۃ عشر: ابوالبقاء علی بن عثمان القاصح العذری المقری (801)

③ سراج القاری: ابوالبقاء علی بن عثمان القاصح العذری المقری (801)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ اُصول القراءات: شمس الدین محمد بن محمد جزری (833)

⑤ القراءات الشاذة: شمس الدین محمد بن محمد جزری (833)

⑥ الدرة المضیئة فی قراءات الأئمة الثلاثة المرضیة: شمس الدین محمد بن محمد جزری (833)

⑦ طیبة النشر فی القراءات العشر: شمس الدین محمد بن محمد جزری (833)

⑧ النشر فی القراءات العشر: شمس الدین محمد بن محمد جزری (833)

⑨ تکملة فی القراءات الثلاث: شیخ شہاب الدین احمد بن محمد بن سعید الیمنی الشرعبی (839)

⑩ نظم القراءات الثلاث الزائدة علی السبعة: شیخ شہاب الدین احمد بن حسین الرملی المقدسی (844)

⑪ غایة المطلوب فی قراءة خلف وأبی جعفر ویعقوب: زین الدین عبدالباسط بن احمد المکی (853)

⑫ النجوم الزاہرة فی السبعة المتواترة: ابوعبداللہ محمد بن سلیمان المقدسی الحکری الشافعی (871)

⑬ شرح الشاطبیة: تقی الدین عبدالرحمٰن بن احمد الواسطی (881)

⑭ الضوابط والاشارات لأجزاء علم القراءات: برہان الدین ابراہیم بن عمر البقاعی (885)

⑮ کفایة القاریٔ: برہان الدین ابراہیم بن عمر البقاعی (885)

⑯ کشف الأسرار عن قراءة الأئمة الأخیار: احمد بن اسماعیل الکورانی (893)

⑰ العبقری: احمد بن اسماعیل الکورانی (893)

دسویں صدی ہجری

① الدر النثیر فی قراءة ابن کثیر: جلال الدین سیوطی (911)

② لطائف الاشارات بفنون القراءات: شیخ ابوالعباس احمد بن محمد القسطلانی (923)

③ فتح الدانی فی شرح حرز الأمانی: شیخ ابوالعباس احمد بن محمد القسطلانی (923)

④ الغایة: شیخ جمال الدین حسین بن علی حصنی، شارح نے یہ شرح 960 میں تالیف فرمائی تھی۔

⑤ الجواہر فی القراءات العشرة: شیخ جمال الدین حسین بن علی الحصنی، انھوں نے یہ 961 میں تالیف کی۔

گیارہویں صدی ہجری

① الجوہر المصون فی الأوجه ما بین النّھی إلی المفلحون: سلطان بن أحمد بن سلامة بن إسماعیل المزاحی (1075)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② الفجر الساطع فی شرح الدور اللوامع: عبدالرحمن بن أبی القاسم المکناسی (1082)

بارہویں صدی ہجری

① غیث النفع فی القراءات السبع: أبوالحسن علی النوری الصفاقسی (1117)

② تنبیہ الغافلین وإرشاد الجاہلین: أبوالحسن علی النوری الصفاقسی (1117)

③ المنح الالٰہیۃ شرح الدرۃ المضیۃ: علی الصعیدی (1130)

تیرہویں صدی ہجری

① فتح الکریم الرحمٰن فی تحریر أوجہ القرآن: مصطفٰی بن علی بن عمر بن أحمد المیہی (من أعیان القرن الثالث عشر)

چودہویں صدی ہجری

① الوجوہ المسفرۃ فی القراءات الثلاث المتممۃ للقراءات العشر: محمد بن أحمد الشہیر بہ المتولی (1313)

② فتح الدرۃ فی القراءات الثلاث: محمد بن محمد بن محمد ہلالی الأبیاری (1334)

③ نظم فی تحریر مسائل الشاطبیۃ فی القراءات السبع: حسن بن خلف الحسینی (1342)

پندرہویں صدی ہجری

① أحسن الاثر فی تاریخ القراء الاربعۃ عشر: الشیخ محمود خلیل الحصری (1401)

② القراءات العشر من الشاطبیۃ والدرۃ: الشیخ محمود خلیل الحصری (1401)

③ الوافی فی شرح الشاطبیۃ فی القراءات السبع: عبدالفتاح بن عبدالغنی بن محمد القاضی (1403)

④ شرح النظم الجامع لقراءۃ الامام نافع: عبدالفتاح بن عبدالغنی بن محمد القاضی (1403)

⑤ فتح القدیر شرح تنقیح التحریر: شیخ عموم المقاری المصریۃ عامر السید عثمان (1408)

⑥ حول بعض القراءات القرآنیۃ: محمود بن سیبویۃ بن احمد البدوی (1415)

⑦ نزول القرآن علی سبعۃ أحرف: مناع بن خلیل القطان (1420)

⑧ الہادی شرح طیبۃ النشر فی القراءات العشر: محمد سالم محیسن (1422)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(9) القراءات وأثرها فی علوم العربیۃ: محمد سالم محیسن (1422)

(10) مرشد الاخوان الی طرق حفص بن سلیمان: الشیخ ابراہیم بن علی السمنودی (1429)

(11) تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیۃ العشر: مجموعۃ من الباحثین بغزۃ

(12) القراءات الواردۃ فی السنۃ: احمد عیسیٰ المعصراوی ﷾

(13) مکانۃ القراءات عند المسلمین ونظریۃ المستشرقین والملحدین حولها: الاستاذ القاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات متواترہ کا انکار اور اس کا حکم

یہ بات تو بدیہی طور پر واضح ہے کہ دین اسلام حروف (قراءات) میں طعن سے مکمل طور پر محفوظ و مامون ہے کیونکہ قراءات دین میں اصل حقیقت ہیں، جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل سے معلوم ہوتا ہے:

① سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«نَهَى عَنِ الْجِدَالِ فِي الْقُرْآنِ»

''رسول اللہ ﷺ نے قرآن میں جھگڑا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''[1]

② سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْجِدَالُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ»

''قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔''[2]

③ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«جِدَالٌ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ»

''قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔''[3]

④ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تُجَادِلُوا فِي الْقُرْآنِ فَإِنَّ جِدَالًا فِيهِ كُفْرٌ»

''قرآن میں جھگڑا مت کرو کیونکہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔''[4]

(1) صحيح الجامع، حديث: 6873، والصحيحة، حديث: 2419 . (2) صحيح الجامع، حديث: 3106، والروض النضير، حديث: 1124. (3) مسند أحمد: 258/2. (4) صحيح الجامع، حديث: 7223، والصحيحة، حديث: 2419.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا تجادلوا بالقرآن ولا تكذبوا كتاب الله بعضه ببعض فوالله إن المؤمن ليجادل بالقرآن فيغلب وإن المنافق ليجادل بالقرآن فيغلب»

''قرآن کے ذریعے سے جھگڑا نہ کرو اور نہ کتاب اللہ کے بعض حصے کو بعض دوسرے حصے کے ذریعے سے جھٹلاؤ۔ اللہ کی قسم! مومن قرآن کے ساتھ جھگڑا کرے تو مغلوب ہو جائے گا اور منافق قرآن کے ساتھ جھگڑا کرے تو غالب آ جائے گا۔''

⑥ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ»

''قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔''[1]

⑦ سیدنا ابو جہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ رَجُلَيْنِ اِخْتَلَفَا فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ هٰذَا: تَلَقَّيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَالَ الْآخَرُ: تَلَقَّيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَسَأَلَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اَلْقُرْآنُ يُقْرَأُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَلَا تُمَارُوْا فِي الْقُرْآنِ فَإِنَّ مِرَاءً فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ»

''دو آدمیوں نے قرآن مجید کی ایک آیت میں اختلاف کیا۔ ایک نے کہا: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا ہے اور دوسرا کہہ رہا تھا: میں نے بھی اسے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا ہے۔ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید سات حروف پر پڑھا جا سکتا ہے، لہٰذا قرآن میں جھگڑا مت کرو کیونکہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔''[2]

⑧ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيَّمَا قَرَأْتُمْ أَصَبْتُمْ وَلَا تُمَارُوْا فِيْهِ فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيْهِ كُفْرٌ»

① الصحيحة، حديث: 3447. ② صحيح الجامع، حديث: 6687. ③ صحيح الجامع، حديث: 4444، والروض النضير، حديث: 1124، ومسند أحمد: 169/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"قرآن مجید کو سات حروف پر پڑھو۔جس حرف پر بھی تم پڑھو گے، درستی کو پالو گے، البتہ اس میں جھگڑا نہ کرو کیونکہ اس میں جھگڑنا کفر ہے۔"[1]

⑨ ابوقیس مولیٰ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

«سَمِعَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ: مَنْ أَقْرَأَكَهَا ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَقَدْ أَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى غَيْرِ هٰذَا فَذَهَبَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! آيَةُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَرَأَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ فَقَالَ الْآخَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَرَأَهَا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَالَ: أَلَيْسَ هٰكَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيَّ ذٰلِكَ قَرَأْتُمْ فَقَدْ أَصَبْتُمْ وَلَا تَمَارَوْا فِيْهِ فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيْهِ كُفْرٌ أَوْ آيَةُ الْكُفْرِ»

"سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو قرآن کی ایک آیت پڑھتے سنا تو کہا: تجھے یہ کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے۔تو انھوں نے کہا: مجھے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے مختلف پڑھائی ہے، چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے۔ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس اس طرح آیت ہے، تو اس نے پڑھ کر سنائی۔آپ ﷺ نے کہا: اسی طرح نازل ہوا ہے۔دوسرے نے بھی وہی بات کی اور رسول اللہ ﷺ کو پڑھ کر سنایا اور ساتھ ہی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ اس طرح نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح بھی نازل ہوا ہے۔پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، لہٰذا جس حرف پر بھی پڑھو گے، درستی کو پالو گے، البتہ اس میں جھگڑا نہ کرو کیونکہ قرآن مجید میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔"[2]

مذکورہ احادیث سے یہ بات مترشح ہوئی کہ قراءات قرآنیہ میں اختلاف، شک اور جھگڑا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔بلکہ رسول اللہ ﷺ نے دو اور باتوں کی طرف بھی راہنمائی فرمائی ہے کہ جیسا تمھیں سکھایا گیا

① صحيح الجامع، حديث:1163، والصحيحة، حديث:1522. ② مسند أحمد:17821.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، ویسے ہی تمھیں پڑھنا چاہیے اور جو چیز تمھیں سمجھ نہ آئے تو کسی عالم اور ماہر سے رجوع کرنا چاہیے اور اختلاف کرنے کی بجائے اس مجلس سے اٹھ جانا چاہیے، جیسا کہ:

① سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوا وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوهُ إِلَى عَالِمِهِ»

''قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی، لہٰذا اس میں سے جو تم جان لو، اس کے مطابق عمل کرو اور جس چیز کا تمھیں علم نہ ہو تو اسے اس کے جاننے والے کی طرف لوٹا دو۔''

② سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ»

''قرآن مجید اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمھارے دل مانوس رہیں۔ جب تم اختلاف کرنے لگو تو اٹھ جاؤ۔''[2]

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

«فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا»

''جب تم اس میں اختلاف کرنے لگو تو اٹھ جاؤ۔''[3]

ہم اس باب میں انھی احادیث کے بیان پر اکتفا کرتے ہیں۔ اہل عقل کے لیے اتنی احادیث ہی کافی ہیں۔ ورنہ اس باب میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔

جب سات حروف پر قرآن نازل ہونے والی روایات متواتر ہیں، جیسا کہ پہلے معنًا یہ بات گزر چکی ہے تو ایسا آدمی جسے ان کے تواتر کا بھی علم ہو لیکن پھر بھی وہ انکار کرے تو بلا شک وشبہ وہ کافر ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں کچھ تفصیل ہے: جس نے بعض قراءاتِ محکمہ کا انکار کیا ہے، اگر اس نے قطعی قراءات

① مسند أحمد: 300/1، وصحيح ابن حبان، حديث: 74، والصحيحة، حديث: 1522. ② صحيح البخاري، حديث: 5060. ③ صحيح مسلم، حديث: 2667.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا علم ہونے اور حجت قائم کر دیے جانے کے بعد انکار کیا ہے تو وہ کافر ہے اور اگر اس نے ظنی قراءات کا انکار کیا تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَاتَّفَقُوا ... وَأَنَّ كُلَّ مَا فِي الْقُرْآنِ حَقٌّ وَأَنَّ مَنْ زَادَ فِيهِ حَرْفًا مِنْ غَيْرِ الْقِرَاءَاتِ الْمَرْوِيَّةِ الْمَحْفُوظَةِ الْمَنْقُولَةِ نَقْلَ الْكَافَّةِ أَوْ نَقَصَ مِنْهُ حَرْفًا أَوْ بَدَّلَ مِنْهُ حَرْفًا مَكَانَ حَرْفٍ وَقَدْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ أَنَّهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَتَمَادٰى مُتَعَمِّدًا لِكُلِّ ذٰلِكَ عَالِمًا بِأَنَّهُ بِخِلَافِ مَا فَعَلَ فَإِنَّهُ كَافِرٌ»

''علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو کچھ قرآن میں ہے، وہ حق اور ثابت شدہ ہے۔ سو اگر کوئی شخص ان منقولہ و محفوظہ قراءات جسے تمام لوگوں نے نقل کیا ہے، میں سے کوئی حرف کم یا زیادہ کرتا ہے یا کسی حرف کو کسی حرف سے بدل کر پڑھتا ہے، حالانکہ اس پر حجت قائم ہو چکی ہو کہ یہ قرآن ہے لیکن پھر بھی وہ جانتے بوجھتے اس کی مخالفت کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔''[1]

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَنْ أَنْكَرَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ وَعَابَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ أَنْكَرَ كَلِمَةً أَوْ قِرَاءَةً مُتَوَاتِرَةً أَوْ زَعَمَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ كَفَرَ إِذَا كَانَ كَوْنُهُ مِنَ الْقُرْآنِ مُجْمَعًا عَلَيْهِ»

''جس نے کتاب اللہ کی کسی آیت کا انکار کیا، اس میں عیب نکالا یا کسی کلمہ یا قراءتِ متواترہ کا انکار کیا یا اس نے گمان کیا کہ وہ قرآن نہیں تو وہ کافر ہے، کیونکہ اس نے قرآن میں سے ایسی چیز کا انکار کیا ہے جس پر اجماع ہو چکا ہے۔''[2]

حافظ ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«أَنَّ الْإِجْمَاعَ مُنْعَقِدٌ عَلٰى مَنْ زَادَ حَرَكَةً أَوْ حَرْفًا فِي الْقُرْآنِ أَوْ نَقَصَ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ مُصِرًّا عَلٰى ذٰلِكَ يَكْفُرُ»

[1] مراتب الإجماع، ص: 184. [2] الفقه الأكبر، ص: 167.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے اپنی مرضی سے قرآن مجید میں کسی ایک حرکت یا حرف کی کمی یا زیادتی کی اور پھر اس پر مصر ہوگیا تو اسے کافر قرار دیا جائے گا۔''[1]

امام ابو شامہ رحمہ اللہ اس بات کی مزید توضیح یوں فرماتے ہیں:

''منزل حروف سبعہ میں سے کسی ایک کا انکار کرنے پر نبی ﷺ نے کفر کا حکم لگایا ہے۔''[2]

ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم گمراہ لوگوں کے طعن کے سامنے سرتسلیم خم کریں اور ان کی باطل آراء کو تسلیم کریں، بلکہ زیادہ مناسب بات تو یہ ہے کہ ہم کتاب اللہ کے دفاع کے لیے مرمٹنے پر تیار ہوجائیں، اس معاملے میں سستی اور کاہلی کو ہرگز قبول نہ کریں، بلکہ اس سخت تباہی مچانے والی تیز لہر کو مڑنے پر مجبور کردیں اور اس کے سامنے سینہ سپر ہوجائیں۔

قراءات کا متواتر ہونا اظہر من الشمس ہے۔ جو اس سورج کی روشنی دیکھنے سے قاصر ہے تو ہم اس کے لیے وہی کہہ سکتے ہیں جو کسی شاعر نے ایسے شخص کے بارے میں کہا ہے:

وَلَيْسَ يَصِحُّ فِي الْأَذْهَانِ شَيْئٌ إِذَا احْتَاجَ النَّهَارُ إِلٰى دَلِيْلٍ

''(ایسے لوگوں کے ہاں) کوئی بھی چیز صحیح نہیں ٹھہرتی، جو دن کی روشنی پر بھی دلیل کے طالب ہوں۔''

شیخ عبدالرؤف فرماتے ہیں:

«إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ لَا حَاجَةَ لَهُمْ إِلٰى أَيِّ بُرْهَانٍ وَأَمَّا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ فَلَا يَهْدِيْهِمْ أَيُّ بُرْهَانٍ»

''جو لوگ اللہ پر ایمان لے آتے ہیں، انھیں کسی قسم کی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں ہوتی اور جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے، انھیں کسی قسم کی بھی دلیل و برہان ہدایت نہیں دے سکتی۔''[3]

① المنجد، ص:97، 244. ② المرشد الوجيز از ابوشامة، ص:149. ④ البصيرة، ص:4،3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصۂ کتاب اور نتائج

قرآن مجید حکمت و برکت اور نور و ضیا کا منبع و مصدر ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی تعلیمات کو بڑا ہی آسان بنایا ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝﴾

''اور البتہ تحقیق ہم نے قرآن مجید کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟''[1]

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ»

''میں یک رُو اور آسان شریعت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں۔''[2]

چنانچہ استعاذہ کے مختلف الفاظ، درود وسلام کے متنوع صیغے، نماز میں رفع الیدین، سینے پر ہاتھ باندھنے کی مختلف کیفیات، تشہد میں تورک اور بیٹھنے کے مختلف طریقے، بارش اور سخت سردی والی راتوں اور بیماری کے وقت گھر سے، بیٹھے اور لیٹے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دینِ اسلام کی آسانی کا بیّن ثبوت ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی امت کی لسانی کلفتوں اور مشقتوں کو آسانی اور تسہیل میں تبدیل کرنے کا فیصلہ جاری فرمایا اور کہا:

﴿فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ﴾

''پس بے شک اس قرآن کو ہم نے آپ کی زبان پر آسان کر دیا ہے۔''[3]

[1] القمر 17:54. [2] الصحيحة، حديث:2924. [3] الدخان 58:44.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ آسان قرآن مجید جس کا آغاز ﴿ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۝ۚ ﴾[1] سے ہوا جب وہ نزول کی وادیاں طے کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے جبریل امین علیہ السلام کو آسانی کی تکمیل کا پیغام دے کر اپنے پیغمبر ﷺ کی طرف بھیجا جنھوں نے آ کر خاتم الانبیاء ﷺ کو رب تعالیٰ کا پیغام یوں سنایا:

«إن الله يأمرك أن تقرئ أمتك القرآن على حرف. فقال: أسأل الله معافاته و مغفرته و إن أمتي لا تطيق ذلك»

''اللہ رب العزت آپ (ﷺ) کو حکم دیتے ہیں کہ آپ اپنی اُمت کو ایک حرف پر قرآن پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے معافی اور بخشش کا طلب گار ہوں بلاشبہ میری اُمت ایک حرف پر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھے گی۔''

پھر جبریل علیہ السلام دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی اُمت کو دو حروف پر قرآن مجید پڑھایئے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا کہ میں اللہ سے معافی اور بخشش کا طلب گار ہوں بلاشبہ میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ جبریل علیہ السلام تیسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کے لیے اللہ کا حکم ہے کہ آپ اپنی اُمت کو تین حروف پر قرآن کریم پڑھایئے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا، پھر چوتھی مرتبہ جبریل علیہ السلام نے آ کر کہا:

«إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَؤُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوْا»

''اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ اپنی اُمت کو سات حروف پر قرآن حکیم پڑھائیں اور جس حرف پر بھی وہ پڑھیں گے، درستی کو پالیں گے۔''[2]

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم ربانی کی تعمیل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ حروف سکھا دیے جنھوں نے قرآن مجید کی تلاوت کو انھی حروف کے ساتھ نماز اور خارج نماز میں معمول بنایا، جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[1] العلق 96:1. [2] صحيح مسلم، حديث: 1943، وسنن أبي داود، حديث: 1478، وجامع الترمذي، حديث: 2945، وسنن النسائي، حديث: 939.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ»

''میں نے آپ ﷺ کی زندگی میں سیدنا ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان کی تلاوت ایسے بہت سے حروف پر کرتے سنا جو آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔''

قریب تھا کہ میں انھیں نماز ہی میں کھینچ لیتا، پھر میں نے صبر کیا، حتیٰ کہ انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے گلے میں پڑی چادر سے انھیں پکڑا اور کہا:

«مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ»

''تمھیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے۔''

میں نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت مجھے تو اس طرح نہیں پڑھائی۔ میں ہشام رضی اللہ عنہ کو کھینچتا ہوا آپ ﷺ کے پاس لایا اور کہا کہ میں نے ہشام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان ایسے حروف پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! ہشام کو چھوڑ دیجیے، پھر آپ ﷺ نے ہشام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ پڑھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اس قراءت میں پڑھا جس میں میں نے ان کو پڑھتے سنا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ»

''یہ قراءت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔''

پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: اے عمر! آپ پڑھیے۔ میں نے بھی اس قراءت میں پڑھا جس میں آپ ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ»

''یہ قراءت اس طرح بھی نازل ہوئی ہے۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ»

''بلاشبہ یہ قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ ان میں سے جو آسان لگے، اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطابق پڑھ لو۔''[1]

اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگ گیا۔

«فقرأ قرائۃ أنکرتہا علیہ»

''اس نے ایسی قراءت کی جس کا مجھے علم نہیں تھا۔''

پھر ایک دوسرا شخص آیا:

«فقرأ قراءۃ سوی قراءۃ صاحبہ»

''تو اس نے اپنے ساتھی کی قراءت سے مختلف قراءت کی۔''

جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! ان دونوں نے ایسی مختلف قراءت کی ہے جس کا مجھے علم نہیں ہے۔

«فَأَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ فَقَرَآ فَحَسَّنَ النَّبِيُّ ﷺ شَأْنَهُمَا»

''آپ ﷺ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ جب دونوں نے پڑھا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کی قراءت کی تحسین فرمائی۔''[2]

اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ - الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ إِلٰی عَالِمِهٖ»

''قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی، لہٰذا اس میں سے جو تم جان لو، اس کے مطابق عمل کرو اور جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو تو اسے اس کے جاننے والے کی طرف لوٹا دو۔''[3]

اور امام مالک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

① صحيح البخاري، حديث: 4992، صحيح مسلم، حديث: 1896، سنن أبي داود، حديث: 1475، جامع الترمذي، حديث: 2943، سنن النسائي، حديث: 935. ② صحيح مسلم، حديث: 1941، مسند أحمد: 127/5. ③ مسند أحمد: 300/1، وصحيح ابن حبان، حديث: 74، والصحيحة، حديث: 1522.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«كُلُّ عِلْمٍ يُسْأَلُ عَنْهُ أَهْلُهُ»

’’ہر علم کے متعلق اس کے ماہرین ہی سے سوال کرنا چاہیے۔‘‘[1]

اسی لیے جب بھی کوئی مسئلہ پیش آتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی رجوع کرتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ رب العزت کے پاس چلے گئے، پھر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور جنگ یمامہ میں جب ستر (70) قرائے کرام شہید ہوئے تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جمع قرآن کا مشورہ دیا۔[2]

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری لگائی:

«أُقْعُدَا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَمَنْ جَاءَكُمْ بِشَاهِدَيْنِ عَلَى شَيْئٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ

www.kitabosunnat.com

فَاكْتُبَاهُ»

’’تم دونوں مسجد کے دروازے کے پر بیٹھ جاؤ۔ جو کتاب اللہ سے کسی چیز پر دو گواہ پیش کرے تو اس کو لکھ لو۔‘‘[3]

انھوں نے خلیفہ راشد کی توجیہات کی روشنی میں قرآن مجید کو جمع کیا اور پھر باہمی مشورے سے اس کا نام ’’مصحف‘‘ رکھا۔[4]

پھر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو یہ مصحف سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا اور ان کی شہادت کے بعد یہ مصحف ان کی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس منتقل ہوا، پھر جب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اسلام کا دائرہ مزید وسیع ہوا تو ایک دن سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور انھوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کی قراءات میں لوگوں کے اختلاف کی بات پہنچائی۔[5]

اس پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور منبر پر کھڑے ہو کر انھیں اللہ کا واسطہ دے کر کہا: کون

(1) الروض النضير، ص: 12، منجد المقرئين، ص:7. (2) صحيح البخاري، حديث: 4078،4679.
(3) الطبقات الكبرٰى: 113/5، المصاحف لابن أبي داود: 157/1، جمال القراء: 86/1. (4) الإتقان: 344/2.
(5) صحيح البخاري، حديث: 4987.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے جس نے رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ» ''قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اور اس کا ہر ہر حرف شافی وکافی ہے'' سنے ہیں؟ یہ بات سن کر «فَقَامُوا حَتَّى لَمْ يُحْصَوْا» ''اتنا بڑا مجمع کھڑا ہو گیا کہ اس کا شمار ناممکن تھا۔'' جنھوں نے اس بات کی گواہی دی کہ واقعی رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اور اس کا ہر ہر حرف شافی وکافی ہے۔ اس پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی تمھارے ساتھ اس بات پر گواہ ہوں۔ [1]

اس کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف یہ پیغام بھیجا:

«أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ»

''وہ مصحف ہماری طرف بھجوا دیں، ہم ان کی نقول تیار کروا کے آپ کو واپس کر دیں گے۔''

چنانچہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی کمان میں، سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جنھوں نے اس کی نقول مصاحف کی شکل میں تیار کیں۔ [2]

ان نقول کی تعداد 6 تھی۔ ان مصاحف کی تیاری کے بعد سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

«فَعَرَضْتُ الْمُصْحَفَ عَلَيْهَا فَلَمْ يَخْتَلِفَا فِي شَيْءٍ»

''میں نے ان مصاحف کا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے منگوائے گئے صحیفوں کے ساتھ موازنہ کیا تو کسی ایک چیز میں بھی کوئی اختلاف نہ تھا۔'' [3]

پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحفِ امام اپنے پاس رکھا اور دیگر مصاحف کو صحیح ادائیگی کے ساتھ تعلیم دینے کے لیے مصحفِ مدنی سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو، مصحفِ مکی سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کو، مصحفِ شامی سیدنا مغیرہ بن ابی شہاب رحمہ اللہ کو، مصحفِ کوفی سیدنا ابوعبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ کو اور مصحفِ بصری سیدنا عامر بن عبدقیس رحمہ اللہ کو دے کر سلطنت کے بڑے علاقوں میں بھیج دیا۔ اور لوگوں میں قرآن مجید کو مصاحف کے مطابق سیکھنے اور سکھانے کا سلسلہ یوں جاری ہوا۔

چنانچہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

① مجمع الزوائد: 153/5. ② صحيح البخاري، حديث: 4987. ③ شرح مشكل الآثار: 193/4.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

«اَلْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ يَأْخُذُهَا الْآخِرُ عَنِ الْأَوَّلِ»

''قراءت وہ سنت متواترہ ہے جس کو بعد والے پہلوں سے اخذ کرتے ہیں۔''[1]

اس کے بعد یہ قراءات ان مبارک شخصیات نے حاصل کیں جنھیں قرائے سبعہ وعشرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔انھوں نے ان قراءات کی تعلیم اور ترویج میں اپنی زندگیاں وقف کیں جس کی بنا پر قراءات کی نسبت ان کی طرف ہونے لگی اور علمائے امت نے بالاجماع انھیں قبول کیا اور معمول بہ بنالیا اور ان کا انکار نہیں کیا۔اسی لیے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَلَمْ يُنْكِرْ أَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ قِرَاءَةَ الْعَشَرَةِ»

''علماء میں سے کسی نے بھی قراءاتِ عشرہ کا انکار نہیں کیا۔''[2]

اور امام ابن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَمَضَتِ الْأَعْصَارُ وَالْأَمْصَارُ عَلٰى قِرَاءَةِ السَّبْعَةِ بَلِ الْعَشَرَةِ وَبِهَا يُصَلّٰى لِأَنَّهَا تَثْبُتُ بِالْإِجْمَاعِ»

''قراءاتِ سبعہ وعشرہ کے ثبوت پر زمانوں کے زمانے اور شہروں کے شہر گزر چکے ہیں اور ان قراءات کی نماز میں تلاوت کی جاتی تھی کیونکہ ان کے ثبوت پر اجماع ہے۔''[3]

چنانچہ ان دلائل کے تناظر میں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ ان متواتر قراءات کو قبول کرے اور جھگڑنے اور انکار کرنے کی بجائے اسے ماہرینِ فن کی طرف لوٹائے کیونکہ متواتر قراءات کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے اور قرآن مجید کی کسی ایک متواتر قراءت کا انکار کفر ہے، جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«أَنَّ مَنْ كَفَرَ بِحَرْفٍ مِنْهُ فَقَدْ كَفَرَ بِهِ كُلِّهِ»

''جس نے قرآن کے ایک حرف کا انکار کیا، اس نے پورے قرآن کا انکار کیا۔''[4]

اور ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَنْ أَنْكَرَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ وَعَابَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ أَنْكَرَ كَلِمَةً أَوْ قِرَاءَةً

[1] كتاب السبعة، ص:51,50. [2] مجموع الفتاوٰى:393/13. [3] المحرر الوجيز:48/1، أبحاث في قراءات القرآن الكريم، ص:25. [4] تفسير طبري:54/1، الأبحاث، ص:18، نكت الانتصار، ص:364.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

متواترة او زعم انها ليست من القرآن كفر اذا كان كونه من القرآن مجمعا عليه»

’’جس نے کتاب اللہ کی کسی آیت کا انکار کیا اور اس میں کوئی عیب نکالا یا کسی کلمہ یا قراءت متواترہ کا انکار کیا یا اس نے گمان کیا کہ وہ قرآن نہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ اس نے ایسی چیز کا انکار کیا ہے جس پر اجماع ہو چکا ہے۔‘‘[1]

اور قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اجمع المسلمون على ان من نقص حرفا قاصدا بذالك أو بدل بحرف مكانه أو زاد فيه حرفا مما لم يشتمل عليه المصحف الذي وقع عليه الإجماع أنه كافر»

’’مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید سے قصداً ایک حرف کی کمی کی یا ایک حرف کی دوسرے حرف سے تبدیلی کی یا اجماع امت سے ثابت ہونے والے مصحف پر ایک حرف کی زیادتی کی تو وہ کافر ہے۔‘‘[2]

رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قراءات پر ایمان لانے، انھیں سیکھنے، سکھانے اور معاشرے میں رائج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قیامت کے دن جنت الفردوس میں صاحب قرآن و قراءات کی رفاقت اور اپنے دیدار کا مستحق بنائے۔ آمین!

اللہ رب العزت کی توفیق وعنایت سے کتاب کو مکمل کرنے پر ہم مندرجہ ذیل نتائج پر پہنچے ہیں:

① قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا حقیقی کلام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سرتاج ملائکہ کے ذریعے سے سرتاج رسل ﷺ پر نازل کیا۔

② قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے سات حروف میں نازل کیا اور اس کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾

’’بے شک ہم ہی نے یہ ذکر (قرآن) نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کے ضرور محافظ ہیں۔‘‘[3]

③ قرآن مجید جس طرح نازل ہوا، اسی طرح آج ہمارے پاس من وعن موجود ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی

① الفقه الأكبر، ص:167. ② الشفا في التعريف بحقوق المصطفى ﷺ:2/647. ③ الحجر 15:9.

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

ہوئی اور نہ ہی کوئی تبدیلی کر سکتا ہے کیونکہ:

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾

''باطل اس کے پاس پھٹک بھی نہیں سکتا، اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، یہ بڑے حکمت والے، خوب تعریف کیے ہوئے کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔''①

کا دعویٰ اللہ کی طرف سے ہے۔

④ قرآن مجید رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نماز اور خارج نماز میں مختلف حروف (قراءات) میں پڑھا جاتا تھا۔

www.kitabosunnat.com

⑤ قرآن مجید کی قراءات سے مراد اس کے کلمات کی ادائیگی کے متنوع اعجازی پہلو ہیں جو جہاں قرآن مجید کی خوبصورتی اور لذت کو دوبالا کرتے ہیں، وہاں آسانی کے پیغام کے ساتھ ساتھ علم کے بحرِ بے کراں کے دروازے بھی کھولتے ہیں۔

⑥ قرآن مجید کی قراءات کی قبولیت کا علمائے امت نے یہ ضابطہ مقرر کیا ہے کہ وہ قراءات قرآن کہلائے گی جو متواتر اور عربیت کے موافق اور مصاحف عثمانیہ میں لکھی ہوگی۔

⑦ قرآن مجید کی تمام قراءات تنزیل ربانی، تحسین نبوی اور تعمیل صحابہ کرام کا شاہکار ہیں، اسی لیے ہر صحابی نے اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی اور رسول اللہ ﷺ نے اسے مراد الٰہی قرار دیا ہے۔

⑧ قرآن مجید کی قراءات کے متعدد فوائد وثمرات ہیں جن میں سے امت محمدیہ پر تخفیف، قرآن مجید کی بلاغت، کمالِ اعجاز اور جمالِ اعجاز کا ظہور، مختلف احکام کی وضاحت اور تبیین، مراد الٰہی کے متعلق پھیلائے گئے وہم کو دور کرنا اور فاسد عقیدے سے خبردار کرنا قابل ذکر ہیں۔

⑨ قرآن مجید کی قراءات کا فہم اور ادائیگی، ماہر قراء اور راسخین فن سے زانوائے تلمذ تہ کیے بغیر ممکن نہیں اور نہ صرف کتابیں پڑھ لینے سے اس پر دسترس حاصل ہوتی ہے۔

⑩ قرآن مجید کا بیشتر حصہ لغتِ قریش میں نازل ہوا جو کہ اس وقت سب سے افصح آٹھ لغات میں سے ایک لغت تھی جبکہ اس وقت بھی قرآن مجید میں تقریباً 50 سے 55 زبانیں موجود ہیں۔

① فصلت 41:42.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑫ قرآن مجید کی قراءات کی مختلف اقسام بھی ہیں جن میں سے متواترہ کو نماز میں پڑھا جائے گا جبکہ آحاد لغوی اور تفسیری زاویوں اور مراد الٰہی کے فہم میں قابل حجت ہے لیکن اسے قرآن مجید سمجھ کر نماز میں نہیں پڑھا جائے گا۔

⑬ قرآن مجید کی قراءات کے متعلق کوئی بھی اشکال پیدا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ فوری راہنمائی فرما دیا کرتے اور اصول دیا کہ جو سمجھ آجائے عمل کرو، ورنہ اس کو عالم کی طرف لٹا دو۔

⑭ قرآن مجید کی قراءات تلقی، مشافہہ اور سماع کے ساتھ ساتھ ایسی مضبوط اسانید سے پہنچی ہیں جن کو سلسلۂ ذہبیہ کا لقب دیا جا سکتا ہے کیونکہ قرائے عشرہ میں سے ہر ایک اس قدر عظیم تھا کہ اس نے خیر القرون صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین سے علم حاصل کیا۔

⑮ قرآن مجید کی قراءات جہاں نصوص شرعیہ اور تواتر سے ثابت ہیں، وہاں اجماع امت سے بھی ثابت ہیں۔

⑯ قرآن مجید کی قراءات کا مبارک علم جہاں سلف صالحین کی زندگی کی قیمتی متاع تھا، وہاں ہر صدی میں دسیوں علمائے کرام نے اس مبارک علم پر متعدد کتابیں لکھیں۔

⑰ قرآن مجید کی قراءات کی ترویج اور تعلیم وتبلیغ بھی رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کی جس طرح قرآن کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچایا کیونکہ ﴿بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ میں قرآن کے نظم جلی سے لے کر مدعا و مفاہیم سب شامل ہیں۔

⑱ قرآن مجید کی قراءات چونکہ حدیث، تواتر اور اجماع سے ثابت ہیں، اس لیے ان کا انکار کرنا اور ان کے متعلق جھگڑنا کفر ہے۔

⑲ قرآن مجید کی قراءات کے متعلق جب بھی کوئی چیز سمجھ نہ آئے تو اس کا انکار کرنے اور اس میں جھگڑنے کی بجائے اہل فن کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور ہر جھگڑے کی جگہ سے اٹھ جانا چاہیے۔

⑳ قرآن مجید کی قراءات اللہ رب العزت کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، اس کی قدر دانی اور اس کی تعلیم وترویج کے لیے صلاحیتوں کا مثبت اور بہترین استعمال ضروری ہے۔

㉑ قرآن مجید کی قراءات کے ذریعے سے اخروی بلندیوں کا مستحق بننے کے لیے اس میں رسوخ حاصل کرنا اور اس پر اٹھنے والے اعتراضات اور شبہات کا رد کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہنا ہر ایک غیور مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

حجیت قراءات

بنام

حجية الراجحات في حجية القراءات

يطلب من

[illegible]

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

Phone: 4513116-049 Mob: 4434193-0333 ,4358421-0333
4513115-049 Mob: 4710319-0300 ,4084583-0333

www.quraancollege.com Email. info@quraancollege.com

دارالسلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

لاہور شوروم
36-لوئر مال 373 24 034 | اردو بازار 371 20 054 | [illegible] 357 73 850 | ڈیفنس Y-بلاک 042 356 92 610

اسلام آباد 051 228 15 13 | ملتان 061 622 00 24 | فیصل آباد 041 26 11 944

کراچی شوروم
مین طارق روڈ 021 343 939 36 | گلشن چورنگی 021 349 939 38

www.darussalam.pk